



# بلوچستان صوبائی اسمبلی

## کارروائی اجلاس

منعقدہ یک شنبہ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۸۶ء

صفحہ	مندرجات	نمبر شمارہ
۱	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	۱
۲	<u>وقفہ سوالات</u>	۲
	وزیر علیحدہ فہرست میں درج سوالات اور کے جوابات	
۷۰	<u>اعلانات</u>	۳
۷۱	وزیر رخصت کی درخواستیں	
	صوبہ میں امن و امان کی صورت حال پر بحث	۴
۱۰۸	وزیر اعلیٰ کی تقریر	۵

# بوچپان صوبائی اسمبلی

عآٹھواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز یک شنبہ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۸۷ء

بوقت دس بجے صبح زیر صدارت - آغا عبد الظاہر

ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا

## تلاوت قرآن پاک

ترجمہ از قاری سید حامد کاظمی

لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا الْإِسْعَارَ / وَإِذَا قُلْتُمْ قَاعِدُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ / وَبِعَهْدِ اللَّهِ  
أَوْفُوا / ذَالِكُمْ وَمَنْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ / وَإِنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاسْعَوْا  
وَلَا تَسْجُدُوا لِلشُّمُولِ فَتَفْرَقَ بَيْنَكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ / ذَالِكُمْ وَمَنْ لَعَلَّكُمْ  
تَتَّقُونَ ۝ (سورة الانعام ۱۵۲-۱۵۳) (پ ۶۷)

(صدق اللہ العظیم)

ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے مگر اسکی طاقت کے مطابق / اور جب کسی کی نسبت تم  
کوئی بات کہو / تو انصاف سے کہو / گو وہ تمہارا رشتہ دار ہی ہو / اور خدا کے عہد  
کو پورا کرو / ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو (اور اے پیغمبر  
آپ فرمادیجئے) کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا / اور رستوں پر نہ چلنا / کہ اپنی طرف سے  
خدا کے رستے سے الگ ہو جاؤ گے / ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے / تاکہ تم پر ہیزگار بنو /  
وما علینا الالباس !۔

## وقفہ سوالات

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر -

اب وقفہ سوالات ہے۔ پہلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی کا ہے۔

### \* ۳۵۹ میر عبدالکریم نوشیروانی -

کیا وزیر افزائش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
ضلع خاران میں عوام کو خالص اور تازہ دودھ کی فراہمی کے لئے ڈیری فارمنگ کے کون کون سے  
منصوبے بنائے گئے ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر اعلیٰ - جناب اسپیکر! چونکہ وزیر زراعت ایوان میں نہیں ہیں اس لئے آپ کو  
اجازت سے میں ان کی جگہ جواب دوں گا۔

خاران میں ڈیری فارم کے قیام کے لئے ایک منصوبہ ترقیاتی پروگرام ۸۸ - ۱۹۸۷ء میں  
شامل کیا گیا ہے۔ جس کی منظوری اور مجوزہ رقم کی فراہمی کے بعد اس پر عمل درآمد شروع ہوگا۔

جناب والا! چونکہ یہ طباعت شدہ جواب ہے لیکن میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آج کل  
اسکیس جو سوتی ہیں وہ معزز اراکین پیش کرتے ہیں اگر متعلقہ معزز رکن ڈیری فارم کے لئے  
رقم فراہم کرینگے تو سال ۸۸-۱۹۸۷ء میں اسکو شامل کر لیا جائیگا۔

### میر عبدالکریم نوشیروانی -

جناب اسپیکر! چونکہ میں وزیر اعلیٰ صاحب پارلیمانی سیکرٹری ہوں اس لئے میرے لئے مناسب

ہیں کہ میں اس پر بحث کمروں تاہم متعلقہ وزیر اگراے ڈی پی میں کچھ رقم رکھیں تو میرے مشکور رہوں گا۔

## وزیر اعلیٰ -

مغز رکن اگراے ڈی پی میں کچھ چھوٹے تو ضرور غور کریں گے۔ (تہنہ)

## مسٹر ڈی پی اسپیکر -

میر عبدالکیم صاحب اگلا سوال دریافت کریں۔

## میر عبدالکیم نوشیروانی

جنابے والا! جمہوریت کا تقاضا ہے کہ متعلقہ وزیر میرے اس سوال کا جواب دیں لہذا میں اپنے سوالات کو واپس لیتا ہوں اور اگلے سیشن تک ملتوی کرتا ہوں۔ مہربانی فرما کر اگلے سیشن میں ان سوالات کے جواب متعلقہ وزیر صاحب دیں۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر -

وزیر زراعت سے متعلق میر عبدالکیم نوشیروانی صاحب کے سوالات اگلے

سیشن تک ملتوی کئے جاتے ہیں۔

اگلا سوال حاجی محمد شاہ مرطان زنی صاحب کا ہے۔

## پن۔ ۳۸۳ حاجی محمد شاہ مردان زنی۔

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف) سب تحصیلوں کو جو سب تحصیل شہوت شفا لہ اور تحصیل قمر دین میں فیلڈ اسٹنٹ اور بیلداران کی کل آسانی کتنی ہوگی

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت مذکورہ بالا علاقوں میں کہیں پر بھی کوئی فیلڈ اسٹنٹ یا بیلدار کام نہیں کرتے ہے جس سے وہاں کی زرعی ترقی برسی طرح متاثر ہوئی ہے۔

(ج) اگر جنہو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو وہاں فیلڈ اسٹنٹ اور بیلداران نہ ہونے کسے وجوہات کیا ہے۔ تیز مذکورہ آسامیاں نہ ہونے کی صورت میں کیا حکومت ان علاقوں میں مذکورہ آسامیاں فوری طور پر کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

## وزیر اعلیٰ -

(۱) ان علاقوں میں فیلڈ اسٹنٹ اور بیلداروں کی آسامیاں مندرجہ ذیل ہیں -

۱۔ فیلڈ اسٹنٹ -	۱۔ قمر دین
۲۔ بیلدار	۱۔ کشتو
	۲۔ قمر دین کارینہ

(ب) نو سٹنٹ کے فراہم کردہ آسامیوں کے مطابق ایک فیلڈ اسٹنٹ اور بیلدار اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) فیلڈ اسٹنٹ اور بیلدار وہاں واقع کم تعداد میں ہیں جبکہ محکمہ کو خود احساس ہے لیکن آسامیاں نہ ہونے کی وجہ سے وہاں مزید عملہ نہیں تعینات کیا جاسکا مزید آسامیوں کے کھولنے کی تجویز حکومت بلوچستان کو ارسال کر دی گئی ہے جو کہ حکومت کے زیر غور ہے۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر -

انگلہ سوالی

### بج. ا. م. حاجی محمد شاہ مردان زئی -

کیا وزیر زراعت سے ازراہ کہم مطلع فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محز شہ سال یعنی ۱۹۸۶ء میں سبھی مہلہ میں صدر پاکستان نے بلوچستان کے لئے بلڈوزر مہیا کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بلڈوزر تا حال بلوچستان کو مہیا نہیں کئے گئے ہیں۔

(ج) اگر جنرل (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو بلوچستان کو یہ بلڈوزر تا حال فراہم نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں جبکہ بلوچستان کے زمینداروں کو بلڈوزر کے سلسلے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

### وزیر اعلیٰ -

جی ہاں یہ درست ہے کہ صدر محترم کے اعلان کے مطابق بلوچستان کو ۱۰ بلڈوزر مہیا ہوئے ہیں اس سلسلے میں سکیم بنا کر حکومت کو ارسال کر دی گئی ہے سکیم قومی اقتصادى کوئلہ (ECON EC) سے پاس ہو گئی ہے۔ ٹینڈرنگ کا مرحلہ جاری ہے انشاء اللہ یہ بلڈوزر مستقبل قریب میں بلوچستان پہنچ جائیں گے۔

### حاجی محمد شاہ مردان زئی -

(ضمنی سوال) جناب والا! آخری تاریخ بتائیں کب تک پہنچ جائیں گے؟

## وزیر اعلیٰ -

جناب والا! ہمارے مہربانی معزز رکن ہی مجھے بتلائیں کہ کوئی ایسا طریقہ کار تاریخ متعین کرنے کا ہے تو میں ضرور متعین کر دوں گا لیکن یہ انکی توقعات سے جلد ہوگا۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر -

انگلا سوال -

### ب. ۳۸۸ حاجی ملک محمد یوسف اچکزئی -

کیا وزیر زراعت ازراہ کمرم مطلع فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۷۵ء میں ایک محکمہ حکم کے تحت محکمہ زراعت کے تمام عارضی بیلداران کی ملازمت کو مستقل کر دیا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حکم کے تحت ایسے بیلداران بھی مستقل ہوئے تھے جنکی مدت ملازمت اس وقت یعنی ۱۹۷۵ء میں دس سے پندرہ سال تھی۔

(ج) اگر جنہو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا حکم پر نظر ثانی کرنے اور انکو تاریخ تعیناتی سے مستقل کرنے پر غور کر چکی ہے تاکہ انکی طویل مدت ملازمت منالج نہ ہو اور پورے حقوق پنشن سے مستفید ہو سکیں ؟

## وزیر اعلیٰ -

الف) ہاں یہ درست ہے کہ سال ۱۹۷۵ء اور اس کے بعد سیکرٹری مالیات کے حکم کے تحت تمام عارضی بیلداران کو چار مرحلوں میں مستقل کر دیا گیا (ب) ہاں یہ درست ہے (ج) اس سوال کا تعلق محکمہ مالیات سے ہے یہ کام محکمہ ہذا کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

## ملک محمد یوسف اچکزئی -

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں عرض کرونگا آج ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب سے جواب دے رہے ہیں کیا بیلداروں کو مراعات دیں گے۔

## وزیر اعلیٰ -

جناب والا مراعات ایسی چیز ہے اگر دائرہ اختیار میں آتی ہے تو لازمی دی جائے گی۔

## مسٹر ڈپٹی اسپیکر -

اگلا سوال سردار نواب خان ترین صاحب سے ہے۔

## پنچ ۴۶۰ سردار نواب خان ترین -

کیا وزیر زراعت و جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ -

(الف) چوتیس سو بیس ہیکٹار میں جو نیسپ کے کتنے درخت موجود ہیں اور ان کے تحفظ کے لئے وٹکر جنگلات کے کس قدر نگران تعینات ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست کہ پچھلے دو سال سے جنگل میں بہت زیادہ درخت کاٹے گئے ہیں

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ بتایا جائے کہ پچھلے دو سالوں کے دوران کتنے درخت کاٹے گئے ہیں نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ آئندہ اس نسبت جنگل کے تحفظ

کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

## وزیر اعلیٰ -

(الف) چوتھریں جو نہیپ جنگل کے درختوں کی شماری گذشتہ سال سے شروع کی گئی ہے مکمل ہونے پر درختوں کی صحیح تعداد بتائی جائیگی جو نہیپ جنگلات کے تحفظ کے لئے اس وقت سادہ فارمٹ گارڈ مقرر ہیں۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) گذشتہ دو سالوں کے دوران ناجائز کٹائی کے ۹۶ مقدمات درج ہوئے جو کہ عدالتوں میں زیر سماعت ہیں انکے مطابق تقریباً (پانچ صد) درخت کاٹے گئے ہیں چوتھریں جو نہیپ کے جنگلات ۱۹۲۳ء ایکڑ رقبہ پر محیط ہے انکے موثر تحفظ کے لئے جنگلات کا موجودہ عملہ کافی ہے ناجائز کٹائی کے سدباب کے لئے محکمہ جنگلات کی کوششوں کے علاوہ وہاں کے مقامی بااثر افراد بشمول کونسلر حضرات کا تعاون بھی لازمی ہے مزید برآں محکمہ نے جائز کٹائی کے بہ وقت تصفیہ اور فوری کارروائی کے لئے حکومت سے علیحدہ فارمٹ مقرر کرنے کی تجویز پیش کی ہے جو حکومت کے زیر غور ہے۔

## سردار نواب خاں ترین -

(معنی سوال) جناب اسپیکر! عملہ کم ہے جس کی وجہ سے جنگل میں درخت کاٹے جاتے ہیں وہ اس کی نگرانی نہیں کر سکتے۔ کیا عملہ کو بڑھانے کی کوئی تجویز ہے؟ تاکہ اس کی حفاظت ہو سکے اور لگے تو کیا؟

## وزیر اعلیٰ -

جہاں تک کٹائی کا تعلق ہے میں معزز رکن کو بتلا سکتا ہوں کہ یہ بات نہیں ہے اگر عملہ بڑھایا

گیا تو کٹائی میں کمی آجائے گی۔ یہ بات وہاں کے عوام پر منحصر ہے جو نیسپر کی تکمیل ہی بہت قیمتی ہے اور دنیا کے بہت کم ممالک میں پائی جاتی ہے یہ ہم سب کا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کریں۔ اس میں عوام ہمارے ممبران یعنی ہم سب شامل ہیں لہذا ہم سب مل کر اس کی کٹائی روکنے کا ہم شروع کریں۔ اس سلسلے میں اپنے عوام کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس کے بہت اچھے نتائج بہ آمد ہونگے جہاں تک زیادہ عملہ رکھنے کی بات ہے تو محکمہ نے خود اپنے جواب میں بتایا ہے کہ وہ اس پر غور کر رہے ہیں۔

**مسطوطی اسپیکر۔**

اگلا سوال میر عبد الکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

**۳۵۸۔ میر عبد الکریم نوشیروانی۔**

کیا ذریعہ تعلیم ازراہ کسٹم مطلع فرمائیں گے کہ۔  
ضلع خاران میں تعلیمی ترقی خصوصاً طلباء و اساتذہ کی سہولیات کے لئے کیے گئے اقدامات کی تفصیل سے مطلع فرمائیں گے۔

**وزیر تعلیم مس پری گل آغا۔**

سال ۱۹۸۵-۸۶ کے دوران ضلع خاران میں تعلیمی ترقی کی صمن میں حسب ذیل اقدامات

کئے گئے۔

۱۔ نئے پرائمری سکول اور ۱۷ مساجد سکول کھولے گئے۔ ان میں اساتذہ کی تقریباً ۳۰۰ دی گئی اور ان سکولوں کو ضروری فٹرنچر اور تدریسی سامان دے دیا گیا ہے۔

پرائمری اسکولوں کا درجہ ٹڈل تک اور دو ٹڈل اسکولوں کا درجہ ہائی تک بڑھا دیا گیا ہے۔  
ان اسکولوں میں اساتذہ کی تقرری کر دی گئی ہے اور فرنیچر و تدریسی سامان بھی  
مہیا کر دیا گیا ہے۔

۶۳ پرائمری سکولوں "ناپھلی" اور "لدگشت" ٹڈل سکول "زیک اور طوطا زئی" کے لئے پختہ  
عمارت ہائی سکول "واٹک" "بہیہ" اور کٹری میں دو اضافی کمروں کی تعمیر کے لئے فنڈ

مہیا کیا گیا ہے ان عمارت پر کام پور ہا ہے  
۶۴ ٹڈل سکول "سارگئی" میں سائنس ٹیچر اور ہائی سکول "لدگشت" کو عربی ٹیچر کی آسانی  
جاری کی گئی ہے عربی ٹیچر اور سائنس ٹیچر نے حاضر رپورٹ نہیں کی۔ چونکہ صوبے  
میں بالعموم اور ضلع خاران میں بالخصوص سائنس ٹیچر نہیں ملتے اس لئے محکمہ تعلیم FSC  
پاس سائنس ٹیچرز گمانے کا بندوبست کر رہی ہے

۶۵ انٹر کالج خاران جو ۱۹۸۶ء سے بطور آرٹس کالج کام کر رہا تھا میں سائنس  
کلاسز کا اجراء کیا گیا سائنس لیبارٹریز کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے فرنیچر اور ضروری  
سائنسی سامان مہیا کر دیا گیا ہے

۶۶ امتحانی حال کا کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہے فرنیچر تیار ہو چکا ہے۔  
۶۷ پبلک سروس کمیشن کے منظور کردہ امیدواروں میں سے محکمہ تعلیم نے ترمیمی بنیاد پر  
زولو جی اور فرز کس کے اساتذہ کی تقرری ۸۶-۱۰-۸ کو خاران کالج میں کر دی تھی فرز کس کے  
امیدوار نے حاضر رپورٹ نہیں کی۔ چنانچہ محکمہ نے دوبارہ پبلک سروس کمیشن کی سفارش  
پر آئے ہوئے امیدواروں میں سے ایک فرز کس کے مضمون کے لئے استاد کی تقرری  
۸۷-۲-۱۱ کو کر دی ہے خالی آسانی جو باطنی کے مضمون کی تھی، کو بھی ۸۷-۲-۱۱ کو  
پُر کر دی گئی۔ جہاں تک کمیٹری اور ریاضی کے اساتذہ کا تعلق ہے ان مضمون میں  
اب تک کسی رہی ہے حال ہی میں پبلک سروس کمیشن نے ان مضمون میں کے لئے انٹرویو

کئے ہیں جو نہی پبلک سروس کمیشن نے منظور شدہ امیدواروں کی سفارشات محکمہ ہذا کو بھیجی۔ ان مضامین میں اساتذہ کی تقرری کمہ دی جائے گی۔

موجودہ مالی سال ۸۷-۸۶ء میں ضلع خاران میں حسب ذیل ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے

۱۔ ۱۷ مساجد اور ۴ پرائمری اسکولوں کی منظوری دی گئی ہے امیدواروں کے انٹرویو لئے جا رہے ہیں۔ عنقریب ان اسکولوں میں اساتذہ کی تقرری کمہ دی جائے گی۔ فرنیچر و دیگر تدریسی سامان کے لئے ٹینڈر جاری کر دیے گئے ہیں۔

۲۔ ضلع کے ایک پرائمری سکول کا درجہ مڈل تک بڑھایا جا رہا ہے۔ محکمہ ہذا اساتذہ کے لئے ریفر لیشن کورس و سائنسی ترقی کے لئے کورس اور طریقہ تدریس کو بہتر طور پر طلباء کے لئے زیر استعمال لانے کو گاہے بگاہے منعقد کرتا ہے۔ تیرہ پی ٹی سی ڈرائنگ ماسٹر پی ٹی سی اور پی ایڈ کی ٹریننگ کا انعقاد بھی محکمہ کرتا ہے۔ ان ٹریننگ کورسز میں خاران ضلع کے درجہ ذیل اساتذہ نے شرکت کی۔

(الف) ان سروس کورسز REORIENTATION COURSES IN SERVICE FOR JVTs

۱۔ از مورخہ ۸۶-۷-۱۲ تا ۸۶-۷-۳۰ جے دی مدرسین کا کورس ANDTE-TS بمقام چیف کورسنگ آفیسر خاران سے۔ اساتذہ کو شرکت کرنے کو کہا گیا ہے اور دس ہی نے شرکت کی۔

۲۔ ۸۶-۷-۲۱ سے ۸۶-۸-۱۰ تک جے دی مدرسین کا کورس بمقام سٹیوڈنٹ کورسنگ آفیسر خاران سے۔ اساتذہ کو شرکت کی دعوت دی گئی اور ۱۳ نے شرکت کی۔

۳۔ ۸۶-۸-۱۹ سے ۸۶-۹-۸ تک جے دی مدرسین کا کورس بمقام چیف کورسنگ آفیسر خاران سے۔

میں ضلع خاران سے پندرہ اساتذہ کو شرکت کرنے کو کہا گیا اور پندرہ ہی نے شرکت کی۔  
۱۳-۱-۸۷ سے ۲-۲-۸۷ تک جے ای ٹی کا کورس بتعام نوشکی کرایا جا رہا ہے  
جبمیں اساتذہ شرکت کھیں گے۔

(ب) کمرش پروگرام۔ ایس اے۔ وی کنٹرنل کورس  
اس میں (FSC) (BSC) اساتذہ کو شرکت کے لئے بلایا جاتا ہے جس میں نظامت  
مذا کے تمام وہ مدرسین ہوتے ہیں جو کہ موسم گرما، سرما کی تعطیلات میں بلانے جاتے ہیں۔ اس  
میں تعداد کی بندش نہیں ہوتی جتنے بھی اساتذہ ضلعی تعلیمی افسر بھونہ مشاغل کھلے جاتے ہیں  
سابقہ دورانیہ میں کسی بھی مدرس نے شرکت کی البتہ سال روال کی موسم سرما کی دورانیہ میں ایک  
مدرس کمرش پروگرام میں اور دو کنٹرنل پروگرام میں شرکت کر رہے ہیں۔

(ج) سائنسی ترقی کے لئے میٹھ، بیالوجی کمپٹری فزکس کورسز  
۱۔ پہلا کورس میٹھ، بیالوجی ۱-۱-۸۶ سے ۲۰-۱-۸۶ تک بتعام سب سے منعقد کرایا  
گیا دو افراد ہر ضلع سے بلوائے گئے۔ خاران ضلع سے ایک مدرس نے شرکت کی۔  
دوسرا کورس ۲-۲-۸۶ سے ۳-۳-۸۶ بتعام کوٹہ منعقد کرایا گیا۔ جس میں  
ضلعی تعلیمی افسر خاران نے کوئی مدرس نامزد نہیں کیا، تیسرا کورس ۲۰-۹-۸۶ سے  
۱۹-۱۰-۸۶ تک نظامت ہذا میں کرایا گیا۔ جس میں دو افراد نے شرکت کی۔ چوتھا  
کورس ۱۲-۱۲-۸۶ تا ۱۳-۱-۸۷ فزکس، کمپٹری کے لئے منعقد کرایا گیا۔ جس میں  
کسی مدرس کو ضلعی تعلیمی افسر نے نہیں بھجوا یا۔

**میر عبد الکریم نوشیروانی**

جناب والا! میں وزیر تعلیم صاحبہ کا مشکور ہوں۔ جنہوں نے مجھے خاران کے تعلیمی

اداروں کے بارے میں بہت تفصیل سے بتایا ہے۔ میں اس وقت صرف گزشتہ کمرہ کا ذکر کرتا ہوں۔ اس وقت بھی تعلیمی لحاظ سے فاران بہت پیچھے ہے۔ اب کچھ عرصے سے اس سے ہوسکتا ہے وہ اس پر توجہ دیں اس کے لئے زیادہ فنڈز مختص کریں۔ فاران شروع سے تعلیمی لحاظ سے پیچھے ہے۔

### مسٹر ڈی پی اسپیکر۔

یہ سوالات کا وقت ہے تاریخ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر آپ نے سوال کے متعلق ضمنی سوال کرنا ہو تو کہہ سکتے ہیں۔

### مسٹر عبد النبی جمالی۔

وزیر تعلیم صاحبہ نے تو پوری کتاب پڑھ ڈالی ہے۔ اب کسی ضمنی سوال کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ گنجائش ہے۔

### مسٹر ڈی پی اسپیکر۔

اگلا سوال۔

### پتہ ۳۷۰ میر عبد الکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر تعلیم اندرا کرم مطح فرمائیں گے کہ گورنمنٹ پبلیک اسکول انٹی ٹیچر میں انجینئرنگ کی کالنجیں کتنی ہیں۔

نیز ضلع فاران کے طالب علموں کے لئے کتنی سیٹیں مخصوص ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

## تعمیر و تعمیر

گورنمنٹ پبلک ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کوئٹہ میں صوبہ بلوچستان کے امیدواروں کے لئے سال رواں میں ڈی اے ای ڈی پلومہ ان ایجوکیشن ایٹ انجینئرنگ کی کل ۱۲۰ نشستیں مخصوص ہیں جن میں ضلع خاران کی آبادی کے تناسب سے اس ضلع کے لئے چار نشستیں مخصوص ہیں ان نشستوں پر داخلہ متعلقہ ضلع کے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے امیدواروں کو دیئے جاتے ہیں۔ مزید اطلاق کے لئے انسٹی ٹیوٹ کے پراسپیکٹس کا وہ حصہ منسلک ہے جس میں نشستوں کی ضلع وار تقسیم کا ریکارڈ درج ہے۔

نشتیں	عوامل	آبادی ۱۹۸۱ء تقریباً ہزاروں میں	ضلع کا نام	نمبر
۸	۷۹۳۱	۲۸۶	کوئٹہ شہری	۱
۳	۲۲۶۲	۹۶	کوئٹہ دیہی	۲
۱۰	۱۰۷۵۰	۲۷۹	شپین	۳
۱۱	۱۰۷۷۰	۳۸۸	نورالائی	۴
۱۰	۱۰۷۳۹	۳۶۲	ثروب	۵
۳	۳۷۳۷	۱۲۰	چاغی	۶
۴	۳۷۳۳	۱۳۱	سیٹی	۷
۱۱	۱۰۷۲۶	۳۹۳	لقیر آباد	۸
۸	۸۷۵۸	۳۰۵	کچھی	۹
۲	۱۷۶۹	۷۱	کوئٹہ	۱۰

۱	۲	۳	۴	۵
۱۱	ڈیرہ گھٹ	۱۰۷	۲۵۸۳	۳
۱۲	قلات	۳۳۱	۹۴۵۶	۹
۱۳	صفدار	۲۸۷	۱۰۷۳۲	۴
۱۴	سبیلہ	۱۸۸	۵۲۱۳	۵
۱۵	فاران	۱۲۸	۲۵۴۹	۲
۱۶	ترت	۳۷۹	۱۰۷۵۱۰	۱۱
۱۷	گوادور	۱۱۲	۳۱۰۶	۲
۱۸	پنجگور	۱۶۱	۴۲۶۳	۴
		۳۲۷	۱۲۰	

## میر عبدالکریم نوشیروانی -

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر! میں وزیر تعلیم صاحبہ سے کہتا ہوں کہ انہوں نے آبادی کے لحاظ سے صرف چار نشستیں رکھی ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس وقت فاران کی آبادی کیا ہے۔

## وزیر تعلیم -

آپ نے آبادی کے متعلق نہیں پوچھا ہے ہر سوال پوچھا ہے میں اس کا جواب بتا دیا ہے۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی -

اب کو آبادی کا پتہ رکھنا چاہیے یہ چار نشستیں ۱۹۳۰ء کی آبادی کے مطابق چلی آ رہی ہے  
اب ۱۹۸۷ء ہے۔ وہاں آبادی بڑھ چکی ہے لیکن پلے والی آبادی کے مطابق نشستیں  
رکھی گئی ہے۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر -

آخری مردم شماری تو ۱۹۸۰ء میں ہوئی تھی۔ جو کئی نشستیں رکھی گئی ہیں وہ اس مردم شماری  
کے مطابق ہیں۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی -

اب وہاں آبادی بہت بڑھ چکی ہے۔ موجودہ آبادی کے لحاظ سے نشستیں دی جائیں۔

## وزیر تعلیم -

یہ پہلی آبادی کے مطابق ہی سچا ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ نشستیں بڑھانی چاہیں  
آپکا پارلیمنٹری گروپ یہ فیصلہ کہے اور حکومت فیصلہ کی ہے کہ یہ نشستیں بڑھنی چاہئیں  
تو ہم کریں گے ہم ب چاہتے ہیں کہ ترقی ہو اور ہم ہر چیز کرنے کے لئے تیار ہیں

## مسٹر ڈی پی اسپیکر -

انگلا سوال -

بند ۳۷۱ میر عبد الکریم نوشیروانی -

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ -  
 (الف) سال ۱۹۸۵ء - ۸۶ء میں کتنے پرائمری اسکولوں کو مدلل اور کتنے مدلل اسکولوں  
 کا درجہ بڑھا کر ہائی اسکول کر دیا گیا ہے -  
 (ب) سال ۸۶ء - ۱۹۸۵ء میں قائم شدہ پرائمری اور سب اسکولوں کی تعداد بتائی جائے اور  
 ان میں کس قدر عملہ بھرتی کیا گیا ہے۔ منجہ وار تفصیل دی جائے۔

## وزیر تعلیم

(الف) صوبہ بلوچستان میں سال ۸۶ء - ۱۹۸۵ء کے دوران پچاس پرائمری اسکولوں کو  
 مدلل کا درجہ دیا گیا اور بیس مدلل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا گیا۔  
 (ب) سال ۸۶ء - ۱۹۸۵ء کے دوران ۲۰۰ نئے پرائمری اور ۴۵۰ مساجد اسکول کھولے  
 گئے، جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ضلع	پرائمری اسکول	مساجد اسکول
کوئٹہ	۸	۱۵
پشین	۲۱	۵۲
لورالائی	۲۶	۶۱
ثوب	۲۰	۴۲
چاغی	۴	۱۰
تھت	۱۷	۲۶
مخندار	۱۸	۳۴

۳	۲	۱
۱۹	۹	فاران
۱۹	۱۵	سبیلیہ
۱۹	۷	سجی
۵۹	۲۱	نصیر آباد
۲۱	۱۲	کچی
۱۱	۲	ترتیب
۸	۵	گواہ
۱۲	۱۱	پنجگور
۱۳	-	ڈیرہ جیٹی
۷	-	کوہلو
۲۵۰	۲۰۰	نوٹس :-

نوٹس :- ضلع ڈیرہ جیٹی اور ضلع کوہلو میں پرائمری سکول دیڈ یو ایچ پی  
 پروگرام (Valley development programme) کے تحت کھولے جاتے ہیں۔ اسلئے ان اضلاع میں محکمہ کی جانب سے صرف مساجد  
 سکولوں کی منظوری دی جاتی ہے ہر پرائمری اور مسجد سکول میں ایک بے دی ٹیچر  
 اور ایک معلم القرآن (جن وقت) آسانی کی منظوری دی جاتی ہے اس طرح صوبہ بھر میں  
 ۲۰۰ پرائمری میں ۲۰۰ بے دی ٹیچرز اور ۲۰۰ معلم القرآن (جن وقت) اور ۲۵۰ مساجد  
 بے دی ٹیچرز اور ۲۵۰ معلم القرآن (جن وقت) کو بھرتی کیا گیا۔

## مسٹر ڈی اسپیکر۔

اگلا سوال۔

### ب۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

کیا وزیر تعلیم اترہا کہ ہم مطلع فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پیر کالو (مستونگ) میں واقع پرائمری اسکول کافی پرانا ہے
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا اسکول سے پرائمری پاس کمرے کے بعد اکثر طالب علم قریب میں مڈل اسکول نہ سونے کی وجہ سے تعلیم چھوڑ دیتے ہیں۔
- (ج) اگر جنہ و (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقے کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ پرائمری اسکول پیر کالو (مستونگ) کو مڈل کا درجہ دینے کے لئے فوری اقدام کرے گی۔؟

## وزیر تعلیم۔

(الف) یہ بات درست ہے کہ پیر کالو (مستونگ) کافی پرانا اسکول ہے۔ اس اسکول کا قیام ۱۹۶۸ء میں عمل میں لایا گیا تھا اسکول کی عمارت بچتے ہے۔

(ب) یہ بات درست نہیں کیونکہ پیر کالو (مستونگ) سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر گورنمنٹ مڈل سکول محمد شہی واقع ہے اسی طرح پلہ ارمیل کے فاصلے پر گورنمنٹ ہائی اسکول مستونگ واقع ہے۔

(ج) چونکہ پرائمری اسکول پیر کالو (مستونگ) کی موجودہ تعداد صرف ۳۵ ہے اور اس کے قریب کوئی اور مڈل اسکول نہیں ہے۔ اس لئے فی الحال اس کا درجہ بڑھانا ممکن نہیں۔ کیونکہ اس کے قریب مڈل اسکول موجود ہے۔ جو علاقہ کی ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی۔

جناب والا! میں چاہتا ہوں کہ اس اسکول کو بجا اب گریڈ کم کر دیا جائے۔ کیونکہ موجودہ وقت میں تعلیم ایک ضرورت بن چکی ہے اس میں کوئی مہرج نہیں ہے کہ پیرکانہ کے اسکول کو بھی بدل کا درجہ دیا جائے۔

## وزیر تعلیم۔

ہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ہم بھی چاہتے ہیں کہ تعلیمی ترقی سچ اور اس صوبے میں تعلیم پھیلے۔ ہم اس کو اگلے اے ڈی پی کے لئے نوٹ کر لیتے ہیں ہم سب کے مسائل ایک ہی ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر

اگلا سوال۔

## ب۔ ۲۰۳۔ میر عبد الکریم نوشیروانی۔

یہاں وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔  
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ شکستگان پرائمری سکول نہیں ہے جبکہ مستونگ کافی دور سونے کی وجہ سے شکستگان کے اسٹریجے تعلیم حاصل کرنے سے محروم ہیں۔  
 (ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کو شکستگان پرائمری سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے۔

## تعلیم

(الف) یہ درست ہے کہ کوشک میں کوئی پرائمری سکول نہیں لیکن یہ درست نہیں کہ یہاں کے اکثر بچے تعلیم حاصل کرتے سے محروم ہیں کیونکہ اس گاؤں کے بالکل قریب ہی ایک میل سے بھی کم فاصلہ پر پرائمری سکول بتام کٹاواہ موجود ہے جہاں پر یہاں کے بچے بھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(ب) کوشک میں پرائمری سکول کے اجراء کے لئے ۱۹۸۵ سال بچٹ میں منظور دیویدی مہج اگم ایم پی اے متعلقہ ایم پی اے سکیم کے تحت رقم مختص کر دے تو اسی سال اسکول کی عمارت بھی تعمیر کر دی جائے گی۔

## نمبر ۳۹۹ جاگاک محمد یوسف اچکرنی

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پرائیویٹ اداروں کو امداد فراہم کرتی ہے؟

(ب) اگر جنرل (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو سال ۸۶-۱۹۸۵ اور ۸۷-۱۹۸۶ میں کتنے اداروں کو کتنی رقم فراہم کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے طلباء سے بہت زیادہ فیس لے رہے ہیں جبکہ میٹرک تک تعلیم مفت ہونی چاہیے اور یہ وزیر اعظم کے پانچ نکاتی پروگرام میں شامل ہے۔

(د) اگر جنرل (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں فوری اقدام کرنے پر غور کرے گی۔ نمبر ۸۶-۱۹۸۵ اور ۸۷-۱۹۸۶ کے دوران ایم پی اے صاحبان نے اپنے فنڈز سے کوئٹہ سٹی اور کوئٹہ کینٹ میں پرائیویٹ اسکولوں کو جو رقم فراہم کی ہے اسکی تفصیل بتائی جائے۔

## وزیر تعلیم

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو امداد فراہم کرتی ہے۔  
 (ب) سال ۸۶-۱۹۸۵ء اور ۸۷-۱۹۸۶ء کے دوران پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو غیر ترقیاتی بجٹ سے جو امداد فراہم کی گئی ہے اسکا تفصیلات منسلک ہیں ترقیاتی مدد میں سال ۸۶-۱۹۸۵ء میں دی جانے والی امداد کی تفصیل جنمو (د) میں دی گئی ہے سال ۸۷-۱۹۸۶ء کے دوران دی جانے والی ترقیاتی مدد کی امداد اب تک جاری نہیں کی گئی۔

(ج) حقیقت یہ ہے کہ سرکاری تعلیمی ادارے جماعت اول تا دسم کوئی فیس وصول نہیں کرتے اس کے مقابلے میں پرائیویٹ ادارے اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے طلبہ سے فیس وصول کرتے ہیں کیونکہ حکومت ان اداروں کو جو مالی امداد دیتی ہے وہ ان کے اخراجات پورے کرتے کے لئے کافی نہیں ہوتی وزیراعظم کے پانچ نکاتی پروگرام کا اطلاق سرکاری تعلیمی اداروں پر ہوتا ہے۔ اس پروگرام میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی فیسوں کے سلسلے میں کوئی مداخلت نہیں دی گئی۔

(د) سال ۸۶-۱۹۸۵ء کے دوران ایم پی اے صاحبان نے مندرجہ ذیل سکولوں کو اپنے فنڈز سے رقم فراہم کیں۔

مسٹر بشیر مسیح	چھ لاکھ روپے	۱ سینٹ ٹرینیا ہائی سکول کوئٹہ
مسٹر بشیر مسیح	چھ لاکھ روپے	۲ سینٹ مائیکل ہائی سکول کوئٹہ
مسٹر آبادان فریدیون	تیس لاکھ روپے	۳ سینٹ جوزف کالونڈ سکول کوئٹہ
مسٹر آبادان فریدیون	تیس لاکھ روپے	۴ سینٹ فرانسس گریمر سکول کوئٹہ
مسٹر فضیلہ علیا بی	پانچ لاکھ روپے	۵ پرائمری سکول نازد رس جاہ کوئٹہ
پرنس یحییٰ جان	پانچ لاکھ چھتیس ہزار روپے	۶ پبلک سکول تھلاث

سیکریٹری ہارٹ ہائی سکول کوئٹہ پندرہ لاکھ روپے محکمہ تعلیم  
سال ۸۷-۱۹۸۶ء کے دوران اس میں رقوم تاحال جاری نہیں کی گئی۔

## پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو جو نیکر کردہ غیر ترقیاتی بجٹ سے سال

۱۹۸۵-۸۶ء کیلئے بیالیس لاکھ روپے کی تقسیم کی تفصیلات

رقم	تعلیمی ادارے کا نام	تعداد
۳۰۵,۰۰۰/-	اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ	۱
۱۹۵,۰۰۰/-	اسلامیہ گورنمنٹ ہائی سکول کوئٹہ	۲
۱۰۰,۰۰۰/-	اسلامیہ پبلک سکول کوئٹہ	۳
۴۰۰,۰۰۰/-	تعمیر نو ہائی سکول کوئٹہ	۴
۱۲۵,۰۰۰/-	تعمیر نو پرائمری سکول کوئٹہ	۵
۲۰۰,۰۰۰/-	سینئر ہائی سکول کوئٹہ	۶
۱۴۲,۰۰۰/-	ناظمینا جگمگ ہائی سکول کوئٹہ	۷
۴۰۰,۰۰۰/-	گورنمنٹ بیروں کا تعلیمی ادارہ کوئٹہ	۸
۱۵۰,۰۰۰/-	سیکریٹری ہارٹ گورنمنٹ ہائی سکول کوئٹہ	۹
۱۶۰,۰۰۰/-	سینٹ مائیکل ہوائس ہائی سکول کوئٹہ	۱۰
۲۰۰,۰۰۰/-	سینٹ فرانسسز گورنمنٹ ہائی سکول کوئٹہ	۱۱

۳	۲	۱
۱۳۶۰۰۰/۲	سینٹ ٹریسٹ گورنمنٹ ہائی اسکول کوئٹہ	۱۲
۲۲۵۰۰۰/۲	سینٹ جوزف کالونٹ گورنمنٹ ہائی اسکول کوئٹہ	۱۳
۵۰۰۰۰۰/۲	اسد پبلک سکول ڈوب	۱۴
۲۰۰۰۰۰/۲	پبلک سکول مقنار	۱۵
۱۰۰۰۰۰/۲	پبلک اسکول نورالہی	۱۶
۲۰۰۰۰۰/۲	پبلک اسکول تربت -	۱۷
۳۵۰۰۰۰/۲	ایچ آر ایچ پرائمری سکول گوادر	۱۸
۴۰۰۰۰۰/۲	ناز درس جاہ سکول کوئٹہ	۱۹
۵۰۰۰۰۰/۲	اپو گورنمنٹ سکول کوئٹہ	۲۰
۸۱۰۰۰۰/۲	ابابیل مولیسیری سکول کوئٹہ	۲۱
۱۰۰۰۰۰/۲	مدرسہ اطفال بلوچستان سی جی ایس کوئٹہ	۲۲
۳۵۰۰۰۰/۲	لٹل اینجلز پرائمری سکول کوئٹہ	۲۳
۵۰۰۰۰۰/۲	تعمیر ملت تربت -	۲۴
۵۰۰۰۰۰/۲	سینٹ میری پریووائے ایم سی ای پرائمری سکول کوئٹہ	۲۵
۲۵۰۰۰۰/۲	چلڈرن سٹارڈن پرائمری سکول کوئٹہ -	۲۶
۴۰۰۰۰۰/۲	جی ٹیل فاکس پرائمری سکول کوئٹہ -	۲۷
۴۵۰۰۰۰/۲	کوئٹہ پبلک سکول کوئٹہ -	۲۸
۱۶۰۰۰۰/۲	پبلک سکول سٹی -	۲۹
۴۵۰۰۰۰/۲	تعمیر نو کالج کوئٹہ -	۳۰
۵۰۰۰۰۰/۲	ہلائنڈ ایسوسی ایشن کوئٹہ -	۳۱
۲۵۰۰۰۰/۲	ماڈل پرائمری سکول آشرم روڈ کوئٹہ -	۳۲

نمبر شمار	تعلیمی ادارے کا نام	رقم
- ۳۳	پاکستان چلڈرن اکیڈمی -	۵۰,۰۰۰/-
- ۳۴	نیشنل پبلک سکول مستونگ -	۱,۰۰,۰۰۰/-

## پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو تجویز کردہ غیر ترقیاتی بجٹ سے سال ۸۷-۱۹۸۶ء کیلئے بیالیس لاکھ روپے کی تقسیم کی تفصیلات

نمبر شمار	تعلیمی ادارے کا نام	رقم
- ۱	ہیلپرز ہائی سکول کوئٹہ -	۲,۰۰,۰۰۰/-
- ۲	اسلامیہ بوائے ہائی سکول کوئٹہ -	۲,۰۰,۰۰۰/-
- ۳	اسلامیہ گرلز ہائی سکول کوئٹہ -	۱,۰۰,۰۰۰/-
- ۴	اسلامیہ پبلک سکول کوئٹہ -	۵,۰۰,۰۰۰/-
- ۵	سینٹ مائیکل ہائی سکول کوئٹہ -	۱,۰۰,۰۰۰/-
- ۶	کوئٹہ پبلک سکول کوئٹہ -	۱۲۵,۰۰۰/-
- ۷	سینٹ فرانسز گرامر ہائی سکول کوئٹہ -	۱,۰۰,۰۰۰/-
- ۸	پاکستان ایسوسی ایشن آف بلائمنڈز بلوچستان کوئٹہ -	۱,۰۰,۰۰۰/-
- ۹	تعمیر نو کالج کوئٹہ -	۲۲۵,۰۰۰/-
- ۱۰	تعمیر نو پبلک ہائی سکول کوئٹہ -	۲,۰۰,۰۰۰/-
- ۱۱	تعمیر نو پبلک پرائمری سکول کوئٹہ -	۶۲,۰۰۰/-
- ۱۲	سیکرڈ ہارٹ گرلز ہائی سکول کوئٹہ -	۷۵,۰۰۰/-
- ۱۳	ڈویژنل پبلک سکول سبی -	۸۰,۰۰۰/-

۱	۲	۳
۱۴	ڈیلی اینڈ ڈمب ویلفیئر سوسائٹی کوئٹہ	۲۰۰,۰۰۰/-
۱۵	سینٹ ٹریزا گرلز ہائی اسکول کوئٹہ	۱,۱۴۰,۰۰۰/-
۱۰۰,۰۰۰/-		

## ملک محمد یوسف اچکزئی

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پرائم منسٹر کے پانچ نکاتی پروگرام میں سے کہ تعلیم کو اس میں اولیت دی گئی ہے ہماری اسمبلی اور کابینہ کے فیصلہ کے مطابق بھی دیہی علاقوں کو شہری علاقوں کی نسبت ترجیح دینی چاہیے۔ آپ دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ شہری علاقوں کو زیادہ فنڈز دیئے گئے ہیں بہ نسبت دیہی علاقوں کے جبکہ شہری علاقوں میں پرائیویٹ تعلیمی ادارے بھاری قیس بھی لیتے ہیں اور انہیں گورنمنٹ گرانٹ دیتی ہے ایم پی اے گرانٹ دیتے ہیں اگر ایسا ہے تو آپ انکو پابند بھی کر سکتے ہیں کہ وہ فیسوں میں رعایت کہیں نہ دے سکیں جو تیرہ ہے کہ میٹرک تک گورنمنٹ اور پرائیویٹ اداروں میں تعلیم فیس معاف کی جائے۔

## میر عبدالغفور بلوچ

جناب اسپیکر! کیا فریہ صاحبہ بتائیں گی کہ گرانٹ کی لسٹ میں تعمیر نو کالج تعمیر نو ہائی اسکول اور تعمیر نو پرائمری اسکول، کو بالترتیب دو لاکھ اور سو دو لاکھ کی گرانٹ دی گئی ہے جبکہ باقی اداروں کو آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ایک یا دو لاکھ کی گرانٹ دی جا رہی ہے۔

## وزیر تعلیم

اس سلسلے میں بتانا چاہتی ہوں ان میں اساتذہ کی تعداد زیادہ ہے اسکے علاوہ وہاں

فیس بھاری جاتی ہے اسلئے ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے صوبہ میں ایجوکیشن نہ زیادہ بڑھے  
مذکورہ اداروں میں بہت بچے ہیں اور اتنے ہی زیادہ اس تڑوہ درکار ہے واضح کہ دروں کہ یہ اپنی  
مدد آپ کے تحت اسکول چلا رہے ہیں حکومت نقد ادیکھ کہ گمہ انٹ دیتی ہے تاکہ تعلیمی کمی  
پوری کی جا سکے۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر۔

اگلا سوال حاجی محمد شاہ مردان زئی صاحب کا ہے۔

### پوچھ ۲۰۲۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی۔

کیا وزیر تعلیم اندرہ کم مطلع فرمائیں گے کہ  
(الف) کیا تعلیمی اداروں کے ترقی و فروغ کے لئے سکولوں کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی فنڈ مخصوص  
کئے گئے ہیں۔

دی (ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کس قدر فنڈ نہ مخصوص کئے گئے ہیں۔ نیز کیا کراٹ  
خراسان و مرغہ کینبری - ژوب کے سکولوں کی تعمیر و مرمت پر گزشتہ ۲ سال سے کسی قدر رقم خرچ  
کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

## وزیر تعلیم۔

(الف) یہ بات درست ہے کہ تعلیمی اداروں کی ترقی و فروغ کے لئے سکولوں کی تعمیر و مرمت کیلئے  
فنڈ نہ مخصوص کئے جاتے ہیں۔ سال ۱۹۸۲-۸۵ء میں ضلع ژوب کے سکولوں کی مرمت و تعمیر  
پر جو رقم خرچ کی گئی ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ گورنمنٹ ہائی سکول کان بہتر زئی۔ /۱۵۰,۰۰۰/=

۲۵۰,۰۰۰/-	۲- شرن جو گزنی۔
۸۲۵۶/-	۳- ٹروپ۔
۲,۶۸,۶۸۰/-	۴- کھی پوزنی۔
۱,۸۸,۶۶۲/-	۵- گرنز ہائی سکول ٹروپ۔
۱۵,۰۰۰/-	۶- ٹڈل سکول بہتر زنی۔
۲۰,۰۰۰/-	۷- ٹڈل سکول راغہ باکھرنی۔
۳۰,۰۰۰/-	۸- خلگی۔
۳۰,۰۰۰/-	۹- کالوقلہ۔
۳۰,۰۰۰/-	۱۰- وڈھ شیخان۔
۳۰,۰۰۰/-	۱۱- نیو ٹاؤن۔
۳۰,۰۰۰/-	۱۲- فقیر زنی۔
۳۰,۰۰۰/-	۱۳- کرم۔
۳۰,۰۰۰/-	۱۴- سلطان زنی۔

پرائمری سکولوں کے لئے ۵۶۰,۰۰۰ روپے دیئے گئے تھے۔ ۱۹۸۵-۸۶ میں ضلع ٹروپ کیلئے جو رقم برائے مرمت و تعمیر مختص کی گئی تھی اسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۵۰,۰۰۰/-	۱- گورنمنٹ ہائی سکول مسلم باغ
۵۰,۰۰۰/-	۲- گورنمنٹ گرنز ہائی سکول مسلم باغ
۵۰,۰۰۰/-	۳- ٹڈل سکول یو جی وریب زنی۔
۵۰,۰۰۰/-	۴- گورنمنٹ ٹڈل سکول کان بہتر زنی۔

پرائمری سکولوں کی بہتری کیلئے ۱,۶۵,۰۰۰ روپے دیئے گئے تھے۔ مندرجہ بالا تمام سکولوں کو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل کی سفارشات پر رقم مختص کی گئی تھیں۔

موجودہ مالی سال میں حکومت بلوچستان نے تمام تعلیمی اداروں بشمول سکولز و کالجز و تربیتی اداروں کی مرمت کے لئے ایک کروڑ اسی لاکھ روپے مخصوص کئے ہیں۔ جبکہ سکولوں کی تعمیر کے لئے اسمبلی کے جبر صاحبان

کو ۸۰ لاکھ روپوں کا ۲۰ فیصد جو تقریباً ۱۶ لاکھ روپے ہوتے ہیں دیئے گئے ہیں۔ اب یہ متعلقہ علاقہ کے ایم پی اے کی صوابدید پر ہے کہ وہ کاکڑ خراسان مرغہ کبڑی ٹروپ کے سکولوں کی تعمیر پر کس قدر رقم خرچ کرتے ہیں جہاں تک سکولوں کی مرمت کا تعلق ہے حکمہ تعلیم نے چار لاکھ پانچ ہزار روپوں کی منظوری دی ہے۔

## مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

معزز اراکین سے گزارش ہے کہ یہاں مجھے نمونہ کے لئے تین بیٹھایا گیا ہے مجھ سے مخاطب ہو کر بات کہیں جب ایک ممبر بیٹھ جائے تو اگلے ممبر کھڑے ہوں۔ یہی ایوان کا ڈیکورم ہے میں نے دیکھا ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی معزز ممبر کھڑے ہو جاتے ہیں (تحتین و آفرین)

حاجی مردان زئی صاحب غالباً معنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔

## حاجی محمد شاہ مردان زئی۔

(ضمنی سوال)

گورنمنٹ اسکول کے لئے تیس ہزار روپے مرمت کے لئے رکھے گئے۔ اسکول چار سال سے بند ہے یہ کس خوشی میں دیا گیا ہے۔ وہاں چار سال سے استاد نہیں۔

## وزیر تعلیم۔

مرمت کے لئے حکومت رقم فراہم کرتی ہے لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے آپ وہاں سے کس لیم پی اے ہیں آپ بخونیدیں۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی۔

آپ ایکویشن منسٹر ہیں حکومت بلوچستان آپ کے فنڈز دے رہی ہے یہ کس بنیاد پر دے

دے رہی ہے لیکن آپ کم از کم پیسہ خرچ تو نہ کریں۔

## وزیر تعلیم۔

جناب اسپیکر۔ میں بتلانا چاہتی ہوں ہمیں جو فنڈ بھی گورنمنٹ کی طرف سے ملتا ہے اس کا باقاعدہ پی سی ڈی اور سی ڈی اسی او کی طرف سے بننا ہے اسکے لئے بھی تو سوچیں ایم پی اے تجویز دیتے ہیں اور اسکول لیتے ہیں۔ (مداخلت) ایجوکیشن گرانٹس پہلے زیادہ تھی۔ جبکہ اب ایم پی اے صاحبان کے پاس ہے۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر۔

یہ ایوان کا ڈیکورم نہیں ہے کہ ایک وقت میں کئی مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں پہلے ان کو جواب مکمل کرنے دیں پھر معزز رکن کھڑے ہوں مجھے بار بار کہنا پڑتا ہے۔

## وزیر تعلیم۔

جناب والا! میں بتانا چاہتی ہوں کہ ہم ایجوکیشن بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں اپنے محدود گرانٹس کے مطابق ہم ریپئرنگ کرتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اسکول کھولیں اس سے ہمیں خوش ہوتی ہے۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر۔

براہ مہربانی مختصر جواب دیں۔

وزیر تعلیم - جناب اسپیکر! مختصر جواب دے رہی ہوں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی۔

جناب والا! مسٹر صاحبہ کا حلقہ انتخاب کوٹہ ہے لہذا وہ اپنے آپ کو کوٹہ تک محدود نہ رکھیں بلکہ پورے صوبہ بلوچستان کو تہہ جیج دیں۔

وزیر تعلیم۔

جناب اسپیکر! میرے خیال میں معزز رکن نے اپنے لیے جتنے اسکول منظور کروائے ہیں شاید کس دوسرے ایم پی اے نے نہیں کروائے اور شاید ہم نے کسی اور کی اتنی مدد نہیں کی جتنی انکی مدد کی ہے انہوں نے جو تجویز دی اسکول کھولنے کی میں نے اوکے کیا۔ ہم ان کے پراہم مل کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ انکے مسائل ہماری ہی مسائل ہیں۔

مسٹر عبد الکریم نوشیروانی۔

جناب والا! یہ میرا بنیادی حق ہے یہ مجھ پر انکا احسان نہیں میں گنہگار شکر و ننگا کہ

مسٹر ڈی پی اسپیکر۔

نوشیروانی صاحب! یہ کون ضمنی سوال ہے اس سوال سے متعلق جو آپ کر رہے ہیں۔؟

اب اگلا سوال میرا چاہے فان ڈومبھی صاحب کا ہے۔ دریافت کریں۔

## پتہ: ۲۱۶۔ سردار چاکر خان ڈومکی۔

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم فرمائیں گے کہ سال ۵۵-۱۹۵۴ء میں جن اساتذہ نے اپنی پیشہ ورانہ تربیت (جے۔ وی) کا کورس پاس کیا ہے اب تک ان کو اسناد کیوں نہیں ملی ہیں۔ وجوہات بتلائی جائیں۔

### وزیر تعلیم

محکمہ جے۔ وی امتحان سال ۱۹۵۵ء میں طلباء ۶۶ اور طالبات ۲۵۔ جنہی کل تعداد (۹۱) تھی امتحان میں شرکت کی تھی۔ جن میں کل ۷۵ امیدوار پاس ہوئے تھے۔ طالبات کو مورخہ ۶ جولائی ۱۹۵۵ء اور طلباء کو ۳۱ اگست ۱۹۵۵ء کو جے۔ وی اسناد جاری ہوئی تھیں۔

### سردار چاکر خان ڈومکی - (مثنیٰ سوال)

جناب اسپیکر! کیا یہ درست ہے کہ کچھ اساتذہ کو گزشتہ دنوں اس وقت سندیں دی گئی ہیں جب وہ ریٹائرمنٹ پر چلے گئے۔ جناب والا! بعض ایسے بھی ہیں جن کو گزشتہ ماہ انکو سندیں ملی ہیں۔

### وزیر تعلیم -

جناب والا! اتم ایسی بات ہے تو انکے نام مجھے بتادیں اس کی باقاعدہ انکو اکر دی ہوگی اور ہم جواب دیدینگے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اگلا سوال میسر عبدالغفور بلوچ صاحب کا ہے۔

## بج ۲۲۱۔ میر عبد الغفور بلوچ۔

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت ضلع گوادریں کتنے سکول بند ہیں نیز جو سکول چل رہے ہیں کیا ان کا اعلیٰ پورہ ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت نے ضلع گوادریں کے سکولوں میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کوئی اقدامات کیئے ہیں اگر نہیں تو کیوں۔

## وزیر تعلیم۔

(الف) ضلع گوادریں میں اس وقت ۱۵۔ پرائمری سکول ٹیچر نہ ہونے کی وجہ سے بند ہیں۔ جو سکول چل رہے ہیں ان میں درج ذیل سٹاف کی کمی ہے۔

۱۔ ہیڈ ماسٹر۔ ۲۔

۲۔ سینئر انکلس ٹیچر۔ ۵۔

۳۔ سینئر انکلس ٹیچر (سائینس)۔ ۴۔

۴۔ جونیئر انکلس ٹیچر۔ ۱۲۔

۵۔ جونیئر انکلس ٹیچر (ٹیک)۔ ۱۔

۶۔ عربی ٹیچر۔ ۶۔

۷۔ ڈرائنگ ماسٹر۔ ۸۔

۸۔ پی ٹی آئی۔ ۹۔

۹۔ معلم القرآن۔ ۶۔

۱۰۔ جے وی ٹیچر۔ ۲۰۔

(ب) موجودہ خالی آسامیوں کو پورا کرنے کے لئے حکمہ نے کئی مرتبہ اخبار میں اشتہارات دیئے ہیں،

اور مکہ ان ڈویژن کے لئے آخری انٹرویو ۲۱/۸ کو منعقد ہوئے اور ۲۲/۸ امیدوار برائے جونیئر انکلیش ٹیچر ایک پی ٹی آئی ایک ڈرائیونگ ماسٹر منتخب ہوئے جنکی تقرری جلد ہی عمل میں لائی جائے گی۔ اس کے علاوہ چار عربی ٹیچر بھی لگائے جا رہے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ اکثر امیدوار کوئٹہ سے منتخب ہوتے ہیں۔ اور جب ان کی تعیناتی ضلع گوادرمیس کی جاتی ہے۔ تو ان میں سے کوئی بھی وہاں ملازمت کے لئے حاضر نہیں ہوتا۔ ضلع گوادرمیس کے مقامی باشندے برائے تقرری دستیاب نہیں ہیں۔ اس لئے خالی آسامیوں کو پُر کرنے میں دقت پیش آرہی ہے۔

## میر عبد الغفور یوہج۔

(ضمنی سوال) جناب مسٹر صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ ایک سو تیسارہ اساتذہ کم ہیں یہ تعداد لسٹ کے مطابق ہے میرے خیال میں ضلع گوادرمیس سات آٹھ سال سے کم چلے آ رہے ہیں جبکہ میں دو سال سے چلا رہا ہوں کہ انکو پُر کرنے کا کوئی طریقہ کیا جائے اور میرا علم کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت تعلیم کو ڈبل کیا جا رہا ہے اگر حالت یہی رہی تو میرے خیال میں گوادرمیس کے تمام اسکولوں کو بند کرنا پڑے گا۔ جناب والا یہ پتھر مہیا کرنے کے سلسلے میں وزیر صاحبہ کیا کر رہی ہیں نیز انہوں نے ابھی تک کیا کچھ کیا ہے؟ ورنہ میں لوگوں کو کہوں گا کہ اسکولوں کو بند کر دیں۔

## وزیر تعلیم۔

جناب والا! ہم نے بار بار اخبارات میں اشتہار دیئے مگر آپ چاہیں تو میں یہ اشتہارات آپ کو لاکر دیدوں گی آپ بھی سوچیں آپ وہاں کے ایم پی اے ہیں جب ہم اساتذہ سلیکٹ کر لیتے ہیں تو وہ گوادرمیس کے لئے تیار نہیں ہوتے کہتے ہیں دور ہیں کوئٹہ کے لوگ انکار کرتے ہیں اور سنیجاتے اس لئے کہ وہاں کے اخراجات کم ہیں اور رہائش کا مسئلہ ہے جبکہ تنخواہ کم ہے

## وزیر اعلیٰ -

جناب اسپیکر! میں معزز رکن کی تسلی کے لئے وضاحت کرتا چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ پر قابو پانے کے لئے دو تجاویز ہو سکتی ہیں ایک تو یہ کہ مطلوبہ اساتذہ کی کوالیفیکیشن کی شرط مطلوبہ معیار سے کم کر دی جائے تاکہ اساتذہ میسر آسکیں ورنہ دوسری تجویز یہ ہو سکتی ہے کہ ہم باہر سے یعنی سندھ سرحد اور پنجاب کے صوبوں سے اساتذہ منگوائیں اور اس مسئلہ پر قابو پائیں۔ لیکن دوسری تجویز کو اپنانے میں لوگوں میں لوکل اور نان لوکل کا پراپٹیڈہ کیا جاتا ہے۔ جناب والا! اسکے لئے مناسب ہوگا کہ میں معزز ایم پی اے صاحب سے رابطہ قائم کروں کہ پیچرز کی کمی کو پورا کرنے کے لئے باہر سے پیچرز لائیں جائیں ورنہ اساتذہ کی مطلوبہ کوالیفیکیشن کی شرط نرم کرنے وہاں استاد لتقیات کر دیے جائیں گے۔

## میر عبد الغفور بلوچ -

جناب والا! اسکے لئے باہر سے اساتذہ منگوائے جائیں۔ کوالیفیکیشن اس کے لئے کم کی جائے۔ اس کے لئے میں نے پہلے بھی تجویز دی تھی کہ ٹڈل پاس پیچرز رکھ لئے جائیں اس طرح تقویٰ بہت اسکول کھل سکیں گے اب ایک سوسائٹی کے قریب اسکول بند نہیں جبکہ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ پندرہ اسکول بند نہیں ملیں اپنے علاقے میں جا کر دیئے لیتا ہوں کہ ایک سوسائٹی اسکول بند نہیں یا پندرہ اسکول بند نہیں وزیر صاحب بھی دیکھ لیں۔ لیکن اب جام صاحب کہہ رہے ہیں تو اساتذہ چاہیے امریکہ یا روس سے لائیں ورنہ پھر سب اسکول بند کر دیئے جائے۔ گوادر میں ماہی گیروں کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ماہی گیروں کی تعداد ہم بڑھائیں تو میں ان کی مرضی پر عمل کرنے کو تیار ہوں۔

## وزیر اعلیٰ -

ہمارے میر کی اس خواہش پر عمل ہو گا میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ  
میں اس کمی کو پورا کرونگا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اصلاحاً سوال میر عبد الکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

## ۳۵۶۔ میر عبد الکریم نوشیروانی -

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
ضلع خاران میں شمسی توانائی کے مرکز کی ترقی کس مرحلے میں ہے۔ تازہ ترین صورت حال  
سے آگاہ کیا جائے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات میاں سیف اللہ پراچہ

اس مسئلہ کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی -

جناب اسپیکر ایہ وفاقی معاملہ ہے کیا میں اس پر سوال کر سکتا ہوں۔

## مسٹر ڈپٹی اسپیکر -

میرے خیال میں یہ وفاقی بنیاد پر ہو ہی نہیں سکتا ہے کیونکہ یہاں وفاق کا کوئی  
نکتہ نہیں ہے تاہم جام صاحب کو تھوڑا بہت جواب دے دینا چاہیے۔

## وزیر اعلیٰ -

جناب عالی! چونکہ یہ منصوبہ مرکزی حکومت کی امداد سے شروع ہوا تھا، لہذا شمسی توانائی کا یہ پراجیکٹ جو میری معلومات کے تحت دکن کے علاقے کے اندر ہے تاکہ سرد علاقے کے لوگوں کو اس سے بجلی مہیا ہو۔ ایک اور شمسی توانائی کا منصوبہ وندر کے علاقہ میں ہوا تھا اس پر تقریباً کام مکمل ہو چکا ہے تیسری شمسی توانائی کا منصوبہ جس کا مجھے پتہ ہے نوشیروانی کے علاقہ فاران میں ہے وہ تو اپنے علاقے کے لئے کوشش کرتے ہیں شمسی توانائی دیکھے ان کی پہنچ سے باہر رہ سکتی ہے جہاں تک مجھے علم ہے وہاں پر بھی اس منصوبہ پر کام ہو رہا ہے اور یہی کوشش رہی تو انشاء اللہ فاران میں شمسی قوت سے کام شروع ہو جائے گا۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی -

جناب اسپیکر - اگہ اجازت دیں تو میں کچھ کہوں۔

## مسٹر ڈپٹی اسپیکر -

فرمائیے -

## میر عبد الکریم نوشیروانی -

صاحب نے ۱۹۸۴ء میں فاران کا دورہ کیا تھا اور انہوں نے وہاں اعلان کیا تھا کہ بلوچستان میں اگہ سب سے پہلے کوئی شمسی توانائی لگے گی تو وہ فاران میں ہوگی۔ جناب والہ اب ۱۹۸۷ء لگیا ہے، میں یہ کہتا ہوں اگہ وفاق کا ہم پر کوئی حق ہے تو ہمارا بھی وفاق پر

حق ہے - ہم بے وفائی نہیں ہیں -

**وزیر اعلیٰ**

وفاق بھی آپ سے بے وفائی نہیں کمر لگا -

**میر عبد الکریم نوشیروانی -**

شکریہ -

**مسٹر ڈی پی اسپیکر -**

اگلا سوال -

**پوچھا ۳۶۲ - میر عبد الکریم نوشیروانی -**

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ -  
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ خاران کو گذشتہ سال سے ڈیولپمنٹ پراجیکٹ ایریا قرار دیا  
 جا چکا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے - تو خاران کی ترقی کے لئے اب تک کیا اقدامات  
 کئے گئے ہیں - اور اسکے کیا نتائج برآمد ہوئے تھیں تھیں سے آگاہ کریں -

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات -**

(الف) یہ درست نہیں ہے -

(ب) جواب اثبات میں نہیں ہے -

## میر عبد الکریم نوشیروانی -

جناب والا! اگر جواب اثبات میں نہیں ہے تو آپ کم از کم مجھے بریف تو کریں۔ کہ کیوں درست نہیں ہے تاکہ میں مطمئن تو ہو جاؤں۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات -

جناب اسپیکر! معزز میر میرے دفتر میں تشریف لائی ہیں۔ میں ان کی لٹری کو ادونگا

## میر عبد الکریم نوشیروانی -

یہ اسمبلی ہے آپ مجھے یہاں مطمئن کریں مگر ہر تو میں آپ کے پاس اتنا رہونگا۔

## وزیر اعلیٰ

جناب والا! میں انہیں مطمئن کرتا ہوں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خاران کو بھی پراجیکٹ ایریا قرار دیا جائے تو وہ اپنے نقطہ سے اس کے لئے رقم مختص کریں۔ تو انشائیہ ۱۹۸۸ء کے اسے ڈی پی میں خاران کو پراجیکٹ ایریا قرار دیا جائے گا۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی -

جناب والا ایک سال ہوا ہے کہ خاران کو پراجیکٹ ایریا قرار دیا جا چکا ہے لیکن آج تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات -

یہ درست نہیں ہے۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر۔

آپ فرما رہے ہیں کہ اس کو پراجیکٹ ایئر یا قرار دیا جا چکا ہے منسٹر صاحب فرماتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جنابے والا، آپ ان کے سوال کو دیکھیں یہ فرماتے ہیں کہ کیا یہ درست ہے کہ خارانہ کو گزشتہ سال ڈیولپمنٹ پراجیکٹ ایئر یا قرار دیا چکا ہے تو جو اب میں بتایا گیا ہے کہ خارانہ کو تو نہیں دیا گیا۔ ماشیکن پراجیکٹ ایئر یا قرار دیا گیا ہے۔

## میر عبدالکریم نوشیروانی۔

پچھلے آپ نے ماشیکن کو پراجیکٹ ایئر یا قرار دیا اس کے بعد خارانہ کو اس کا تحریری ثبوت موجود ہے

## مسٹر ڈی پی اسپیکر۔

اس کے لئے کاغذات اور تحریری ثبوت لائیں۔ پھر دیکھا جائے گا۔  
محترم ممبر اپنا اگلا سوال دریافت کریں۔

## ۳۶۶۔ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کم مطلق فرمائیں گے کہ محکمہ بی ڈی اے نے بلوچستان کی ترقی کے لئے کون کون سے منصوبے بنائے ہیں نیز کن کن علاقوں میں ان منصوبوں پر کسی حد تک کام ہوا ہے۔ اور ان کاموں پر اب تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

تفصیل درج ذیل ہے۔

### تکمیل شدہ پروجیکٹ (کارخانہ جات)

پروجیکٹ کا نام	ابتداء سال	تکمیل سال	تخمینہ لاگت	مقاصد	کیفیت
چلتن گئی ملز کوئٹہ	ستمبر ۱۹۷۳ء	نومبر ۱۹۷۵ء	۱۳۰۰۰ ملین روپے	چھ ہزار ٹن سالانہ پیداوار	۱۹۷۶ء میں گئی کارپوریشن آف پاکستان کے حوالے کیا گیا
تعمیراتی پتھری کٹائی کا کارخانہ کوئٹہ	۱۹۷۵ء	مارچ ۱۹۷۷ء	۰۰۶۱ ملین روپے	بحر باقی فیکٹری	مقامی پتھر کے ناقابل استعمال ہونے کے باعث بند کر دیا گیا
خود کار کارخانہ خشک سازی کوئٹہ	اگست ۱۹۷۹ء	اگست ۱۹۷۹ء	۱۹۰۱ ملین روپے	۱۶۰۵ ملین خشک سالانہ پیداوار	کارخانہ نقصان پر چل رہا ہے
خدا پیدا گلاس فیکٹری کوئٹہ	۱۹۷۵ء	۱۹۷۹ء	۳۰۲۰ ملین روپے	۷۵ ٹن روزانہ شیشے کی مصنوعات	کارخانہ بند کر دیا گیا کی پیداوار
کوئٹہ ٹائل فیکٹری کوئٹہ	۱۹۷۵ء	۱۹۷۵ء	۰۰۸۱۵	۳۰۰۰ ٹائل روزانہ	تعمیراتی بنیاد پر چلانے کے بعد بند کر دیا گیا
چلتن فیڈ مل کوئٹہ	۱۹۸۱-۸۲ء	۱۹۸۶ء	۳۵۰۰ ملین روپے	۷۵ ٹن روزانہ جانوروں کی خوراک	تیار کرنا
بلوچستان سلفر یٹریڈ کوئٹہ	۱۹۸۴ء	۱۹۸۶ء	۳۰۲۵۰ ملین روپے	۱۰۰۰۰ ہزار ٹن سالانہ گندھک صاف کرنا	کارخانہ مکمل ہو چکا ہے

بیلہ میں زیر زمین پانی کی ترقی لیسر	۱۹۷۶ء	۱۹۷۶ء	۶۵.۹۳۹	۵۵ ٹیوب ویلوں اور پروجیکٹ کوئٹہ پورے	۶۵.۹۳۹	دس ہزار ایکڑ زری کے حوالے کر دیا گیا زمین کو سیراب کرنا۔
کوئٹہ میں پینے کے پانی کی ترسیل کوئٹہ	۱۹۷۷ء	۱۹۷۷ء	۴.۰	۶ ٹیوب ویلوں - پروجیکٹ مکمل کر کے	۴.۰	میلین روپے ۵۰ ڈائریکٹوں اور میونسپل کارپوریشن کے حوالے ۲۲۰۰۰ فٹ پائپ کر دیا گیا۔
سنگلی - کراچی کوئٹہ - قلات	۱۹۷۵ء	۱۹۷۵ء	۸.۰۱۶	۳۳ میل لمبی ٹرک بمبہ کلورٹ - اُورپا کی تعمیر	۸.۰۱۶	۳۳ میل لمبی ٹرک بمبہ کلورٹ - اُورپا کی تعمیر
بی ڈی اے کمپلیکس	۱۹۷۵	۱۹۷۶ء	۵.۰۰۳	۸ بڑے ۱۶ چھوٹے	۵.۰۰۳	۸ بڑے ۱۶ چھوٹے
شاپنگ سنٹر	۱۹۷۷	۱۹۷۸ء	۱۰.۱۰۳	۲۰ دکانات - اور ۱۶ دکانات بیچ دیئے گئے۔ اور لاگت وصول کی گئی۔	۱۰.۱۰۳	۲۰ دکانات - اور ۱۶ دکانات بیچ دیئے گئے۔ اور لاگت وصول کی گئی۔
اناج رکھنے کا گودام کی تعمیر صوبہ پٹنہ بنگالوں اور لیٹ ہاؤس کی تعمیر کوئٹہ	۱۹۷۷ء	۱۹۷۸ء	۱.۲۷	۱۰۰۰ ٹن رکھنے کی گودام کی تعمیر	۱.۲۷	۱۰۰۰ ٹن رکھنے کی گودام کی تعمیر
بنگلوں اور لیٹ ہاؤس کی تعمیر کوئٹہ	۱۹۷۷ء	۱۹۷۸ء	۰.۳۸	۶ بنگلوں اور ۱۲ کمروں والے ریستہ ہاؤس کی تعمیر۔	۰.۳۸	۶ بنگلوں اور ۱۲ کمروں والے ریستہ ہاؤس کی تعمیر۔
خائشو بڑ کی کان کنی	۱۹۸۰ء	۱۹۸۲ء	۰.۲۱۷	۶۰۰۰ ٹن سالانہ پیداواری حد۔	۰.۲۱۷	۶۰۰۰ ٹن سالانہ پیداواری حد۔
دی گھٹ				کان کنی کی ضرورت ڈیا پرنٹ کو واپس دی گئی۔		کان کنی کی ضرورت ڈیا پرنٹ کو واپس دی گئی۔

نیلور سٹ کی کان کنی دلہندہ قلات	ستمبر ۱۹۶۶ء	۱۹۶۸ء	۹۰.۷۱۵ ملین روپے	۵۰۰۰ ٹن سالانہ پیداواری حد	۱۹۸۳ تک پروجیکٹ نے ۱۰.۵۱۲ ملین ٹانڈہ کیا اور۔ اب نقصان میں جد رہا ہے۔
کوارڈر سٹ کی کان کنی بسیدہ اون صاف کرنے اور اوننی دھاگہ بنانے کا کلر خانہ مستونگ قلات	۱۹۶۶ء	۱۹۸۱ء	۲۰.۵۹۶ ملین روپے	۳۰۰۰۰ ٹن سالانہ پیداواری حد	ٹانڈہ میں جارہا ہے
کیمیائی مرکبات بنانے کا خانہ سیدہ	۱۹۸۳ء	دسمبر ۱۹۸۶ء	۲۶.۳۳ ملین روپے ۲۹.۰۱ ملین روپے	۲۶.۳۳ ملین روپے سالانہ ۲۹.۰۱ ملین روپے سالانہ	۸۵ فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ بنانے کی کجائش
نسائی زیر زمین پانی کی ترستی ٹروپ گڈانی میں پینے کے پانی کی ترسیل سیدہ	۱۹۸۲ء	جون ۱۹۸۶ء	۵۱.۰۲۹۲ ملین روپے	۲۹.۰۱ ملین روپے ۹۰ ٹروپ ویلون	۹۰ فیصد کام مکمل ہو گیا ہے
سیدہ اور حجت کی کان کنی خضدار قلات	۱۹۸۶ء	جون ۱۹۸۶ء	۲۱.۰۷۱ ملین روپے	۲۱.۰۷۱ ملین روپے کی آبادی کو پینے کا پانی جہیا کرنا۔	۸۵ فیصد کام مکمل ہے
سیدہ اور حجت کی کان کنی خضدار قلات	۱۹۸۶ء	۱۹۸۹ء	۱۹.۴۳۳ ملین روپے	سیسہ اور حجت کی کان کنی پیداوار کو بڑھانا	گورنمنٹ کا منظور شدہ
کرو مائیٹ کی کان کنی خضدار قلات	۱۹۸۶ء	۱۹۸۶ء	۲۰ ملین روپے	۲۰ ملین روپے (کارخانہ بنا)	ان ایرووڈ پ-۱-۲ کی تیاری کے لیے مواد اکٹھا کیا جا رہا ہے

پروجیکٹ گورنمنٹ کا منظور شدہ کام جاری ہے	۰.۲۰ لاکھ فٹ پائپ سالانہ تیار کرنے کی گنجائش	۱۹۸۷	۱۹.۱ ملین روپے	۱۹۸۷	آر سی سی پائپ تیار کرنے کا خانہ کورٹ
ان اپرووڈ - PCI پر کام جاری ہے۔	—	۱۹۸۷	۱۷.۲۴۵ ملین روپے	۱۹۸۷	فیروسلکون تیار کرنے کا خانہ کورٹ
ان پرووڈ PCI کی تیار سے جاری ہے	چمڑے تیار کرنے کا کارخانہ کونڈہ پر چلنے والا بجلی کی تعمیر کی جائزہ رپورٹس کی تیار	۱۹۸۷	۱.۵ ملین روپے	۱۹۸۷	جائزہ رپورٹ کی تیار سے کورٹ - قلات

### میر عبد الکریم نوشیروانی -

میں نے اس سوال کے جواب کو پڑھ لیا ہے میرے خیال میں وقت ضائع ہو رہا ہے۔

### مسٹر ڈی پی اسپیکر -

اگلا سوال بھگاتا ہی دیا گیا ہے جتنا یہ سوال ہے مہربانی فرما کر ضمنی سوال کریں۔

### میر عبد الکریم نوشیروانی -

جناب والا! آج میں چاہتا ہوں کہ سٹوڈیو مینٹ لوں۔

### مسٹر ڈی پی اسپیکر -

یہ اسمبلی ہے بننے کے لئے باہر لان بہت بڑا ہے۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی -

جناب اسپیکر! معافی چاہتا ہوں بی ڈی اے کا بہت بڑا پراجیکٹ ہے اور اس صوبے کے بہت سے علاقے میں ہمارا خزانہ ہے وہاں کھجالی سے پھیلائی اور اس سے ہمیں محروم نہ رکھیں

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب والا ہمارے ممبر صاحب اگر نشانہ ہی کریں کہ کس قسم کا کارخانہ ہو فریڈیلٹی رپورٹ کے لئے اپنے ایم پی اے فنڈ سے ہیں رقم دیں تو ہم انشا اللہ یہ رپورٹ تیار کر لیں گے کہ آیا اس پر عمل درآمد ہو سکتا یا نہیں تو قیاتی اتھارٹی کا تو یہی کام ہے کہ جو چستان کے کونے کونے میں کارروائی کی جائے یہ کوئی ضروری نہیں کہ کسی خاص ایسے کام نے کام کرنا ہے لیکن آپ اس کی نشانہ ہی کریں کہ کونسی صنعتیں لینا چاہئیں۔ وہ کونسا کام چاہتے ہیں جو بی ڈی اے کے چارٹر میں شامل ہو تو میں یقین دلاتا ہوں۔ ہم اس پر انشا اللہ عمل کر سکیں گے۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی -

جناب والا جب بھی ہم سوال کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ اپنے فنڈ سے آپ پیسہ دیں جب بی ڈی اے کا اتنا بڑا پراجیکٹ کونٹری میں ہے تو اس کے لئے کونٹری کے کس ایم پی اے نے آپ کو فنڈ دیا ہے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب اسپیکر! آپ جانتے ہیں کہ بجٹ آپ کے اسٹیلور پر پیش ہوا تھا اس وقت مجھ سے کہوٹ روپے ایم پی اے اسکیم کے لئے اٹھنٹھ کئے گئے تھے اور پچاس یا پچیس روپے

جاری اسکیموں کے لئے تھے تو ہمارا بجل تھا کتنا اس سے باقی رہا وہ سارے شعبوں میں تقسیم کرنا ہے گورنمنٹ کے پاس اتنے فنڈ نہیں کہ وہ جی ڈی اے کو اتنی بڑی رقم دے دے کہ وہ ہر جگہ کارخانے لگائے۔ اگر گورنمنٹ اس قابل ہو جائے۔ کہ وہ فنڈز دے تو انشا اللہ ہمارے ممبر صاحب جو فرما رہے ہیں ان کی خواہش کے مطابق وہاں پر بھی کام کیا جائے گا۔ آپ ہر باغی فرما کہ اس کے لئے فنڈ اپنی ریلٹی اپنی آمدنی سے دیں تاکہ کارخانے بنائیں ایسے علاقوں میں جو پسماندہ ہیں اور جہاں ان کی ضرورت ہے اب ضرور فنڈز مہیا کریں تاکہ چھوٹے موٹے کارخانے بن سکیں میں آپ کو دعوت دیتا ہوں آپ نشاندہی کریں ہم سے جو کچھ ممکن ہو سکے گا ہم یقیناً کریں گے۔

## مسٹر اقبال احمد کھوسہ -

جناب اسپیکر! میں سوال ۳۶۶ کے متعلق ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں اجازت ہے؟ سوال یہ ہے کہ آس میں ضلع نصیر آباد کا ذکر نہیں ہے آپ نے اس کے لئے کوئی اسکیم نہیں رکھی ہے سبیلہ کوٹھ قلات وغیرہ کا اس میں ذکر ہے مگر نصیر آباد کا نہیں ہے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات -

ہم نے اس کو نظر انداز نہیں کیا ہے جو بھی اسکیم ملتی ہے ہم اس کے متعلق کارروائی کرتے ہیں۔ ہم نے چاول کے متعلق تحقیق کی اور منصوبہ بنایا ہے یقیناً یہ اس علاقے سے ہی تعلق رکھتا ہے اور میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اسکیمات کی نشاندہی کریں ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

## سر وازہ شاعلی -

جناب اسپیکر! وزیر منصوبہ بندی و ترقیات نے فرمایا ہے کہ خود کار خشت سازی

کہ کارخانہ نقصان میں چل رہا ہے اس کی وجہ کیا ہے اور ہم کب تک اس نقصان سے  
سکھ بہداشت کرتے رہیں گے۔؟

### وزیر منصوب بہ ہندی و ترقیات

غنا ب والا میں ممبر صاحب کا مشکور ہوں انہوں نے اچھا سوال کیا ہے جیسا کہ آپ کو پتہ  
ہے یہ خشت سازی کا خود کار کارخانہ ۱۹۷۶ میں شروع کیا گیا اور ۱۹۷۹ء میں یہ مکمل ہوا  
اس پر کل خرچ ۱۹ء ملین روپے آیا جب اس کارخانے کو لگایا جا رہا تھا تو اس وقت  
یہ طے کیا گیا تھا کہ اس میں جو اینٹیں تیار ہونگی وہ محکمہ سی اینڈ ویٹریو اور محکمہ آبپاشی کو  
گے جو وہ کام کر رہے تھے اس کے لئے اینٹیں اس کارخانے سے حاصل کریں گے۔ یہ دو بڑے  
ٹھکے ہیں۔ جو ترقیاتی کام کرتے ہیں اور وہ ترقیاتی کاموں کے لئے اپنی تمام  
ضرورت کی اینٹیں یہاں سے حاصل کریں گے، مگر مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ انہوں  
نے یہاں سے اینٹیں حاصل نہیں کی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں انہیں بازار میں فروخت  
کرنا پڑا اور بازار میں ان کی کچھ نہایت محدود تھی اور اس کے نتیجے میں اس کو کم پیداوار  
پر چلانا پڑا کم پیداوار میں اینٹیں تیار ہوتی رہیں پیداوار کم ہوئی، لیکن اس پر خرچ زیادہ  
ہوا اس طرح اس کارخانے کو نقصان ہوا اب اگر ہماری موجودہ حکومت کا بیڑہ اور ہمارے  
پارلیمنٹری ممبر یہ فیصلہ کر دیں اور شرط رکھ دیں کہ یہ دو بڑے محکمہ اسی خود کار کارخانے  
کی اینٹیں استعمال کریں گے۔ تو اب بھی ہم اس نقصان کو منافع میں تبدیل کر سکتے ہیں  
اب یہ موجودہ حکومت پر مبنی ہے کہ وہ کیا فیصلہ کرتی ہے اور اس کارخانے کی اینٹوں کو استعمال  
کرتی ہے یا نہیں۔

### ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ وزیر مواصلات و تعمیرات

میں پراچہ صاحب کی وضاحت کے متعلق ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میرے سننے میں

آیا ہے کہ یہ جو اینٹیں تیار کرتے ہیں غیر معیاری ہوتی ہیں ایسی بات نہیں ہے کہ محکمے استعمال نہیں کرتے ہیں۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر۔

یہ آپ کے اندرون خانہ کی باتیں ہیں اور آپ کی کابینہ کے فیصلے ہیں اس کا اسمبلی کے اس اجلاس سے تعلق نہیں ہے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

میں آپ کا مشکور ہوں اور میں مانتا ہوں کہ یہ معیاری اینٹیں نہیں ہیں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ غیر معیاری اینٹیں لیں۔ مگر اب اچھی اینٹیں بنانی چاہئیں گی یہ کابینہ کا معاملہ ہے۔ اس مرحلے پر میں بی ڈی اے کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس معاملہ کو سی اینڈ ڈیو کے ساتھ طے کرے اور انہیں اینٹیں خریدنے کے لئے کہے۔ اس سلسلے میں پہلے ایک میٹنگ پورنیکوٹ میں ہوئی تھی۔ اگر یہ دو محکمے اینٹیں خرید لیتے ہیں تو یہ کارخانہ ترقی کر سکتا ہے اور نفع میں بھاجا سکتا ہے۔

## مسٹر عصمت اللہ موہی خیل۔

جناب والا! سوالات کا وقفہ کس وقت تک چلتا رہے گا۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر۔

جب تک سوالات ختم نہیں ہو جاتے ہیں۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی -

میں نشاندہ کیوں کروں۔ آپ کا عمل ہے۔ یہ ان کا فرض ہے ان کا اور کیا کام ہے وہ اس کے لئے تمغز اہلے رہے ہیں۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر -

اگر آپ صبح و شام اس ایوان میں اپنے علاقے کو پماندہ قرار دیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں تھوڑی سی محنت کر کے اگر آپ نے کام کیا تو کوئی فخر نہیں پڑیگا۔ آپ ذاتی طور پر جا کر معلومات حاصل کریں۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی -

شکریہ -

## مسٹر ڈی پی اسپیکر -

اگلا سوال -

## بیت: ۳۸۶ میر عبد الکریم نوشیروانی

کیا وزیر منسویہ بندی و ترقیات اندازہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خاران کو گزشتہ سال پراجیکٹ ایبیا قرار دیا گیا تھا لیکن اس سلسلے میں ضلع خاران میں اب تک کوئی کام نہیں ہوا ہے؟

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع خاران میں کام نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

یہ درست نہیں ہے کہ ضلع خاران کو گذشتہ سال پراجیکٹ ایریا قرار دیا گیا ہے بلکہ ضلع خاران کے تحصیل (ماشکیل) کو حکومت بلوچستان کی چھٹی نمبری پراجیکٹ ایریا قرار دیا گیا ہے جو اثبات میں نہیں ہے۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی

(متمنی سوال) جناب والا! ماشکیل کو پراجیکٹ ایریا قرار دیا گیا ہے اب تک وہاں کیا کارروائی ہوئی ہے اور کیا کام ہوتے ہیں۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

کسی کارروائی کا معززہ ممبر کو خود علم ہو گا انہوں نے ترقیاتی فنڈ نہ سے کتنا رقم دیا ہے اور وہاں کے لئے کونسی ترقیاتی اسکیم دی ہے جہاں تک پراجیکٹ ایریا کا تعلق ہے تمام پراجیکٹ ایریا کے لئے ایک مخصوص رقم رکھی گئی ہے جتنے پراجیکٹ ایریا نہ تھے ان سب کے لئے تھی اور جہاں تک ترقیاتی کاموں کے لئے رقم مختص کرنے کا تعلق ہے اس کے لئے ۳۶ کروڑ روپے ایم پی اے فنڈ میں رکھ دیئے ہیں اب یہ معززہ ممبران کا فرض ہے کہ وہ ترقیاتی کاموں کے لئے نفع اندہ کریں کہ کونسی اسکیم کہاں زیادہ ضرورت ہے اور انہوں نے اس اسکیم کے لئے ایم پی اے فنڈ سے کتنا رقم مختص کی ہے اور نیز کن علاقوں میں ڈیولپمنٹ کی اسکیموں کی ضرورت ہے۔

## میر عبد الکریم نوشیروانی۔

جناب والا جب ہم فنڈز کا ذکر کرتے ہیں اور اسکیماٹ کے متعلق کہتے ہیں تو یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کے پاس ایم پی اے کے فنڈز ہیں اور انہیں اسکیماٹ کا پتہ نہیں بخاران کو اور ماشیل کو پراجیکٹ ایر یا آپ کی صوبائی حکومت نے قرار دیا ہے اور صوبائی حکومت کے پاس اپنے فنڈز ہیں آپ ان علاقوں کے لئے اضافی فنڈز دیں تاکہ وہاں پر ترقیاتی کام ہو سکیں۔

جب ہم کسی اسکیم کے لئے پیسے مانگتے ہیں۔ تو آپ اس کے لئے بند و لبت کر دیں لیکن آپ تو کہتے ہیں اپنے فنڈز سے دیں یہ بات درست نہیں ہے۔ اگر آپ اس کو ترقی نہیں دیتے ہیں فنڈز نہیں دیتے ہیں بہتر یہ ہے کہ آپ اس پراجیکٹ ایر یا کوتم کہ دیں ماشیل پہلے بھ تھا بعد میں بھی رہے گا۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقی۔

جناب والا! انہوں نے جرحہ کر لیا ہے وہ سہیل ڈیو پلمنٹ پر دستخط کے متعلق ہے اور ماشیل کا ذکر کیا ہے اس کے لئے فنڈز مانگے ہیں میں ان کی معلومات کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ترقیاتی کاموں کے لئے ایک مشترکہ فنڈ ہوتا ہے اس میں تیس فیصد حکومت دیتی ہے اور ستر فی صد عطیہ دینے والی حکومت دیتی ہے۔ اب اگر امداد دینے والا ملک کوئی پراجیکٹ پورا کرتے کیلئے بھرتیا ہے یا کمٹمنٹ دیدیتا ہے مثلاً میرانی ٹیم پر جا پانی اور امریکی حضرات غورہ کر رہے ہیں جب یہ عمل میں آتا ہے تو اسکے لئے رقم حکومت پاکستان اور امداد دینے والا ملک فراہم کرتا ہے خاران ماشیل یا دیگر چھوٹے چھوٹے پراجیکٹس اس سلسلے میں جناب اسپیکر میں آپ کی وساطت سے معزز ممبران صاحبان سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے علاقوں میں انکی نشاندہی کریں تاکہ ہمارے قابل ہونے کی رپورٹ تیار کر کے اسکے لئے میں انکا مشکور ہوں گا ہم ان کو لٹ میں شامل

کمر نینگے۔ جناب والا! میں پورا پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔

## مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اس سوال پر کافی لے دے ہوئی اب اگلا سوال دریافت کیا جائے۔ حاجی محمد شاہ  
مردان نئی صاحب۔

## بج. ۳۸۲، حاجی محمد شاہ مردان نئی۔

- کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات اندراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ مرغہ کبوتری بادنیرنی ایک مہوار اور ندرخیز علاقہ ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں پانی کی قلت کی وجہ سے عوام اپنا زرعی اراضیات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے؟
- (ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ملک کے دیگر علاقوں کی طرح حکومت بی۔ ڈی۔ اے کی زیر سرپرستی ان علاقوں میں ٹیوب ویلز نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو یہ وجہ بتلائی جائے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

- (الف) اس جزو کا تعلق محکمہ زراعت سے ہے لہذا وزیر زراعت سے رجوع کیا جائے۔
- (ب) اس جزو کا تعلق محکمہ آبپاشی سے ہے لہذا وزیر آبپاشی سے رجوع کیا جاوے۔
- (ج) جناب وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد ہی اس مسئلہ پر غور کیا جائیگا۔

## حاجی محمد شاہ مردان نئی۔

جناب والا میں وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ اسکو منظور کیا جائے۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر -

اجلا سوال حاجی ملک محمد یوسف اچکزئی صاحب کا ہے۔

### ب. ۳۹۳، حاجی ملک محمد یوسف اچکزئی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ سہم مطلع فرمائیں گے کہ -  
(الف) کیا یہ درست ہے کہ گیس کی فراہمی کے سلسلے میں منصوبہ بندی صوبائی حکومت

کرتی ہے؟  
کیا یہ بھی درست ہے کہ پشتون آباد - پشتون درہ - کلی ترخہ - سرکی کلاں - مری آباد -  
سریاب اور کلی عالموچوک کوئیڈ شہر کے قریب تین مضافاتی علاقہ جات سہولت کے باوجود  
تاحال گیس کی سہولت سے محروم ہیں۔

(ج) اگر جنرل (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ علاقوں کو اب تک  
گیس فراہم نہ کرنے کا کیا وجوہات ہیں اور ان علاقوں کو گیس کی فراہمی کب تک متوقع ہے

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) وفاقی مسئلہ ہے جہاں ضرورت پڑتی ہے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات رابطہ کے ذریعہ

انجام دیتا ہے۔

(ب) گونڈ شہر کے گرد و نواح کے علاقوں کی طرح ان علاقوں میں بھی گیس نہیں ہے

(ج) فنڈز وفاقی حکومت مہیا کرتی ہے۔ اور فنڈز کے مطابق ہی کام ہوتا ہے  
جناب وفاقی وزیر خزانہ (لیسین خان وٹو) کے حالیہ دورہ بلوچستان ۱۲ تا ۱۴ فروری  
۱۹۸۷ کے دوران وزیر منصوبہ بندی و ترقیات نے زیادہ سے زیادہ فنڈز مہیا کرنے

کو کہا۔

جناب اسپیکر! اس سلسلہ میں آپکی وساطت سے ایوان کی اطلاع کے لئے وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے خاص طور پر ساؤدرن گیس کمپنی کو گیس کے ترسیل کے متعلق لکھا تھا انکا جواب آیا ہے چونکہ جو انگریزی میں ماہم میں اسکا مفہوم آپکو بتا دیتا ہوں۔

جناب والا! پشتون آباد میں وہ تیس جون انیس سو ستاسی تک گیس پائپ لائن بچھا دیئے پشتون درہ کے بارے میں اتوں نے لکھا ہے کہ تیس جون تک فراہم کر دی جائیگی اسکی مطابق کئی ترخہ کو انیس سو ستاسی اٹھاسی میں گیس دیکھائیگی اسکی طرح سرکی کلاں میں گیس پہلے سے موجود ہے اور سری آباد میں کام سہو رہا ہے اور تیس جون ستاسی تک گیس بہم پہنچا دی جائیگی۔ سریاب کے اشردیہات کو گیس پہنچا دیئے گئے ہے جبکہ باقی ماندہ دیہات کو آنے والے سالوں میں مہیا کر دی جائیگی۔ جناب والا! اپنی چھٹی میں انہوں نے لکھا ہے کہ کل عالموں کو سال انیس سو ستاسی اٹھاسی میں گیس مہیا کی جائیگی۔

جناب اسپیکر! میں نے اسکے علاوہ بھی ان کے ساتھ رابطہ قائم کیا گیس کمپنی کے تھانی افسران اور ایچ سینئر افسران کے راجی سے آئے تھے میں ان پر زور دیا کہ آپ جلد از جلد کوئٹہ کے شہری اور دیہی علاقوں کو گیس فراہم کریں اور یہاں کے گلیوں تک گیس پائپ لائن کا جال بچھایا جائے جناب والا ہم نے ان پر زور دیا کہ ایک طرف تو کوئٹہ سے باہر پشین اور دوسری طرف مستونگ تک بھی گیس سپلائی ایکسٹینڈ کی جائے۔ جہاں تک محکمہ پی اینڈ پی ڈی کا تعلق ہے تو ہم اسکے لئے وفاقی حکومت پر زور دے رہے ہیں مثلاً ویگورم جیسے این ایس ڈی وغیراں پر ہم زور دیتے رہے ہیں کہ وفاقی حکومت ان کے ذریعے گیس مہیا کرنے کی کوشش کرے۔ جناب والا! اسکے علاوہ بھی اگر معزز ممبر کو کسی خاص علاقے میں گیس پہنچانے کی ضرورت ہو تو وہ براہ مہربانی نشان دہی کریں میں اس خاص علاقے کے لئے ان پر زور دینگا اگر معزز رکن کی خواہش ہو تو مجھے گائیڈ کریں۔ انشا بہم اسکے لئے کوشش کریں گے۔

## ملک حاجی محمد یوسف ایگرتی۔

میں وزیر موصوف کا شکریہ ہوں کہ جس طریقے سے انہوں نے مجھے تفصیلی جواب دیا۔ باقی تو میرے خیال میں جان چھڑانے کے لئے جملہ بات دینے گئے لیکن انہوں نے صحیح طریقے سے جواب دیا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ سال انیس سو ستاسی اٹھاسی کے دوران جو ایہ یا نہ ہی انکو ڈولپ کر کے گیس پنہا ٹینکے شکر

## مسٹر ڈی پی اسپیکر۔

اسکا سوال مسٹر نقیر احمد باچا کا ہے۔

## بہتر ۲۰۶ مسٹر نقیر احمد باچا۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ سہم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سال اپریل ۱۹۸۶ء میں چین میں ایک پروجیکٹ عوامی استقبالیہ کے موقع پر وزیر اعلیٰ بوچھان نے چین شہر کی ترقی کے لئے ایک جامع منصوبہ بندی کے منظوری دینے کا اعلان فرمایا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلہ میں بلدیہ چین کے ٹیکنیکل اسٹاف نے شہر کی ترقی کا منصوبہ تیار کر کے وزیر اعلیٰ کو لکھنؤ میں منظور فرمایا تھا۔

(ج) اگر جزو الف و ب کا جواب اثبات میں ہے تو دس ماہ گزرنے کے باوجود چین شہر کی ترقی کے منصوبے پر عملدرآمد نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز اس منصوبے پر کب تک عملدرآمد متوقع ہے تفصیل دی جائے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

اس سوال کا تعلق جناب وزیر اعلیٰ صاحب اور محکمہ بلدیات سے ہے۔

## مسٹر نصیر احمد باجا -

وزیر اعلیٰ صاحب آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں شاید انہوں نے سن لیا ہو گا۔

## وزیر اعلیٰ -

جناب اسپیکر! اسمبلی کے پچھلے اجلاس میں بھی میں نے کہا تھا چمن بلدیہ کے پاس بھی اپنا سرمایہ ہے وہ اپنے بچے کو دیکھتے ہوئے ایک جامع منصوبہ تجویز بھیج دیں شاید انہوں نے محکمہ بلدیات کو بھیج دیا ہو گا، ان شاء اللہ میں اس کو دیکھوں گا بہر حال میں اپنے وعدہ پر قائم ہوں۔

## مسٹر ڈی پی اسپیکر

اظہار سوال میر چاکر خان ڈومکی کا ہے۔

## بجڈ ۱۹۸۳-۸۴ سرور چاکر خان ڈومکی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۸۶-۸۵ اور ۸۷-۸۶ کے ایم۔جے۔ اے ترقیاتی فنڈ کہاں کہاں اور کن کن سیکٹوں پر خرچ ہوئے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔ کہ کتنی اسکیمیں مکمل ہوئیں اور کتنی اب تک نامکمل ہیں۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات -

جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے

## سردار چاکر خان ڈومبکی۔

جناب والا! مجھے یہ جواب ابھی ابھی

ملا ہے یہ کافی منجیم مجموعہ ہے میں اس کے لئے نیا نوٹس دونگا اسلئے کہ میں اس سلسلہ میں مزید تفصیل پوچھنا چاہوں گا۔ لہذا اس سوال کو اگلے سیشن یعنی مئی یا جون کے لئے رکھ دیا جائے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** آپ جو وضاحتیں چاہتے ہیں وہ آپ میاں صاحب کو لکھیں وہ ان وضاحتوں کا جواب دے دیں گے امداد آپ اس پر ضمنی سوال بھی کر سکیں گے۔

## میر چاکر خان ڈومبکی۔

(سوال اگلے سیشن تک کے لئے ملتوی رکھا گیا)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** اگلا سوال سردار نواب خان ترمین صاحب کا ہے۔

## ۴۷۷ سردار نواب خان ترمین

کیا وزیر صنعت و حرفت و معدنیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

- الف، ہرنائی، ناکس، اور شارگ کے علاقوں میں کوئٹے کی کتنی لیزیں ہیں اور یہ کن کن افراد کو الاٹ ہوئی ہیں۔
- ب، ایک ہی شخص کو کتنی لیزیں الاٹ ہوئی ہیں اور کتنے افراد کو روزگار مہیا کیا گیا ہے۔
- ج، کیا یہ درست ہے کہ یہ شکایتیں مل رہی ہیں کہ ایک ہی علاقے میں ایک ہی شخص کو ایک سے زائد ایک ہی قسم کی لیزیں الاٹ کی جا رہی ہیں۔
- د، اگر جزو ا ج، کا جواب درست ہے تو کیا حکومت ایسی لیزیں کینسل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

## وزیر صنعت و حرفت

بلوچستان معدنی قواعد مجریہ ۱۹۷۶، اینیکسچر (A n n e x u r e - ۱۷) کے مطابق کسی شخص کو ایک

ہی معدنیات میں دو سے زیادہ لائسنس پالیزی الاٹ نہیں کی جاسکتیں تاہم گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی شخص کو دو سے زیادہ لائسنس پالیزی مخصوص حالات میں مفاد عامہ کے تحت الاٹ کر سکتی ہے یہاں پر اس امر کا ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ بلوچستان معدنی قواعد مجریہ ۱۹۷۰ء کے لاگو ہونے سے پہلے لائسنس پالیزیوں کی الاٹ منٹ کی تعداد پر کوئی پابندی عائد نہیں تھی جہاں تک افراد کو روزگار مہیا کرنے کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ یہ امر محکمہ معدنیات قواعد و ضوابط کی مکمل پابندی کرتا ہے اور اس لئے کبھی دو سے زیادہ لیزیں ایک ہی معدنیات میں ایک شخص کو الاٹ نہیں کیں ماسوائے ان لیزوں کے جو کہ ان قواعد کی اجراء سے پہلے الاٹ کی گئی ہیں۔

## فہرست لائسنس یافتگان برائے کوئلہ، ضلع سبکی

نمبر شمار لائسنس یافتہ کمپنیوں کے نام لائسنس نمبر رقبہ ایکڑوں میں۔

### شاہرگ قیلڈ

نمبر شمار	لائسنس یافتہ کمپنیوں کے نام	لائسنس نمبر	رقبہ ایکڑوں میں۔
۱۔	عبدالغفار اینڈ کمپنی	پی ایل۔ ۳۱ (۲۵۹۵)	۱۰۸۳.۳۱
۲۔	احسان سٹرائیڈ کمپنی	" " (۲۷۳)	۳۴۰
۳۔	علی کول کمپنی	" " (۳۰۷۳)	۳۵۴.۲۸
۴۔	علی محمد شاہ مائننگ کمپنی	" " (۲۳۵۳)	۸۳۸
۵۔	کمرشل کول کارپوریشن	" " (۱۹۳۷)	۸۰
۶۔	کمرشل مائننگ کمپنی	" " (۱۳۵)	۱۰۵۸.۵
۷۔	ایضاً	" " (۲۶۸)	۸۰۳.۵۱

۳۳۸.۳۷	(۱۳۴۳)	فیض ایڈیٹری	۸
۳۱۳.۲۲	(۲۳۳۴)	گل باران کول کپنی	۹
۳۳۴	(۲۳۳۱)	حاجی عبداللہ خان	۱۰
۵۷۰.۲۶	(۳۲۵۰)	جہانگیر کول کپنی	۱۱
۵۳۷.۵۷	(۳۵۵۹)	خلیفہ کول مائننگ	۱۲
۹۸۰.۰۷	(۳۵۶)	ایضاً	۱۳
۶۱۹.۸۳	(۲۱۸۷)	خان سترلہ	۱۴
۲۵۳.۲	(۲۲۹۲)	کھوٹ مائننگ اینڈ سٹریٹ	۱۵
۵۰۸.۵۳	(۳۱۰۰)	ملک محبوب	۱۶
۶۲.۵۸	(۲۱۱۳)	ملک صاحب خان دو مٹر ایڈیٹری	۱۷
۵.۳۰	(۲۳۲۳)	ملک عمر گل مائننگ کپنی	۱۸
۳.۲	(۸۰۳)	ملک ولایت حسین ایڈیٹری	۱۹
۳.۳.۱۱	(۳۳۳۹)	محمد انظر خان ایڈیٹری	۲۰
۶۱۹.۶۳	(۲۳۹۷)	محمد حق پانیزئی	۲۱
۲۵۱	(۲۳۹۹)	ملا عبدالحق کول کپنی	۲۲
۳۳.۰۱	(۲۳۶۵)	مراد خان مائننگ کپنی	۲۳
۱۲۸۲.۸۹	(۳۰۵۱)	رامزئی کول کپنی	۲۴
۶۱۹.۸۳	(۲۵۲۲)	صاحب جان مائننگ کپنی	۲۵
۵۱۶.۵۳	(۲۹۲۷)	صاحب جان کول کپنی	۲۶
۷۳۰.۳	(۷۰۶)	سردار محمد اسحاق خان ایڈیٹری	۲۷
۸۸۶.۸	(۷۷۳)	شرکی کول کپنی	۲۸
۲۹۰	(۲۶۰۳)	طارق حمید دو مٹر کاکڑ ایڈیٹری	۲۹
۱۳۳.۳	(۱۵۵۵)	یونیورسل مائننگ کارپوریشن	۳۰
۸۰	(۱۵۵۶)	ایضاً	۳۱

بیشمار لائسنس یافتہ کمپنیوں کے نام لائسنس نمبر (رقبہ ایکڑوں میں)

### پیشہ فیلڈ

۳۱۸.۸۷	(۲۵۲۹)	" "	حاجی ارشاد احمد	۳۲
۶۳۹.۴۳	(۳۱۱۱)	" "	ایضاً	۳۳

### کھوسٹ فیلڈ

۵۰۳.۳۰	(۳۰۲۳)	" "	عبدالقیاض حاجی گل زمان کول کمپنی	۳۳
۵۳۵.۳۸	(۷۷۷۷)	" "	برادران کول کمپنی	۳۵
۱۰۹۳.۳۳	(۳۱۸۳)	" "	فیروز کول کمپنی	۳۶
۶۷۰	(۲۲۸۳)	" "	خان منزل	۳۷
۳۳۳.۳۰	(۳۳۲۵)	" "	تیوستر خیل ماننگ کمپنی	۳۸
۲۰۹.۹۲	(۲۳۵۰)	" "	ذوالفقار مجید اینڈ برادرز	۳۹

### ہراتائی فیلڈ

۳۵۰	(۲۹۷۲)	" "	عبدالخالق رفیق	۳۰
۷۷۳	(۲۳۰۲)	" "	عبدانصر کول کلا پوریشن	۳۱
۲۳۶.۷۰	(۲۳۰۰)	" "	ایضاً	۳۲
۹۰۷.۷۷	(۲۱۹۳)	" "	کول مائنز کمپنی	۳۳
۹۳۳	(۱۱۵۵)	" "	گشتری ماننگ کمپنی	۳۴
۱۷۵۹.۷۷	(۳۱۹۹-۸)	" "	حاجی محمد یوسف	۳۵
۲۶۵.۷	(۱۷۳۷)	" "	خیر محمد کول کمپنی	۳۶

رقبہ ایکڑوں میں	لائسنس نمبر	لائسنس یافتہ کمپنیوں کے نام	جہت شمارہ
۵۳۳	(۲۳۰۳۱) // //	ملک ناضل خان کول مائن اونرز	- ۳۸
۱۲۳	(۳۲۱۸) // //	محمد اسلم	- ۳۹
۱۲۳/۶۶	(۲۳۰۸) // //	مجاہد کول کمپنی	- ۵۰
۸۶۷	۲۲۶۸ // //	شیخ محمد شاہ خان	- ۵۱

### ٹاکس فیلڈ

۱۲۱.۲۰	(۲۸۶۱) // //	عبدالحق رفیق	- ۵۲
۳۳۲.۸۲	(۳۰۵) // //	امان کول کمپنی	- ۵۳
۱۲۸۰	(۱۰۹۱) // //	چوہدری مقبول احمد	- ۵۴
۱۵۸.۷	(۵۰۵) // //	کول مائننگ کارپوریشن	- ۵۵
۳۱۹	(۲۱۰۲) // //	حقدار کول کمپنی	- ۵۶
۹۹۳.۵	(۸۵۶) // //	نصرت کول کمپنی	- ۵۷

### زر و آلو فیلڈ

۲۱.۵۳	(۱۷۳۳) // //	مائننگ انڈسٹریز آف پاکستان	- ۵۸
-------	--------------	----------------------------	------

## (ب)

## فہرست پٹہ داران برائے کوئٹہ ضلع سبی۔

رقبہ ایکڑوں میں	پٹہ نمبر	پٹہ داروں کے کام	بڑ شمار
	۳۰	۲۰	۱۰
<b>شاہرگ فیلڈ</b>			
۱۲۸.۲	(۱۲۳۲) ۵۳	ایم ایل ۵۳	۱
۶۲۵	(۱۰۳۳) " "	" "	۲
۱۲۲۹.۶۷	(۲۱۱۷) " "	" "	۳
۲۱۲.۲۳	(۱۲۵۳) " "	" "	۴
۳۸۱.۹۳	(۱۵۴۵) " "	" "	۵
۵۶.۶۳	(۱۵۶۶) " "	" "	۶
۶۵۲.۵۰	(۳۰۳) " "	" "	۷
۱۸۲۷.۵	(۵۲۳) " "	" "	۸
۱۱۵.۷۰	(۱۵۵۳) " "	" "	۹
۷۷.۶۶	(۱۳۹۸) " "	" "	۱۰
۵۰	(۱۵۳۳) " "	" "	۱۱
۳۱۲	(۱۰۱) لیتزر نمبر ۱۰۹	" "	۱۲
۱۶۰	(۱۰۱) لیتزر نمبر ۱۳۹	" "	۱۳
۳۰۶۹.۷۵	(۱۲۰۱) " "	" "	۱۴
۳۱۲۰.۰۵	(۱۲۰۶) " "	" "	۱۵
۱۲۳۲.۰۷	(۱۲۰۸) " "	" "	۱۶
۹۳۵.۵۳	(۱۲۱۸) " "	" "	۱۷

۶۳۶	(۶۹۲)	۱ /	سردار مانتر	- ۱۸
۲۵۱.۲۲	(۱۵۹۸)	۶ /	شابلوزی کول کمپنی	- ۱۹
۳۱۵.۳	(۵۲۵)	۲ /	ملک قدامحمد اینڈ کمپنی	- ۲۰
۵۱.۱۳	(۵۲۵ - A)	۱ /	ایضاً	- ۲۱
۸۱.۱۹	(۱۵۹۱)	۱ /	شیر محمد خان برین اینڈ کمپنی	- ۲۲

### کھوسٹ فیلڈ

۱۷۲۸	(۶۰)	۵۳ - ایم - ایل	مانٹنگ انڈسٹریز آف پاکستان لمیٹڈ	- ۲۳
۸۸	(۱۲۵۰)	" "	نیو ایچ کول کارپوریشن	- ۲۴

### ہرنائی فیلڈ

۱۳۶۸	(۶۲)		پاکستان انڈسٹریل اینڈ ماننگ سٹیکٹ	- ۲۵
۳۵۵	(۵۵۹)		ایس ایم عیسیٰ خان اینڈ سنز	- ۲۶
۵۷۶	(۷۳۷)		ایضاً	- ۲۷

### ناکس فیلڈ

۱۶۷۹	(۱۰۲۸)	ایم - ایل - ۵۳	علی کارپوریشن	- ۲۸
۶۲۳	(۱۳۱)	" "	کول ماننگ کارپوریشن	- ۲۹
۱۳۹۱	(۲۸۵)	" "	ایضاً	- ۳۰
۳۲۰	(۳۲۱)	" "	ایضاً	- ۳۱
۱۳۵	(۳۲۲)	" "	ایضاً	- ۳۲

### زر والو فیلڈ

۱۶۰	(۳۶)		میر جلات خان پانیزی	- ۳۳
-----	------	--	---------------------	------

## سردار نواب خان ترین -

(صنعتی سوال) جناب اسپیکر! وزیر موصوف نے صفحہ چھبیس پر جو لٹر دیا ہے اسکو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو گا کہ ایک آدمی کو کتنے ایسے یا زالاٹ کے لئے گئے رہیں۔ جناب والا! سوال یہاں روزگار کا ہے وزیر موصوف نے عوام کو روزگار فراہم کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

## میر محمد فیضی منگل وزیر صنعت و حرفت -

میں معززہ رکن کی خدمت میں عرض کر دوں گا کہ یہ نام انیس سو ستر سے پہلے کے ہیں اس وقت ایک سے زائد لیزا لٹ کے لئے پر کوئی پابندی نہیں تھی اس لئے میں تو انہیں بعد میں بنائے گئے کہ آئندہ لیزوں کی تعداد کو محدود کیا جائے گا۔ ہم نے ایک سے زیادہ لیزا لٹا نہیں کی دوسری بار روزگار فراہم کر دینا ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ آئندہ کے لئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو لالاٹ منٹ کی جائیگی تاکہ تریاٹورہ سے زیادہ لوگوں کو روزگار دیا جاسکے۔

## سردار نواب خان ترین -

میں وزیر موصوف کو مشورہ دوں گا کہ علاقہ کے لوگوں کو زیادہ روزگار فراہم کیا جائے اس لئے کہ کاغذوں میں جو پوزیشن بتائی گئی ہے درحقیقت پوزیشن وہ نہیں ہوتی۔ لہذا میری تجویز ہے کہ ایران کے ٹائڈوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جو علاقہ میں جا کر دیکھے کہ آیا وہ لیزوں کو چلاتے بھی ہیں یا نہیں جناب والا! جو لیزیں نہیں چلتی ہیں وہ قانوناً اس زمرے میں آجاتی ہیں۔ کہ واپس لے لی جائیں۔

## ذریعہ صنعت و حرفت و معدنیات

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس سے متعلق قرارداد ایوان کے پاس پہلے ہی موجود ہے جو کہ ہمارے معزز رکن کی عدم موجودگی میں پیش نہیں کی جاسکتی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسمبلی اس قرارداد پر غور کرے گی اور ایک پالیسی حکومت کے سامنے رکھے گی کہ کس قدر الاٹمنٹ ہونی چاہیے کتنے ایکڑ ہونے چاہیے میں سمجھتا ہوں کہ جو نہی یہ قرارداد پیش ہوگی۔ معزز ممبر کا مقصد حل ہو جائے گا۔

جناب والا! جو قرارداد حاجی عید محمد نو تیرنی صاحب نے پیش کی تھی ہم نے کافی تفصیل سے اس کا جائزہ لیا ہے اس میں چار سے تین چار وزارتیں آتی ہیں دوسرے معزز اراکین ہیں عید محمد نو تیرنی صاحب نے صرف ضلع چاغی کا ذکر کیا تھا اس کے علاوہ باقی مسائل ہیں یعنی لیٹروں کی حد مقرر کی جائے آیا متعلقہ محکمہ کو اختیار ہے کہ جن لیٹروں پر کام نہیں ہو رہا ہے اہلے کار پڑھی ہیں ان کا سروے ہو گیا ہے سوال یہ ہے کہ آیا انہیں منسوخ کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ جناب والا! چونکہ یہ قرارداد پیش ہو گئی ہے اس پر بحث حاجی عید محمد صاحب کے آنے پر ہوگی میں اپنے معزز رکن سے زبانی طور پر بھی کہہ چکا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہوں تو ترمیم پیش کر سکتے ہیں اگر وہ چاہتے ہو تو ایک ترمیم پیش کر سکتے ہیں۔ جب مذکورہ قرارداد پر بحث ہوگی تو بجائے ضلع چاغی کے پورے بلوچستان سنگ مرمر کے علاوہ تمام معدنیات پر اس کا اطلاق ہوگا۔ اور اس قرارداد کو اگر ایوان اس ترمیم کے ساتھ پاس کرے تو اس سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

**مسٹر ڈی پی اسپیکر۔**

غالباً سردار نواب خان ترمین کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

## سردار نواب خان ترین۔

جناب عالی! میں عرض کر دوں اس کے متعلق قانون بنا ہوا ہے وہ کم از کم اڑھائی سو ایکڑ علاقے کے لئے ہیں سندھ میں کم سے کم اڑھائی سو اور زیادہ سے زیادہ ایک ہزار سے یہاں پر زیادہ سے زیادہ رقبے پر کوئی پابندی نہیں ہے اس کے علاوہ ایک ایک فرم ہے ان کے پاس کئی چیزوں کی لیزیں ہیں فرم ایک ہی ہوتی ہے۔

## مسٹر وٹپی اسپیکر۔

اس پر تفصیل سے تو بحث حاجی عید محمد نوتیری صاحب کے آنے پر ہوگی اور پھر یہ قرارداد اس ہاؤس میں پیش کی جائے گی اس وقت آپ جتنا چاہیں بول سکتے ہیں آپ بعد میں اس وقت اپنی تقریر مکمل کر لیں۔

## نمبر ۴۱۸۔ سردار نواب خان ترین،

- کیا وزیر صنعت و حرقت (ومعدنیات) ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
- (الف) ٹروپ اور لورالائی میں کتنے فلور مل موجود ہیں اور ہر ایک شہر میں کتنے این۔ او۔ سی (N.O.C) جاری کئے گئے ہیں۔
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ ایسے چھوٹے چھوٹے شہروں میں قائم شدہ فلور ملوں کو فیل کرنے کے لئے مزید این۔ او۔ سی (N.O.C) جاری کئے جا رہے ہیں۔
- (ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ پہلے سے موجود فلور ملوں میں متاثر نہ ہوں۔

## وزیر صنعت و حرقت

- (الف) ٹروپ اور لورالائی میں کل ۲۸ آٹے کی چکیاں ہیں۔ جن میں سے ۱۲ ٹروپ میں اور ۱۶ چکیاں لورالائی میں قائم ہیں۔ دو فلور ملوں کا ضلع لورالائی اور تین فلور ملوں کا ضلع ٹروپ کے لئے

این اداری سی (N. O. C) جاری کئے گئے ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۳۶-۱۹۸۳	تاریخ اجراء	لورالائی	سرور باز محمد خان	۱
۱۹-۷-۱۹۷۹	" "	لورالائی	عبدالغفار، سبوزئی	۲
۲-۳-۱۹۸۰	" "	ثروٹ مسلم باغ	ملک خدائیداد	۳
۲۲-۹-۱۹۸۰	" "	ثروٹ	حاجی عبدالغفار	۴
۱۷-۷-۱۹۸۶	" "	ثروٹ	شیخ حسن خان مندوخیل	۵

(ب) حکومت کی ہرگز یہ پالیسی نہیں ہے۔ کہ قائم شدہ ملوں کو فیل کیا جائے اگر کوئی درخواست کنندہ (N. O. C) کے لئے رجوع کرتا ہے۔ تو ڈائریکٹ انڈسٹریز متعلقہ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ آفیسر سے رپورٹ طلب کرتے ہیں۔ طلب شدہ رپورٹ میں اگر سفارش کی جائے کہ جو کارخانہ/فلوریل / آئس فیکٹری ویزہ جو درخواست کنندہ لگانا چاہتا ہے۔ قابل عمل ہے۔ تو ڈائریکٹ انڈسٹریز کی سفارش پر N. O. C جاری کی جاتی ہے۔ بصورت دیگر درخواست کنندہ کی درخواست کو نامنظور کیا جاتا ہے۔ N. O. C جاری کرتے وقت اس کا بہت خیال رکھا جاتا ہے کہ پہلے سے قائم شدہ کارخانے متاثر نہ ہوں۔

(ج) ثواب جزو ثواب میں دیا جا چکا ہے۔

مسٹر اسپیکر - اگلا سوال -

نمبر ۴۱۹ سرور نواب خان ترین

الف) کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ہرنائی، کوئٹہ اور شاہرگ کوئٹہ روڈ پر کتنے کتنے روٹ پر مٹ جائے گئے ہیں اور یہ پر مٹ کن کن اشخاص کو جاری ہوئے۔

ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ شکایات مل رہی ہیں کہ ٹرانسپورٹ پر مٹ حاصل کرنے کے بعد بیس چلانے سے قاصر ہیں اور اس طرح عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے

ج اگر جزو آب، کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے اشخاص کے پرمٹ کینسل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے

### وزیر ٹرانسپورٹ میر عبد الباقی جالی -

(الف) ہرنائی تاکوٹ (۸) روٹ پرمٹ اور شاہرگ تاکوٹ (۲) روٹ پرمٹ منظور کئے گئے۔ مذکورہ منظور شدہ ٹرانسپورٹ پارٹیوں / اشخاص کی فہرست جیکے نام پرمٹ جاری ہوئے مکمل کوائف درج ذیل ہیں۔

### ہرنائی تاکوٹ

#### نام مالک

- ۱۔ جعفر ٹرانسپورٹ کپنی کوٹہ
- ۲۔ سید محمد شاہ ولد سید حمید شاہ سکنہ ہرنائی
- ۳۔ ایم ایس پائینٹری ٹرانسپورٹ بذریعہ ملا عبدالحق سرکلر روڈ، کوٹہ
- ۴۔ نذر محمد ولد ملا محمد یعقوب دو تالی حمید ٹرانسپورٹ کپنی دکان نمبر ۱۱ اینولیس اڈہ، کوٹہ
- ۵۔ امیر محمد آف زیارت
- ۶۔ گلاب نور ولد حاجی اختر محمد سکنہ ہرنائی۔
- ۷۔ عبدالرحمن ولد حاجی ملا محمد جان سکنہ ہرنائی۔
- ۸۔ گلاب نور ولد حاجی اختر محمد سکنہ ہرنائی۔

### شاہرگ تاکوٹ

#### نام مالک

- ۱۔ محمد زمان بذریعہ حاجی امیر محمد آف زیارت۔
- ۲۔ حاجی ملا عبدالحق ولد محمد منگی سب تحصیل زیارت

ب: یہ سوال ہماری اطلاع کے مطابق جزوی طور پر صحیح ہے۔  
 ج: ایسے اشخاص جو روٹ پر مٹ کی شرائط پر کار بند نہیں رہتے۔ مرد جو قواعد و ضوابط کے تحت  
 مصدقہ شکایت پر روٹ پر مٹ کینسل کر دیے جاسکتے ہیں۔ متعلقہ حکام اس سلسلے میں مناسب  
 تحقیقات کے بعد قانونی اقدام کر رہے ہیں۔

## سرواړ نواب خان ترین -

جناب والا! معزز وزیر صاحب نے لمبی چوڑی لسٹ دکھائی ہے عوام کا اصرار  
 ہے کہ یہ جو پر مٹ جاری ہوئے ہیں کہ وہ ان بسوں کو چھوڑیں۔ اگر وہ بسوں کو نہیں  
 چلاتے ہیں تو میں اس ایوان سے درخواست کروں گا کہ ان کے پر مٹ منسوخ کیے جائیں۔

## وزیر برٹسپورٹ

کچھ کے پاس بسیں ہیں جن کے پاس بسیں نہیں ہونگی ان کے پر مٹ بالکل منسوخ ہونگے یہ سب  
 ڈائریکشن ایریا میں ڈپٹی کمانڈر پر مٹ اسٹوکرٹا ہے پہلے وہ ان کو بس دکھاتے ہیں پھر وہ پر مٹ  
 جاری کرتے ہیں اور جن کے پاس اگر بسیں نہیں ہیں معزز ممبر اس کا نشانہ ہی کہہ میں ہم اس کو بالکل  
 منسوخ کریں گے۔

## مسٹر ڈپٹی اسپیکر

نواب خان صاحب آپ لکھ کر دیں معزز  
 وزیر صاحب دیکھیں گے کہ کس کی بس نہیں چل رہی ہے تاکہ وہ ان کے روٹ پر مٹ  
 کینسل کر دیں۔

# اعلانات

وقفہ سوالات ختم ہوا -

مسٹر ڈی پی اسپیکر -

اب سیکرٹری صاحب اعلانات کریں گے۔

مسٹر اختر حسین خاں - سیکرٹری اسمبلی -

سردار احمد شاہ کھٹران نے درخواست بھیجی ہے کہ ان کی طبیعت خراب ہے وہ آج مورخہ ۸ مارچ کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے لہذا انہیں رخصت دی جائے۔

مسٹر ڈی پی اسپیکر -

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی -

جناب بنی بخش کھور نے درخواست بھیجی ہے کہ وہ لندن میں زیر علاج ہیں۔ لہذا وہ اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے انہوں نے پورے اجلاس کی رخصت طلب کی ہے۔

مسٹر ڈی پی اسپیکر -

سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

## مسٹر ڈی پی اسپیکر -

آج کی کارروائی کے ایجنڈا میں مسز فنیدہ عالیانی کی جانب سے پیش کی گئی تحریک استحقاق پر رپورٹ پیش ہونا تھی۔

ان کی استدعا پر ان کی غیر موجودگی کی وجہ سے اسے ملتوی کیا جاتا ہے اب صوبے میں میں امن و امان کی صورتحال پر بحث ہوگی جن معزز اراکین نے اس بحث میں حصہ لینے کی خواہش ظاہر کی ہے ان کے نام یہ ہیں

۱۔ میر عبدالکریم نوشیروانی - ۲۔ ملک محمد یوسف اچکزئی عمر - ۳۔ پرنس یحییٰ جان جو  
موجود نہیں ہیں۔

## صوبے میں امن و امان کی صورتحال پر بحث

## مسٹر ڈی پی اسپیکر -

میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب آغاز فرمائیں۔

## میر عبدالکریم نوشیروانی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم -

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا ہے اور نہایت مہربان ہے جناب والا! قابل احترام ممبران اسمبلی - السلام علیکم -

موجودہ حکومت کو آئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ اور ان دو سالوں کے دوران جو کچھ اس صوبے میں پیش آ رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اسے آپ

توحش قسمتی یا بد قسمتی کہیں جہاں تک امن و امان کا تعلق ہے اس صوبے میں جتنے لوگ رہتے ہیں یہ سب ہی کا فرض ہے کہ ہمیشہ امن کا خیال رکھیں اور اس صوبے کی مخالفت کریں۔ کیونکہ جب امن و امان ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ترقی بھی ہوتی ہے جب امن و امان نہیں ہوگا تو ترقی بھی بالکل نہیں ہوگی۔ اس ملک میں پہلے ساڑھے آٹھ سال مارشل لا حکومت رہی ہے یہ عناصر اس وقت کہاں تھے؟ ساڑھے آٹھ سال تک مارشل لا حکومت نے جو کچھ کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اس وقت ان کے پانی اور بجلی کے مسائل کہاں تھے؟۔ اب یہ لوگ سڑکوں کے اور ملازمتوں کے مطالبات پیش کر رہے ہیں ان عناصر سے میں پوچھتا ہوں اس وقت کہاں تھے اس وقت یہ سامنے آتے کہتے کہ ہمیں یہ چیز چاہیے، فلاں چیز چاہیے، جب یہ عوامی حکومت وجود میں آئی ہے اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہا ہے اب ان عناصر کی کارروائیاں دیکھیں کبھی بم بلاسٹ ہوتا ہے کبھی پٹھان اور بلوچ کا مسئلہ کھڑا کرتے ہیں کبھی پٹھان اور مہاجر کا مسئلہ کھڑا کرتے ہیں یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے؟ جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب! ہم نے پاکستان کو ایسے نہیں حاصل کیا یہ پاکستان ہمیں کسی نے گفٹ کے طور پر نہیں دیا ہے یہ ہمیں تلخے کے طور پر نہیں ملا ہے کہ ہم اسکولوں ہی ختم کر دیں اس کے لئے ہم نے کافی جانی قربانیاں دی ہیں اور عصمتیں لونی ڈگئی ہیں عورتیں بیوہ ہو گئی ہیں بچے یتیم ہو گئے ہیں پھر پاکستان کی سرزمین ہمیں ملی خدا اس ملک پر رحم کریں یہ پاکستان ہے تو ہمارے وجود ہیں اگر یہ پاکستان نہ ہا تو ہمارا وجود بھی نہیں رہے گا۔

جناب عالی! ہم انھیں کو دیکھیں وہاں کیا سو رہا ہے اگر ہم آزادی چاہتے ہیں تو اس کی قدر کریں مسلمان اپنی مسجدوں میں نماز ادا کر سکتے ہیں، جاکر ایمان میں دیکھیں بڑگدولیش میں جاکر دیکھیں کہ ان کا کیا حال ہوا ہے خدا میں ان عناصر کو کہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ شامل ہو کہ ملک کی تعمیر و ترقی میں ہاتھ بٹائیں۔ اس پاکستان کو کھلی گلزار بنائیں کیونکہ پاکستان ہماری عزت ہے پاکستان ہمارا ایمان ہے۔ پاکستان ہماری سرزمین ہے۔ جس سرزمین کو قائد اعظم نے کلمہ پاک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پر حاصل کیا۔ میں کہتا ہوں اس ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے متحد ہو جائیں۔ ہم اپنے

بزرگوں کے نقش قدم پر کیوں نہیں چلتے ہیں آج یہ جہر کچھ ہو رہا ہے کیوں ہو رہا ہے اس کے متعلق میں آپ کو کہہ دوں کہ یہ عناصر ترقی نہیں چاہتے ہیں۔ صرف کرسی چاہتے ہیں میں کہتا ہوں ملک کو خدارا داؤ پر نہ لگاؤ اگر آپ کو کرسی چاہیے تو ۱۹۹۰ تک انتظار کر لیں۔ میدان بہت بڑا ہے آپ مقابلہ کریں اگر آپ صحیح کام کرتے ہیں ملک اور قوم کے لئے کام کرتے ہیں۔ اور آپ کو عوام چاہتے ہیں تو بعد میں آپ فرور آجائیں ہم خوش آمدید کہیں گے اور آپ کا خیر مقدم کریں گے۔ اگر آپ چاہتے ہیں ہم ہسٹ سے یا فراتھری سے اور اس پٹھان اور بلوچ کے مسئلہ سے یا پٹھان اور مہاجر کے مسئلہ سے کرسی حاصل کر لیں گے تو یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ سب جانتے ہیں عوام بھی جانتے ہیں دھماکے کون کس رہا ہے ایم آر ڈی والے بھی ہمارے بھائی ہے وہ بھی ہمارے پاکستانی بھائی ہیں جس طرح ہمارا حق بنتا ہے (کلا بھی حق ہے کہ ملک کی خدمت کریں۔ جناب والا! ہمیں وہ کہتے ہیں کہ یہ نام بنیاد اسمبلی ہے مگر وہ بتائیں انہوں نے چالیس سال میں کیا کیا ہے ان کے سارے دور حکومت اور ہمارے دو سال کی خدمت کو دیکھیں کہ نام بنیاد ہم ہیں یا تم ہو۔

تالیاں -

جناب والا! ہم نے جناب وزیراعظم صاحب جو نوجو صاحب کا پانچ نکاتی پروگرام کامیاب کرنا ہے جو ترقیاتی کاموں کے لئے آبادی کے تناسب سے فنڈ دے رہے ہیں یہ فنڈ زرا ایم آر ڈی کے لئے ایٹم بم ثابت ہو گا۔ یہ حکومت جو عوام کے لئے ترقیاتی کام کر رہی ہے اس کے عوام ہمارے رہے اور اگر عوام سارے ہیں تو ۱۹۹۰ تک ایم آر ڈی کا وجود ختم ہو جائے گا۔ میرے دوستو پاکستان کے لئے متحد ہو کر کام کریں اور جو لوگ ملک کی جڑیں کاٹ رہے ہیں ہم ان کو بے نقاب بنا لیں کیونکہ اس طرح سے ملک ترقی کر سکتا ہے اور جو لوگ ملک کے خلاف نعرے لگا رہے ہیں اور یہ ہر طرف گونج رہے کہ پاکستان خطرے میں ہے کوئی پاکستان خطرے میں نہیں ہے پاکستان کی افواج اپنی سر زمین کے اچھے اچھے لئے قربانی دینے کے لئے تیار اور چوکس ہیں یہ جوان قربانی دینے سے گمراہ نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر - میری آپ کے توسط سے آخری اپیل ہے پاکستان کے استیقام کے اور ہم پاکستان کے عوام کے لئے مل جل کر کام کریں اس کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیں۔ شکریہ (تائیاں)

## مسٹر ڈپٹی اسپیکر -

ملک محمد یوسف اچکزئی صاحب -

## ملک محمد یوسف اچکزئی -

جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب! میں آپ کی اجازت سے خطاب کرونگا۔ آج جو آپ نے مجھے امن و امان کے متعلق بولنے کے لئے وقت دیا ہے اس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں کہ ہم امن و امان کی صورت حال اس صوبے کی خاص طور پر اور ملکی حالات پر عام طور پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ جناب کا پھر مشکور ہوں۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے ہر جمہوری ملک میں تھوڑی بہت گڑبڑ ہوتی ہے جلوس بھی نکلتے رہتے ہیں جلسے ہوتے ہیں لوٹ مار بھی ہوتی ہے پتھراؤ بھی ہوتا ہے دھمکے بھی ہوتے ہیں مگر یہاں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ اس ملک کو خطرہ لاحق ہوتا ہے آپ ساری دنیا میں دیکھیں امریکہ میں دیکھیں انڈیا میں دیکھیں جس ملک میں دیکھیں وہاں یہ زیادہ سلسلے چلتے رہتے ہیں کیونکہ جمہوریت میں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں لیکن میں کسی پر تنقید نہیں کرنا چاہتا ہوں ہم سب اس ملک میں ہم سب پاکستانی ہیں اور ہم کو پاکستانی کی حیثیت سے کام کرنا ہے۔ اور سوچنا ہے یہ ہمارا فرض ہے اور میں خود کبھی یہ نہیں سمجھتا کہ یہ صرف امن و امان کا کام انتظامیہ فرض نہیں ہے یہ ہمارے سارے عوام کا فرض ہے اور خصوصاً ایم پی اے صاحبان کا فرض ہے کہ وہ عوام کے منتخب نمائندے ہیں ایم این اے ہیں سینیٹرز صاحبان ہیں ان سب کا فرض ہے کہ وہ امن و امان بجالانے کے لئے کام کریں اور اس ملک کے بچاؤ کے لئے مل جل کر کام کریں ہمیں افسوس ہے کہ ہم میں وہ اعتماد نہیں رہا ہے ہم اس صوبہ میں مل جل کر کام کریں ہم اس

صوبہ میں مل جل کر بھائیوں کی طرح کام نہیں کرتے ہیں جہاں صاف بات کہنی چاہیے۔  
 کرم اس ملک کے لئے آئے ہیں اس ملک کی خدمت کرنا ہے ہم انتخاب کر کے آئیے ہیں  
 ہم نے اب اس جمہوریت کے استحکام کے لئے کام کرنا ہے اور ہمارے سامنے صرف ایک  
 لقب العین ہو کہ پاکستان کا استحکام اور بلوچستان کے غریب عوام کی خدمت اور پاکستان کے  
 عوام کی خدمت کرنا ہمارا مقصد ہے یہی ہمارا آئین ہو۔ ہم ان بھائیوں سے بھائیگوارش کر سینگے  
 کہ آئیے یہ خوشحال زندگی ایک باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے مل جل کر کام کریں یہ ب  
 پاکستانی عوام کا فرض ہے کہ وہ اپنے گھر میں اپنے ملک میں امن و امان سے رہیں۔ خوشحال رہیں  
 پھر ان کو ملازمتیں اور دیگر سہولیات حاصل ہوں ان کو طبی سہولتیں ملازمتیں وغیرہ میسر ہوں اور ان کو کارو  
 باہر میں آسانی ہو جس کا فراہم کرنا حکومت کا فرض ہے۔

جناب والا! آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں تو بار بار ایریا میں رہتا ہوں۔ اور میں ضلع پشین  
 میں رہتا ہوں۔ ہمارے علاقے میں آئے دن لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں تو یہ خانہ ہمارے بارڈر پر  
 اس طرف سے بھی چلتا ہے اور اس طرف سے بھی تو پ خانہ چلتا ہے ہمارے ضلع کی آبادی  
 چار لاکھ ہے اور وہاں پر چار لاکھ مہاجرین بھی ہیں ہمارا مہاجرین سے کوئی اختلاف نہیں ہے  
 ہمیں ان سے کوئی دشمنی نہیں ہے مرکزی حکومت نے ان کو جگہ دی ہے جب تک وہ یہاں پر  
 ہیں وہ یہاں پر رہیں ہمارے بھائی ہیں خدا کرے ان کا جلد تصفیہ ہو جائے اور وہ باعزت  
 طریقے سے چلے جائیں لیکن ہمارے ہاں لیونیز کا انتظام ہے۔ میں نے کئی دفعہ ایران میں تجاویز پیش  
 کی ہیں اور ہمارے دیگر معزز ممبران نے بھی کہا ہے کہ ہمارے قبائلی علاقے میں تمام معاملات کا تصفیہ  
 قبائلی سطح پر ہوتا ہے آپ بلوچستان میں قبائلی ذمہ داروں کو کال کریں۔ آپ لیونیز کے تعداد میں  
 اضافہ کریں۔ آپ لیونیز کو وہی اسلحہ اور وارنٹیں اور جدید ہتھیار مہیا کریں۔ جو آپ نے پولیس  
 اور ملیشیا کو مہیا کی ہیں آپ لیونیز کو جدید سہولیات دیں ان کو ٹرانسپورٹ مہیا کریں تاکہ وہ دن رات  
 اپنے علاقے میں گشت کریں۔ وہ اسلحہ اور وارنٹیں اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات اب لیونیز کے پاس

نہیں ہیں لیونیز کی تعداد بہت کم ہے اس کا تعداد بڑھائیگا۔ جو یہاں خدمت کے آپ دیکھیں ہمارے تمام بوجھتان میں سارا انتظام لیونیز کی سطح پر اور قبائلی سطح پر چل رہا ہے میری گنہگار شاہ ہے کہ لیونیز میں اضافہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں میری گنہگار شاہ ہے کہ اس میں اضافہ کیا جائے۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ آج تک ایم جی اے اور منتخب نمائندوں کی حیثیت

سے ہم کبھی بھی مل جل کر نہیں بیٹھتے۔ ہم کبھی نہیں سوچا۔ والے آج کے کہ ہم آج یہاں امن وامان کے مسئلہ پر تشریح کرتے ہیں تاکہ اخبارات میں آجائے اور ان کے لئے ٹوٹے خاص جگہ پر نہیں چھتی تو ہم لڑتے ہیں کہ درمیان کے صفحہ میں کیوں ہے۔

جناب والا! سوال یہ ہے کہ ہم نے مل جل کر اس ملک کی خدمت کرنا ہے امن وامان بحال

کرنا ہے تب ممکن ہے ہم ضلعی اور صوبائی سطح پر مل بیٹھ کر سوچیں ہم خدا نخواستہ افسروں

یعنی ڈپٹی کمشنر یا پولیس کو بے عزت نہیں کرنا چاہتے ہیں یہ ملک ہم سب کا ہے عوام کے نمائندے

ہیں لہذا آئیے ہم ایک لاکھ عمل تیار کریں جب ہم کہتے ہیں کہ آئیے ہم مل بیٹھیں

اور بات کریں تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں یہی ان پر پورا اعتماد ہے ایسا نہیں

کہ ہمیں ان پر اعتماد نہیں یا ہم کوئی رخصت ڈالنا چاہتے ہیں ہمارا احترام کرتے ہیں جناب والا!

اگر کوئی غلط کام ہو یا رشوت ستانی ہو تو ہم ایسے افسروں کو اپنے وزیر اعلیٰ کو کہہ کر بیٹھ سکتے

ہیں لیکن ہم انکو بے عزت نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

جناب والا! جیسا میں نے پہلے عرض کیا کہ ہماری تجویز ہے کہ لیونیز کی تعداد بڑھائی جائے۔ انکو

بڑا سپورٹ مہیا کیا جائے جیسے پولیس اور ملیشیا کو مہیا کی گئی ہے۔ قبائلی سطح پر ایم جی اے

صاحبان اپنے وزیر اعلیٰ صاحب کی صدارت میں مل بیٹھ کر سوچیں کہ ہم نے اس ملک میں امن وامان

قائم کرنا ہے یہ ہمارا فرض ہے ہمارا فرض صرف ایم جی اے کی تعمیر نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو ڈیپارٹمنٹ

کا کام ہے۔ ہمارا فرض تو عوام کی خدمت کرنا ہے اور اس ملک کے استحکام اور سلامتی کے لئے

مل جل کر کام کرنا ہے لہذا اس ایوان کے توسط سے وزیر اعلیٰ سے گنہگار شاہ ہے کہ ضلعی

یا صوبائی سطح پر اگر مناسب سمجھیں کہ ایم پی اے ڈپٹی کمشنر پولیس افسران سب بیٹھ کر  
سوچیں کہ دھماکوں اور چوریوں کا سلسلہ ہے کیونکہ آجکل تقویری بہت جو چوریاں سو رہی ہیں  
اسکا تدارک کیسے کرنا ہے۔

جناب والا! بیٹی ال تواری حالات کو دیکھیں تو ممکن ہے کہ تخریب کاریوں میں اضافہ  
بھی ہو جائے اس میں تیزی آجائے۔ جناب والا ملک کے اندرونی اور بیرونی حالات کو  
آپ دیکھ رہے ہیں آپ کا کیا خیال ہے ہمیں آکر چھپانا نہیں چاہیے۔ بلکہ ہمیں ان کا تدارک  
کرتا چاہیے کہ سہ ماہی اپنا ذمہ داری کا احساس کریں۔ طرہ کی ایک دوسرے پر اعتماد  
کریں۔ جناب اسپیکر! ہمیں کسی سے گلہ نہیں ہے ہمیں کسی افسر سے بھی گلہ نہیں ہے یا  
کرتے ہیں پاکستان کے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ کسی ڈیپارٹمنٹ کے افسر کو تبدیل کر کے  
مسائل حل نہیں ہو سکتے ہیں۔ جناب والا! ہمارا اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم عوام کو اعتماد میں لیں  
اور حل کر قوم کی خدمت کریں۔

جناب اسپیکر! دوسری اہم بات امن و امان کو بحال رکھنے کے لئے یہ ہے کہ اسپیس روزگار  
اور ملازمت کو بچھ دخل ہے عزیز اور درمیانہ طبقہ کو کیڈٹ کالج اور دیگر کالجوں میں سیٹ نہیں  
مہیا ہوتی اس طرح نچلے طبقہ میں جو تعلیم حاصل کرتا ہے انکو روزگار مہیا نہیں ہوتا ہے بد قسمتی  
سے جن کا داؤ لگا اسکو سیٹ مل گئی اور جس کا داؤ لگا اسکو ملازمت مل گئی جب عزیز  
اور درمیانہ طبقہ کو روزگار اور ملازمت نہیں ملتی وہ رہ جاتا ہے تو بدبخت گمراہ بن جاتا ہے  
وہ اپنا گمراہ بن لیتا ہے جب اسے جوش آتا ہے تو تخریب کاری شروع کر دیتا ہے  
پلاسٹک بم وغیرہ اور کیا کچھ بنا کر تخریب کاری شروع کر دیتا ہے جناب والا! میں نے  
آج کی بحث میں حصہ لینے کے لئے اس غرض سے نام دیا تھا تاکہ تبانا میرا فرض تھا ورنہ  
میری کسی سے دشمنی نہیں۔

جناب والا! میں اس ہاؤس کو اور وزیر اعلیٰ کو قائد ایوان اور اپنے لیڈر کی حیثیت میں یہ بتانا

چاہتا ہوں اب بھی ہمارے نوجوانان جیلوں میں بند ہیں اور بلاوجہ بند ہیں انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ جناب والا۔ اگر انہوں نے کوئی جرم کیا ہے تو ان کو عدالت سے سزا دلوائیں اگر معلومات خفیہ ہوں تو بند کمروں میں عدالت لگائیں جیسے بھڑکے زمانہ میں جیل میں مخصوص عدالتیں لگا کر تھیں۔ میں خود میں جیل میں تھا میں نے دیکھا ہے۔ جناب والا! آپ بھی یا تو ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلائیں ورنہ جیل میں یا بند کمروں میں عدالت لگائیں اور اگر انہوں نے جرم کیا ہے تو ان کو سزا دیں۔ ورنہ انکو چھوڑیں اگر نہیں چھوڑیں گے تو میں خود دیکھا ہے۔ کہ وہ ملک کی خرابی کے لئے سوچتے ہیں وہ بھی قوم کے بچے ہیں۔ انکے لئے پیار اور محبت سے سوچنا چاہیے۔ انکو عدالت سے سزا دلوائیے اگر انہوں نے جرم نہیں کیا تو چھوڑ دیں۔ کیونکہ پھر لوگ انکی مدد کرتے ہیں اعتبارات میں آتا ہے۔ پروپیگنڈہ ہوتا ہے اس لئے میں انتظامیہ سے کہتا ہوں کہ انکے خلاف کیس بنا کر کورٹ میں پیش کریں اور سزا دیں لیکن بلاوجہ انکو جیل ڈالنا اور گرفتار کرنا درست نہیں اس میں امن و امان کے قیام کو بڑا دخل ہے اس سے ہماری بدنامی ہوتی ہے کیونکہ ہماری پارٹی گورنمنٹ ہے ہم ملک و قوم کے خادم ہیں لہذا میں وزیر اعلیٰ صاحب کو جو لیب ڈر آف دی ہاؤس میں سے گزارش کرونگا کہ ہمیں ان پر مکمل اعتماد ہے یہ میرا حق ہے کہ میں آپکے علم میں لاؤں کہ اگر انہوں نے جرم کیا ہے تو انکو عدالت کے ذریعہ سزا دیں مگر بلاوجہ نہ پھرتے۔

جناب والا! ہمارے ہاں بدقسمتی سے ایک رواج چلا آ رہا ہے کہ اگر غلط آدمی کو پکڑیں تو ایم پی اے صاحبان اسکی سفارش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسکو چھوڑ دیں۔ ہمیں ایسی سفارشات کو کم کرنا چاہیے اسلئے میں اپنے ایم پی اے صاحبان کو گزارش کرونگا کہ وہ معاملہ پر ٹھنڈے دل سے سوچیں اور غور کریں کہ یہ غلط ہے اسکے لئے پارٹی میٹنگ میں اور پارلیمان بورڈ کی میٹنگ کرونگا کہ اس انتظامیہ کو ڈسکس کر سکے ہیں لیکن مہربانی فرما کر آپ انتظامیہ کے کاموں میں مداخلت نہ کریں تاکہ کل وہ یہ کہہ سکیں کہ ہم تو یہ کہتے ہیں لیکن ایم پی اے ہمیں نہیں چھوڑتے۔

جناب اسپیکر! ایک اور مسئلہ چل رہا ہے اگر میں کچھ کہوں گا۔ تو لوگ کہیں گے چچہ گزیر بن گیا ہے شاید دوبارہ وزارت میں آنا چاہتا ہے۔

## مسٹر ڈپٹی اسپیکر -

آپ خاں صاحب کہیں یا نہ کہیں لوگ کہتے ولے بات کہہ دیتے ہیں۔

## ملک محمد یوسف اچکزئی -

بعض ہمارے ایسے لوگ ہیں جو حکومت کو غلط اطلاعات فراہم کرتے ہیں ان میں بعض حکومت میں بھی شامل ہیں اس ہاؤس وزیر اعلیٰ صاحب اور صدر صاحب سے گزارش کہہ دوں گا جو اطلاعات آپ تک پہنچیں اسے دیکھیں ہمارے ہاں قبائلی دشمنیاں بھی ہوتی ہیں وہ اپنے ذاتی مفاد کے لئے کام کرتے ہیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے ہم سب یہاں قبائلی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اس کے لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ جو اطلاعات ملیں آپ ان کی پوری تحقیقات کیا کریں۔ اگر کوئی اطلاع پہنچاتا ہے آپ اس کے دستخط لیا کریں اور اسے کہیں اپنے شناختی کارڈ کی نقل لگاؤ اگر اطلاع صحیح ہو تو بے شک مقصود وار کو سزا دیں اور اگر غلط ہو تو اطلاع ہم پہنچانے والے کو سزا دیں یہ تو آپ کر سکتے ان غلط اطلاعات سے ہم اپنے ذاتی مفاد کے لئے ہم اپنے بھائیوں کا خون بہا دیتے ہیں۔ اس میں مستحق کو سزا دیں تو کوئی بات نہیں ہے اس میں امن وامان کا بھی بڑا دخل ہے اس طرح سے غلط قسم کے لوگ ہمارے اندر گھسنے ہوئے ہیں اور یہ اپنے صرف ذاتی مفاد کے لئے ہیں اس کے علاوہ پاکستان میں ہماری اطلاعات کی ایجنسیاں ہیں اور یہاں پر کافی ایجنسیاں برائے اطلاعات قائم ہیں ان کی تعداد بارہ چودہ کے قریب ہے میں ان سے گزارش کروں گا اور اس ایوان سے اپیل کہہ دوں گا کہ خدا کے واسطے جو بات آپ کے سامنے آئے اسے آپ موہائی حکومت اور مرکزی حکومت تک

پنپا میں آپ سے چھپا میں نہیں آپ پر بھائی یہ فرض عائد ہوتا ہے اور ہم تمام معزز ممبران پر بھی فرض عائد ہوتا ہے آپ اس صوبے کی پوری خدمت کر رہے ہیں آپ سردی گمہ میں بھی کام کرتے ہیں لیکن خدا کے واسطے جو صحیح اطلاع ہو آپ صحیح اطلاعات صوبائی اور مرکزی حکومت تک پنپا میں اس میں امن و امان کا دخل ہے یہ غلط قسم کے لوگ بد امنی پھیلا نا چاہتے ہیں یہ بات میں اپنی تمام لکھنویوں سے کہتا ہوں یہ ہمارے بھائی ہیں میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں اس کے لئے صحیح بات کہیں جو کچھ بھگا ہوا اس کے علاوہ ہم سب پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم سب مل جل کر کام کریں۔ اور اگر علوم ہمارے ساتھ نہیں ہونگے تو اس ملک کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی ہمارے دشمن زیادہ ہیں دوست ہمارے کم ہیں ہمارے ہاں ایک ملک سے کچھ لوگ آئے تھے وہ پریس کانفرنس کر رہے تھے پریس والوں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے پاکستان میں کیا دیکھا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے یہاں خدا کو پہچان لیا ہے کہ یہاں پاکستان میں خدا ہے اس نے کہا کیسے؟ میں نے کہا ہے کہ پاکستان میں خدا ہے پاکستان کو خدا جلانے والا ہے یہاں کے لوگ تو پاکستان کو توڑ رہے ہیں اور خدا اس کو بچا رہا ہے (تالیان) آپ دیکھ رہے ہیں ہمارے ملک کے حالات کیا ہیں یہ ہمارے لوگ ہیں یہاں ہر شخص کو چینی کا حق ہے۔ ہر شخص کو جلوس نکالنے کا حق ہے وہ دہشت گرد ہیں جمہوریت کے مخالف ہیں ملک کے دشمن ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں۔ آپ کے دشمن ہیں ہم سب کو مل کر اس کا تدارک کرنا چاہیے۔ ہم کو کسی کی ذات پر شک نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہم لوگوں میں کوئی اندر کی بات ہے آپ دیکھ رہے ہیں اس وقت بھی ہمارے ملک میں ہمارے صوبے میں دوسروں کے مقابلے میں امن و امان کا صورتحال بہتر ہے پاکستان میں حالت سب سے بہتر ہے آپ ہندوستان میں جا کر دیکھیں آپ جا کر بنگلہ دیش میں جا کر دیکھیں آپ امریکہ میں جا کر دیکھیں امریکہ اور ایران میں اسلحہ کی بات کہا تک پہنچی ہے اگر ہمارے درمیان کوئی معمولی سی بات آجاتی ہے تو معاملہ کہاں پہنچ جاتا ہے ہمارے حالات اچھے ہیں اسے

مزید مستحکم کرنے کے لئے اور سیاسی حالات بہتر بنانے کے لئے ہمیں مل جل کر کام کرنا ہے  
 میں وزیر اعلیٰ صاحب اور گورنر صاحب سے گزارش کرونگا کہ ضلعی اور صوبائی سطح پر تمام  
 انتظامیہ کو اور ہمیں مل جل کر اس کا دل تماش کرنا ہے اور صحیح معنوں میں اس کا تدارک  
 کرنا ہے۔ والسلام۔ (تالیماں)

### مسٹر ڈی پی اسپیکر -

اب مسٹر ارجن داس بجلی خطاب فرمائیں گے۔

### مسٹر ارجن داس بجلی -

جناب ڈی پی اسپیکر صاحب! معزز وزیر اعلیٰ صاحب! معزز وزراء صاحبان اور معزز  
 ممبران اسمبلی السلام علیکم۔

### مسٹر ڈی پی اسپیکر -

آپ کسی پبلک میٹنگ میں نہیں ہے جو اتنے خطابات کر رہے ہیں

### مسٹر ارجن داس بجلی -

جناب والا! جہاں تک امن و امان کا مسئلہ ہے یہ ایک احساس کا مسئلہ ہے اس پر مجھے  
 کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا ہے صوبائی حکومت اس کے لئے جو اقدامات کر رہی ہے  
 اسے ہم احسان کی نظروں سے دیکھتے ہیں ساتھ ساتھ اس مسئلہ کے متعلق میں اپنی گزارشات  
 کچھ پیش کرونگا۔ صوبائی حکومت جو بھاری اقدامات کر رہی ہے اسے ہم قدر کی نظروں  
 سے دیکھتے ہیں اور اس کے ساتھ اپنی طرف سے اس مسئلے کو پیش کرتے ہوئے میں گزارشات

کہوں گا کہ گزشتہ چند ہفتوں کے دوران اندرون ملک رونما ہونے والے واقعات کا جائزہ لینے  
 پر یہ امر ناگزیر ہوتا ہے کہ ہمیں اس سلسلے میں ایک استحکام کی ضرورت کو محسوس کرنا مطلوب  
 ہے۔ موجودہ ماحول کی بے یقینی اور بے اعتمادی ہمارے استحکام دیانت اور خلوص کا مطالبہ  
 کر رہی ہے کیونکہ معاشرتی اور سماجی قدروں کو ایک صاف ستھرا دیا نندار ذہن ہی پروان  
 چڑھا سکتا ہے کیونکہ ہر فرد و لبشر قدرتی طور پر پائیدار خوشی اور زندگی چاہتا ہے اور اگر  
 اسے خوشی حاصل کرنے کی کوئی امید نہ رہے تو وہ زندگی سے بے زار ہو جاتا ہے خوشی  
 اور بہبودی کے بغیر صرف اسے زندگی مطلوب نہیں رہی چاہتا ہے کہ اس کی یہ کم از کم زندگی  
 برقرار رہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اتمت خواہش خود زندگی کی اپنی خواہش ہے باہر  
 سے پیدا نہیں کی گئی انسان اس کے لئے عقلی شعور رکھتا ہے اس کے ذریعے اپنی زندگی اس  
 بہبودی میں دیکھ سکے اسے عقلی شعور دکھلاتا ہے جو شخص اس بہبود میں اپنی زندگی دیکھنا چاہتا ہے  
 وہ زندہ ہے اور جو اس بہبودی میں اپنی زندگی دیکھنے کی بجائے قرو عیت میں اپنی زندگی خیال کرتا  
 ہے وہ زندگی کی بہبودی سے دستاوردار پناہ زندگی سے محروم ہو جاتا ہے اگر ہم ایک  
 دوسرے کی بہتری کو مدنظر رکھیں تب ہی مطلوب بہبودی حاصل کی جاسکتی ہے۔  
 انسان میں منفی سلج کے احساس اور اسے مثبت میں بدلنے کی تخلیقی قوت موجود ہے وہ  
 کمزوری جہالت قید افلاس بیماری خوف دکھ بدمعاشی محسوس کرتا ہوا ان کے متعلیٰ میں طاقت تعلیم  
 آزادی خوشحالی صحت جرات خوشی اور نیکی کو پیدا کرنے کے قابل ہے ماحول کو نسی کھو رہا  
 اور قدر و قیمت دینے کا نام ہے۔ اور اس کا نام نائندگی ہے۔ ملک کی ترقی ماتحت ایک  
 انسان کا دوسرے انسانوں کی فلاح کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے ضرورت  
 اس امر کی ہے کہ لوگوں کے قلوب میں یہ حقیقت راسخ کر دی جائے۔ کہ امن عامہ خود بھی  
 بہبودی اور ترقی کا لازمی جزو ہے صحیح نائندگی وہ ہے جو اپنے لئے دوست پیدا کرے  
 موجودہ یکجہتی اتحاد اور مسلم تشخص کے فروغ اور استحکام اور اندرونی انتشار کو ختم کرنے

ایک مستحکم معاشرتی نظام قائم کرنے کی قومی کردار کو مضبوط اور مستحکم بنانے کی طلب رکھتا ہے اور احتساب کے ایک موثر نظام کے اجراء کی بھی ضرورت یقیناً ناگزیر محسوس ہوتی ہے خاصاً کہ بیوروکریسی کے نظام کو بھی اعتدال دینا لازم ہے خدا کے جمہوریت کا مقدر بنے اور خدا کے سے ہم اپنی صلاحیتوں کو جلا بخشیں اور خدا کے سے کہ ہم عوام کے جائز مسائل کو حل کرنے میں مدد معاون ہو سکیں۔

مجھے اس ایوان میں یہ الفاظ پیش کرنے کی اسلئے ضرورت محسوس ہوئی کہ کیونکہ ہم بھی اس ملک کا حصہ بنیں۔ ہمیں بھی اس کی صحیح فلاح و بہبود مطلوب ہے میں خود مجھے اقلیت کی نمائندگی تفویض شدہ ہے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اس ملک کی فلاح کے لئے دوسروں کی طرح کام کرتے رہیں گے۔ شکریہ۔

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر -

آپ نے پوائنٹ دیکھ کر اچھی تقریر کی ہے۔  
اب میر عبدالباقی جمالی صاحب کا باری ہے۔

### میر عبدالباقی جمالی - وزیر اطلاعات و ثقافت

جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب! جب سے یہ ملک وجود میں آیا ہے اس ملک میں بد نظمی اور انتشار چلا آرہا ہے حکومت سے دوسری آنے والی حکومت کو منتقل ہو رہی ہے اور ہر حکومت کی یہ کوشش رہی ہے کہ انتشار اور بد نظمی کو ختم کرے امن قائم کرے لیکن اس کے برعکس آج تک یہ بد نظمی اور انتشار کم ہونے کی بجائے بڑھتی گئی۔ جناب عالی! اس کی کافی وجوہات ہیں سب سے بڑی وجہ میری نظر میں یہ ہے۔ جب میں قومی اسمبلی میں تھا۔ وہاں پر بھی میں نے ایوان میں گزارنے کی تھی اور آج بھی آپ کے توسط سے اس ایوان میں بھی عرض کر دوں اور اس ہاؤس کی توس سے حکام بالا ذریعہ عظم تک اپنی بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں یہ انتشار کالملاً چالیس

سے چلا آرہا ہے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اس سے ہمیں کافی نقصان پہنچا ہے اس سے ہمارے ملک میں کافی بے گناہ جانیں ضائع ہوئیں بہت سے گھرتباہ ہوئے کہ راجی میں واقعات ہوئے اس سے پہلے بھی کافی بدامنی رہی ہے لیکن اس کا حل آج تک پوری طرح سے تلاش نہیں کیا گیا میرے خیال میں اس کا حل اس لئے تلاش نہیں ہوتا ہے یا تدارک نہیں ہوا ہے یہاں عدل کمزور ہے اور فوراً انصاف نہیں دیا جاتا ہے یعنی انصاف صحیح بھی نہیں ہے اور جلد ہی پیا پیا گمراہوں کو جلد اور بے سزا سزا دی جائے تو انتشار کم نہیں ہو سکتا ہے اگر ہم انصاف جلد دیا کریں تو ہم اس انتشار کو کافی حد تک کم اور ختم کر سکتے ہیں پورا تو ختم نہیں کر سکتے ہیں آپ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں جائیں وہاں بھی جرائم پورے نہیں ہیں آپ شکاگو میں جائیں وہاں بھی جرائم ہوتے ہیں امریکہ جو دنیا کا ترقی یافتہ ملک ہے وہاں پر بھی ایسے علاقے ہیں جہاں پر لکھا ہوا ہے کہ آپ اس علاقے میں اپنی حفاظت خود کیجیے اور اگر آپ اس علاقے میں جاتے ہیں تو یہ آپ کی اپنی ذمہ داری ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرائم ہمیشہ افراد ہر جگہ ہوں گے۔

جناب! اس ملک میں آج تک جن افراد نے جرائم کا پیشہ اختیار کیا اور حکومت کو دھمکیاں

دیں تو وہ اس ملک میں بہت بڑے عہدے پر فائز ہوئے اور جو حکمران رہے انہوں نے یہی سوچا کہ ہمارا وقت خیر ضریریت سے گزر جائے ہم اپنی کسی سنبھالے کھیں وقت پاس ہو جائے تو آنے والے وقت میں دیکھا جائے گا۔ اس طرح جرائم پیشہ افراد کو سزا نہیں ملے بلکہ گزشتہ دور میں تقویت ملی ہے جس کی وجہ سے آج ہم پھر اس امن و امان کے بحران سے گزر رہے ہیں میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ عدلیہ کو گزارش کی جائے ہدایت کی جائے کہ جتنا بھی جلد ہو سکے ان جرائم پیشہ افراد کو سزا دے جیسے ہم بلا سٹے ہوتے ہیں اور ایسی افراد تفری کے کیس ہوتے ہیں جب تک جلدی فیصلے نہیں ہوتے ہیں۔ ان کو تہیں ملتی ہے اس ملک میں جرائم بڑھتے ہی جائے گا اور جرائم کی صورت حال بد سے بدتر ہو جائے گی۔

جناب والا ان جرائم کی بڑھنے کی کیا وجہ ہے یہ چھپی ہوئی بات نہیں ہے یہ اگر اس وجہ سے بھی بھروسہ رکھیں گے کہ اس حکومت نے کافی آزادی دی۔ اس حکومت نے ملک میں ایمر جنسی کو ختم کیا، سارشل لاکو ختم کیا اور ہر آدمی کو یہ اختیار دیا کہ وہ اپنے حقوق کی خود حفاظت کرے۔ اور ان کے حقوق بحال کئے اب اس وجہ سے کافی عناصر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں یہ سیاسی تحریکی عناصر قریباً سے کام کرنے لگے ہیں انہوں نے اس چیز کو اپنایا اس کی وجہ سے بڑی یہ ہے کہ وہ اس ملک میں ناجائز طریقے سے باگ ڈور سنبھالنا چاہتے ہیں اور اس طریقے سے اس حکومت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس حکومت کو ناکام کر دیں لیکن اللہ کی مہربانی سے ایسا نہیں کر سکے ہیں میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کوئی حکومت بھی اس چالیس سال کے دور میں اتنے بھاری بھاری گزرتے ہوئے اس سے آج یہ حکومت گزر رہی ہے۔ اب یہ حکومت تو ترقی کے کاموں کی طرف جا رہی ہے گزشتہ واقعات بڑے المناک اور دردناک تھے ایسے عناصر کو برسرعام لایا جائے جنہوں نے ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے لڑایا جنہوں نے ایک بھائی کے بچوں کو دوسرے بھائی کے بچوں سے قتل کرایا ایسے بچوں کو قتل کرایا افراتفری پھیلانی آپ نے دیکھا سعودی عرب میں جرائم کیوں نہیں ہیں وہاں جرموں کی تعداد ساری دنیا سے کم ہے اس لئے کہ وہاں فوراً فیصلہ ہو جاتا ہے چور جب پکڑا جاتا ہے اسے مقدمہ چلا کر سرعام ہانقہ کاٹ دیا جاتا ہے تاکہ اس سے دوسرے لوگ سبق سیکھیں۔ یعنی سبق حاصل کریں اسے جرائم کم ہو جاتے ہیں جو برعکس اس کے یہاں پر جرم ہوتا ہے تو اس کی پشت پناہی کی جاتی ہے اور ایسے مجرموں کی حمایت میں بیان دیتے ہیں جو پاکستان کے وجود کے خلاف ہیں۔ پاکستان کی بقا کے خلاف ہیں جو پاکستان کے استحکام کے خلاف ہیں جب سے یہ پاکستان معرض وجود میں آیا ہے اس دنوں سے اس کے خلاف ہیں تو جناب عالی اس کے لئے واحد طریقہ کار یہ ہے کہ ایسے مجرموں کے لئے جو بے گناہ کی جان سے کھیلنے ہیں ان کے گھر گرتے ہیں جیسے آپ نے دیکھا جناح روڈ پر دھماکہ ہوا اس

میں راستے میں جانے والے لوگوں کا کیا تصور ہے میں بھی سمجھتا ہوں کہ باہر سے کچھ عناصر  
یہاں آکر تخریبی کام کر رہے ہیں لیکن یہ بات واضح طور پر عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ان سے  
تخریبی عناصر کو یہاں کے لوگ مکمل ختم کر دیں گے جو لوگ اس ملک کی بقا کے خلاف ہیں  
جو اس ملک کے وجود کے خلاف ہیں وہ لوگ صرف ان تخریب کاروں کے ساتھ ملے ہوئے  
ہیں اس کے ثبوت موجودہ حکومت کو کافی مل چکے ہیں لہذا میری گزارش ہے اس ایوان  
کے توسط سے گزارش ہے وزیر اعظم اور صدر پاکستان نیز وزیر اعلیٰ بلوچستان جام صاحب  
سے گزارش ہے کہ مہربانی کر کے خدارا جب تک اس میں صحیح معنوں میں امن وامان  
قائم نہیں ہوتا ہے اور فوراً انصاف میسر نہیں ہوتا ہے اور مجرموں کو پکڑ کر ان  
پر مقدمہ چلا کر فوراً سزا نہیں دی جاتی ہے تو یہ ملک ترقی نہیں کرے گا اور اس ملک میں  
ایسے عناصر ہمیشہ پھلتے پھولتے جائیں گے۔ اور ساتھ ہی اس ملک میں بد امنی کا دور دورہ  
رہے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ حکومت جو ترقیاتی کام کر رہی ہے یہ حکومت جو لوگوں  
کی دیکھ بھال کر رہی ہے اس سے باقی تمام پارٹیاں بوکھلا اٹھیں اور وہ ایسے حربے  
استعمال کرنا چاہتی ہیں کہ یہ حکومت ۱۹۹۰ء تک نہ چلے اور فیملی جو جائے اور اگر یہ حکومت  
۱۹۹۰ء تک چلتی ہے تو ان کو خوف ہے کہ جو یہاں ترقیاتی اسکیمیں ہو رہی ہیں اور عوام موجودہ  
حکومت کا ساتھ دے رہے ہیں اور لوگوں ان کے ہم خیال ہو رہے ہیں اور موجودہ حکومت  
نے ان کو بنیادی حقوق عطا کر دیئے ہیں ان کے لئے ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اور ضروریات  
زندگی کے لئے کام ہو رہے ہیں تو وہ سوچتے ہیں کہ اگر عوام نے ان کا ساتھ دے دیا تو یہ بعد میں  
ان کے لئے مستقل مذاہب بن جائے گا۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ ہمیں فیملی کیا جائے اور فیملی کے  
کا طریقہ انہوں نے سوچا کہ غریب پاکستانیوں کو ہمارے بھائیوں یہ انکے بھی بھائی ہیں اگر وہ  
اپنی بھائی سمجھیں ان کو نقصان پہنچانے کے لئے کبھی بس میں کبھی اسکول میں جا کر چھوٹے چھوٹے  
بچوں کو مارنے کے لئے بم رکھے۔ جناب والا! یہ دکھ کی باتیں ہیں۔ میری گزارش ہے کہ جب تک  
اس ملک میں فوری عدل (پرامیڈ جسٹس) نہیں ہو گا یہ چیزیں نہیں ہوں گی۔

جناب اسپیکر! اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقع دیا ہے۔

ہذا میری التماس ہے کہ میری یہ گزارشات اور پتہ تک پہنچائیں۔ شکریہ  
پاکستان زندہ باد۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔**

اب جام صاحب وائینڈنگ سپیچ کریں گے۔

**الحاج جام میر غلام قادر خان۔ قائد ایوان**

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب صاحب صدر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں لائینڈ آرڈر کے مسئلہ پر اپنی حکومت کی طرف سے پوری تفصیل آپ کے سامنے پیش کر سکوں۔ جناب والا اپنی تقریر کی ابتداء میں اس شعر سے کہہ دوں گا۔

” ہمتاری بربادی کے چرچے ہو رہے ہیں زمین و آسمان میں۔

سنجھو اگر نہ سنبھلو گے تو مٹ جاؤ گے پاکستان والو۔

(تالیان)

جناب اسپیکر! لائینڈ آرڈر انگریزی لفظ ہے آپ جانتے ہیں کہ انگریزی زبان ڈپلومیسی کی زبان ہے اپنے ملک میں لائینڈ آرڈر کے متعلق بات کہتے ہوئے میں پاکستان میں امن و امان کے مسئلہ کو دو مختلف حصوں میں تقسیم کر دوں گا ہم جسے لائینڈ آرڈر کہتے ہیں اس کا مقصد کچھ اور لیتے ہیں اور ڈپٹی بد قسمتی کا مقام ہے آپ خود اندازہ فرمائیں ہم

بلا سٹ ہو رہے ہیں معصوم لوگوں کا قتل عام ہوتا ہے لوگ شہید ہوتے ہیں لیکن مہربانوں کی نظر میں یہ حکومت نااہل ہے اس طرح یہ ثابت کدر ہے ہیں کہ یہ حکومت امن وامان قائم کرنے میں ناکام ہے وہ صورت میں جرم کے مرتکب ہوں تاکہ بین الاقوامی طور پر دنیا میں اور عوام میں یہ ثابت کیا جائے کہ یہ حکومت نااہل ہے

جناب والا! کوئٹہ کے حالات

بلکہ پورے ملک کے حالات آپ کے سامنے ہیں اور میرے سامنے بھی ہیں آزادی کی جدوجہد کی خاطر ہمارے افغان بھائی لڑ رہے ہیں جنگ کھر رہے ہیں۔ جناب والا! آپ ذرا تاریخ کے اوراق دیکھیے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ جہاں روس گیس، وہاں پوس نہیں نکلا دوسری طرف تاریخ میں ہیں یہ بھی ملتا ہے کہ آج تک افغانستان کی سرزمین پر کوئی غیر قابض نہیں ہو سکا۔ جناب والا! یہ دو نظریات آپ کے سامنے ہیں ایک کی تاریخ کہتی ہے کہ اس نے دشمن کو سرزمین پر رہنے نہیں دیا دوسری طرف روس کی تاریخ دہراتی ہے کہ روس جب کسی ملک پر قابض ہوا ہے تو پوس نہیں گیا۔ آپ جانتے ہیں کہ ساڑھے آٹھ سال جس مقصد کے لئے جس نظریے کی خاطر ابھی جدوجہد جاری ہے پاکستان میں افغان مجاہدین نے ہمارے افغان بھائیوں نے جس طریقے سے پناہ لی ہے یہ بڑا صاف نظریہ ہے اس میں کوئی ڈپلومیسی نہیں ہے ہمارا نظریہ ہے کہ ان پر ظلم و تشدد ہوا ہے اس کے خلاف وہ مجبور ہو کر اپنا ملک ہر بار زمین اٹلاک چھوڑے اور یہاں پر ہمارے یہ مسلمان بھائی پناہ لینے کیلئے آئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ طاقت کہ ذریعہ تو ہم افغانستان کے عوام کو مغلوب نہیں کر سکتے ہیں لہذا یہ ڈپلومیسیں کھیلو جناب والا! یہ ڈپلومیسیں کیا ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس علاقے میں لوگوں کی لمبوں کو لوٹنا ڈاکے ڈالنا بم بلا سٹ کسنا جناب والا! آپ دیکھیں تخریب کاروں کو پکڑا بھی گیا ہے وہ اسلحہ کے ساتھ پکڑے گئے ہیں انکا مقصد کیا ہے انکا مقصد یہ ہے کہ پاکستان

کے اس عظیم مقصد کو بین الاقوامی دینیا اور عوام میں ثابت کریں کہ پاکستان غلطی پر ہے اور پاکستان کا موقف غلط ہے! جناب والا! جیسا میں نے کہا کہ ہمارے افغان بھائیوں کے یہاں مجبوری کی حالات میں پناہ لینے کیلئے آئے لیکن وہ چاہتے ہیں کہ یہاں ایسی صورت حال پیدا کریں کہ ہم آپس میں دست و گمبیاں ہو جائیں۔ کشیدگی پیدا ہو اور افغان بھائیوں کی بندوقوں کا رخ پاکستان کی طرف ہو جائے۔ صوبہ سرحد میں آپسے دیکھا۔ اب تو اللہ کا فضل و کرم ہے لوگوں نے محسوس کر لیا ہے کہ دراصل کمزور نے دالا کوئی اور ہے جناب والا! میں صورت حال تیلانا چاہتا ہے اپنے معزز اراکین اسمبلی کو کہ انکا مقصد یہ تھا کہ بلوچستان کے اندر بھی یہی صورت حال پیدا کی جائے۔ جناب والا! آپ جانتے ہیں اور میں بھی علم ہے کہ ہمارے افغان بھائیوں کے پاس جو جدید اسلحہ ہے وہ ہمارے پاس نہیں لیکن آج تک اسکا رخ پاکستان کی طرف نہیں ہوا کیونکہ افغان بھائیوں نے پاکستان کے عزیز ترین بھائیوں کو چاہتے ہیں کہ انکی بندوقوں کا رخ پاکستان کی طرف نہ لیا جائے۔ یہاں کے عوام انکو ماریں تاکہ افغان بھائیوں کو مجبوراً واپس افغانستان جانا پڑے لیکن وہ مجبور ہو کر یہاں آئے ہیں انکے خیال میں اس طرح لازمی طور پر افغان انسان کے عوام کا آزادی کا موقف ختم ہو جائے گا۔ اور ہمارا یہ موقف کہ انہوں نے مجبوراً یہاں پناہ لی ہے بھی ختم ہو جائے گا۔ اور جناب والا! اسمیں فائدہ کس کسے اس کے تو نقصان ہو گا۔ جناب والا! میں بتانا چاہتا ہوں اور مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میں اخبار پڑھتا ہوں۔ میں نے اپنے معزز پیارے بھائیوں کی خبریں پڑھی ہیں میں انکا بڑا مشکور ہوں کہ وہ مجھے بلوچ کہتے ہوئے کتراتے تھے۔ جناب والا! میں کہتا ہوں کہ نہ میں بلوچ ہوں نہ پٹھان ہوں بلکہ میں تو سادہ پاکستانی ہوں پاکستان سے محبت کہہ نہ سکتا ہوں۔ مجھے دونوں عزیزین ہیں لیکن انکی مہر بانی ہے کہ کم از کم انہوں نے اب مجھے بلوچ تو کہا ہے۔

- جناب والا! اب انہوں نے اس انداز اور نظر سے کام کیا کہ بلوچ اور پٹھان کا سوال اٹھاؤ۔ میں اپنے بلوچ پٹھان بھائیوں کو دل کی گہرائیوں سے عرض کر دوں گا کہ خدا کیلئے ان گہری سازشوں کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ وہ کیا چاہتے ہیں بلوچ اور پٹھان آج سے یہاں رہنے والے نہیں بلکہ صدیوں سے رہ رہے ہیں۔ ان میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جناب والا! ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہمیں بھویا دہنیہ کہ ہم کہہ سکتے ہیں لیکن ان کی کوشش ہے کہ بلوچ پٹھان میں تفرقہ پیدا کی جائے۔ لیکن یہ تفرقہ پیدا نہیں ہوتا انہیں یہ بھی احساس ہے کہ ہم نے جو بلوچ اور پٹھان میں تفرقہ پیدا کرنے کا نظریہ لایا تھا پاکستانوں کو آپس میں لڑائیں لیکن یہ پورا نہیں ہو سکا اب وہ حیران ہیں وہ چاہتے ہیں کہ دوسری منطق سامنے لائیں اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں انہیں یہ بھی احساس ہے کہ وہ کیسے کامیاب ہوں گے یہاں بلوچ ہیں پٹھان ہیں اب وہ کس نظام کو سامنے لائیں؟ وہ حیران ہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے جناب والا! وہ اگر آہ بھگتے ہیں تو بڑا چمچا جاتا ہے یہ ان کا کون سا عمل ہے اس پر ہمیں افسوس ہوتا ہے کوئی لکھی اس طرف رخ نہیں کرتا اپوزیشن کو ہمیشہ مجبور سمجھا جاتا ہے اور حکومت کے ہر فعل کو برا سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ ہونا چاہیے کہ جب ملک میں یہ روش موجود ہے اس ملک کو کبھی استحکام نہیں ملے گا یہ آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم استحکام کی خواہش رکھتے ہیں جناب والا! اب یہ باتیں ہیں ان کا مقصد کیا ہے ملکوں پر جلسے عورتے ہیں ان کو آزادی سے عبوریت ہے انکے ٹیکو کریسی ہمارے گلے میں لگائے گئے ہیں لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ ان کے جلسوں میں جائے ان کو سینے اور ہمارے جلسوں میں اگر تقریریں سنئے تو آپ کو دو چیزیں نظر آئیں گی۔ ہماری تقریر میں آپ کو پاکستان اور پاکستان کا استحکام نظر آئے گا۔ پاکستان کے عوام سے محبت ہماری تقریروں میں نظر آئے گی آپ کو خلوص نظر آئے گا۔ پیار نظر آئے گا۔ جبکہ دوسری طرف آپ کو کیا نظر آئے گا؟ جناب والا! وہ کہتے ہیں

توڑ دو اس پاکستان کو۔ ایک بڑی سے گالی ان کی تقریروں میں نظر آئے گا میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ نفات میں دیکھیں وہاں بھی اتنی بڑی گالی آپ کو نظر نہیں آئے گی لیکن بڑے انہوں کی بات ہے کہ اس طرف کوئی جانے کی کوشش نہیں کرتا۔ پاکستان کے استحکام کی بات نہیں کرتا کیونکہ جتنے جلسے جلوس ہوتے ہیں ان میں توڑ پھوڑ ہوتی ہے بسیں جلائی جاتی ہیں دکانیں جلائی جاتی ہیں۔ ہم ہڑتوں میں رکھے جاتے ہیں ان کا مقصد کیا ہے اس میں مقصد واضح ہے کیونکہ پاکستان ایک مضبوط اسلامی قلعہ ہے جب تک اس کو مسما نہیں کرتے ہیں اس کو توڑتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے رہنا اسی لئے تو وہ پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں آپ خود اندازہ کیجئے ہم نے اسرائیل کا کیا بگاڑا ہے؟ ہم نے ان کا کیا گتہ کیا ہے آپ آج پاکستان کا پاسپورٹ دیکھیے تو اس میں لکھا ہو گا کہ آپ تمام ممالک میں جا سکتے ہیں سوائے اسرائیل کے۔ ہمارا گتہ صرف یہ ہے اس کے مقابلے میں دوسرے ممالک کے پاسپورٹ بھی دیکھیں گے حالانکہ ان سے جنگ لڑی جا رہی ہے لیکن پاکستان نے ان سے زیادہ غل کیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ پاکستانی مذہب کے دیوانے ہیں اور اگر پاکستان مضبوط ہو گیا تو انہیں ڈر ہے جو پہلے یہاں تھا جو حضرت عمرؓ کے خلافت کے وقت میں تھا یعنی اس کا ایک غریب علاقہ جو سرسبز اور شاداب نہیں تھا جہاں خستہ حالی تھی لیکن انہوں نے ایران کے عظیم ملک کو لٹکا کر آپ نے دیکھا کہ وہی ایران ان کے قدموں میں آ گیا اسی لئے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے پاکستان کو ایسے چھوڑ دیا اور پاکستان نے ترقی کر لی تو پھر پاکستان ہر لحاظ سے یعنی اقتصادی معاشی اور دفاعی لحاظ سے اتنا مضبوط ہو جائے گا کہ ہمارے لئے پاکستان کو ختم کرنا ناممکن ہو گا۔ جناب والا! جتنی سازشیں ہو رہی ہیں یہ صرف پاکستان کو ختم کرنے کے لئے ہو رہی ہیں یہی لہذا میں تمام محب وطن پاکستانیوں سے گزارش کروں گا

کہ خدا کے واسطے اس ملک کو بچا بیٹے۔ کیونکہ آپ کے خلاف بہت سازشیں ہو رہی ہے آپ اخبارات میں دیکھئے یہ بات آرہی ہے کہ پاکستان ایٹم بم بنا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں پاکستان کے دوست کم ہو جائیں۔ پاکستان کو امریکہ سے جو مدد ملتی ہے وہ کم ہو جائے۔ خود تو وہ ٹریڈ روجن بم اور ایٹم بم بنا رہے ہیں۔ اور پتہ نہیں اور کون سے بم بنا رہے ہیں ان کے پاس کون کون سا اسلحہ موجود نہیں ہے اور کون کون سا اسلحہ ایسا نہیں جو وہ نہیں بنا رہے ہوں؟ پاکستان کو تو صرف اتنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے اتنا حق دو جس میں اسے اپنے ملک کی ترقی کے لئے استعمال کر سکوں ہمارے ملک میں بجلی نہیں ہے ہم نے بجلی کو تو وسیع دینا ہے جتنے بھی بیابانی علاقے ہیں تاکہ وہ آباد ہو جائیں لیکن وہ کہتے ہیں یہ بات نہیں پاکستان ایٹم بم بنا رہا ہے جیکہ کئی دفعہ پاکستان نے واضح طور پر اس امر کی تردید کی ہے کہ ہمارا ایٹم بم بنانے کا ارادہ نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا غور ہے کہ یہ کہہ کر سے پاس اتنا سرمایہ بھی نہیں ہے۔ جناب والا! ممکن ہے کہ اس علی علاقہ میں جیونی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہاں غیر ملکی اڈے بن رہے ہیں۔ اس کے علاوہ گواد میں اور پسنی میں بھی اڈے ہیں میں نے کہا مجھے تو کہیں کوئی غیر ملکی اڈہ نظر نہیں آ رہا ہے وہ اڈہ کہاں ہے مجھے بھی تو بتائیں پاکستان کے اس موقف کو آزادی کے اس موقف کو جو دھچکا لگانا چاہتے ہیں اب آپ خود اندازہ کیجئے کہ جو کچھ ہمارے ذرائع ہیں۔ بجٹ ہے وہ آپ کے سامنے ہے مجھے بڑا افسوس ہوا ہے جب یہ کہتا ہے کہ یہ نہیں ہوا وہ نہیں ہوا میں کہتا ہوں خدا کے واسطے اللہ کے بندو بجٹ کو ذرا پڑھو کہہ دیکھو تمہارا بجٹ کیا ہے تمہارا سرمایہ کیا ہے آپ کا بیلنس کیا ہے آپ کو کیا ملتا ہے۔ جناب والا! جیکل کمپیوٹر کا زمانہ ہے حساب منٹوں میں لگایا جاسکتا ہے مگر اس کی تفصیل میں کوئی نہیں جانا چاہتا ہے اسلحہ کھڑے ہوتے ہیں کہ بوجپتان میں بجلی دو لیکن بوجپتان اتنا وسیع علاقہ ہے تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کی قسم یہاں ایسے علاقے موجود ہیں کہ لوگ پانی کی تلاش کے لئے

پینتیس اور چالیس میل تک جاتے ہیں اور سرگرمیوں ہوتے ہیں آپ کی حکومت ان غریبوں کے لئے پانی کی اسکیمیں لانا چاہتا ہے میں اس ایوان کے توسط سے یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اصل بات پانی کی نہیں ہے سیاست کی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے سیاست اچھی چیز ہے مگر میں کہتا ہوں کہ سیاست میں سچائی ہونی چاہیے مجھے اس بات پر بڑا افسوس ہوتا ہے۔

کوئی بھی سچا آدمی بعیرت رکھنے والا آدمی اسے انکار نہیں کر سکتا اگر آج کوئی چھوٹی ٹیڑھی چھوٹی ٹخنہ نکل جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بلوچستان میں ایک کپڑا ہلکا ہے۔ جناب والا اگر آپ لقمہ کا دوسرا رخ دیکھیں گے تو حکومت عوام کے لئے ترقیاتی اور خوشحالی کا کام کرے گا کہ شپ پر بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے غیر مالک بھیجے آپ دیکھیں مکھن ڈورنہ کے تقریباً پچیس آدمیوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے باہر بھیجا گیا ہے جب وہ امریکہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ بات یہ نہیں ہے کہ میں اپنے تعریف اور مہنیت کرنا چاہتا ہوں بلکہ ان کی ہزار کوشش کے ان کو ہمارا کوئی بڑا عمل نظر نہیں آیا وہ کوئی چیز تلاش نہیں کر سکتے ہیں لیکن وہ یہ کہتے ہیں یہ حکومت جو ترقیاتی کام کر رہی ہے اس کو الجھاؤ یہ جو ترقیاتی کام کرنا چاہتی ہے ہسپتال بنانا چاہتی ہے سڑکیں بنانا چاہتی ہے بلڈ وزر دینا چاہتی ہے بجلی کو توسیع دینا چاہتی ہے وہ کام نہ کر سکیں وہ کہتے ہیں یہ بلوچستان یہ پسماندہ بلوچستان یہ غیر ترقی یافتہ بلوچستان ترقی کی منزل کو نہ پہنچ سکے سب چیزیں وہ دیکھ رہے ہیں مگر وہ دیکھتے ہیں کہ انہوں نے یہ عمل تو اپنے دور میں نہیں کیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے صرف سیاست چلائی ہے ہم نے جلوس نکالے ہیں سڑکیں بند کی ہیں ہم نے عوام سے اپنے آپ کو دور رکھا ہے مگر یہ حکومت اب میدان میں آ چکی ہے اور یہ بہت ترقیاتی کام کر رہی ہے وہ ان ترقیاتی کاموں سے ڈر گئے ہیں میں ان کو ملامت نہیں کرتا ہوں ان کو ڈرنا چاہیے اور ان کو ضرور خوف زدہ ہونا چاہیے۔ یہ ان کے خوف کا عمل ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر حکومت کی ۱۹۹۰ تک یہ ترقی کی رفتار رہی اور یہ ترقی ہو گئی یعنی ہسپتال بنے اسکول بنے سڑکیں بنی ہیں بلڈ وزر چلے ہیں

ہم نے کوشش کی ہے ماہی گیروں کی اقتصادی اور معاشی حالت تبدیل ہو جائے ان کو خوف ہو گیا ہے کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ۱۹۹۰ء کا سال ان کے لئے منحوس ثابت ہو جائے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ انتخابات ۱۹۹۰ء میں ضرور ہونگے اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو ۱۹۹۰ء تک موقع دیا تو ان کیلئے یہ بہت ہی غلط ثابت ہو گا اور کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلم لیگ کی حکومت ۱۹۹۰ء تک اپنے اچھے عمل کی وجہ سے انتخابات دوبارہ جیت لے اور ساری نشستیں جیت لے ہی وجہ ہے کہ میں اپنی تقریروں میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ وہ بوکھلا گئے ہیں خوف کھا گئے ہیں وہ ہمارے اس اچھے عمل کی وجہ سے خوف کھا گئے ہیں کیونکہ ان کو اپنے عمل سے تاریکی نظر آرہی ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں انہوں نے تو کچھ نہیں کیا ہے انہوں نے لوگوں کو کیا دیا ہے بھوک دی ہے افلاس دیا ہے ان کو جلوس دیئے ہیں اور عوام کے لئے کوئی کام نہیں کیا ہے مگر ان کے برعکس اس حکومت نے تو کام کر دکھایا ہے اسلئے وہ بوکھلا گئے ہیں اب یہ کام خدمت کا ہے خدمت جو کہ ہے جناب والا جیسا کہ ہمارے ایک معزز رکن نے کہا ہے کہ عدلیہ جلد اور فوری انصاف مہیا کرے انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن میں آپ سے گزارش کروں گا کہ عدلیہ میں شہادت کا ہونا بھی ضروری ہے اب یہ شہادت کون دے گا شہادت صحیح مسلمان دیکھا <sup>مسلان</sup> دیکھا جس کو اللہ کا خوف ہے رسول کا خوف ہے جسے اس بات کا یقین ہے کہ آخرت میں جا کر اپنے عمل کا جواب دینا ہو گا تو ایسے شخص کی شہادت قابل قبول ہے اور اچھلکے شہادت ضروری ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی سامنے واقعہ سوج رہا ہے کیا منجھ میں ایسی خبرات ہے کیا اتنی سکت ہے کہ میں اپنے بیٹے کے خلاف گواہی دوں کہ یہ کام اس نے کیا ہے ہم میں ان چیزوں کا فقدان ہے ہم تو صرف اپنا ذات کے لئے لڑ رہے ہیں نہ ملک کے لئے لڑ رہے ہیں اور نہ اسلام کے لئے لڑ رہے ہیں قوم جب اپنے کاموں میں مشغول ہو جاتی ہے اس کا وہی مشر ہوتا ہے جو ہمارے سامنے ہے اب پاکستان کو قائم ہوئے ۳۸ سال ہو چکے ہیں آزادی حاصل کئے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا ہے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا

کہ اس سال میں جو قوم اپنا ایک نظریہ نہ متعین کر سکے ایسی قوم کا کیا حشر ہو گا؟ -  
اللہ ایسی قوم کی مدد کرتا ہے جس کو اپنا احساس ہو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اس کے احکام  
پر نہیں چلتا ہے اس قوم کا حشر آپ نے تاریخ میں دیکھا ہو گا کہ کیا ہوا کیسا ہوا تاریخ میں  
بڑی طاقت و رقوم میں ہوئی ہیں لوگ ہوئے ہیں -

جناب والا! اس لئے جہاں تک اس بلوچستان کا تعلق ہے میں آپ سے پورے وثوق  
سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم رات دن ایک کمرے میں اور یہ ہمارا رات دن کسی کو نظر نہیں آتا ہے  
اس لئے نظر نہیں آتا ہے آپ کو کسی چیز کی لگن نہ ہو اور انہوں نے تو اپنی کتاب میں یہ لکھ دیا ہے  
کہ مجھے نہیں ماننا ہے نہیں مالوں کا اگر نہیں مانتے کی بات ہے - تو ہمارے پاس اسکا  
کوئی علاج نہیں ہے اس لئے بلوچستان کے اندر جو خدمت ہو رہی ہے خدمت خلق ہو رہی  
ہے یہ کسی کو نظر نہیں آتی ہے حالانکہ بلوچستان میں بہت کام ہو رہے ہیں -

جناب والا! یہ حکومت کسی کو جیلوں میں بھجینے والی حکومت نہیں ہے ہم انشاء اللہ  
انفکابوں والا کر کے یہ حکومت اگر کسی کو جیلوں میں بھجیتی تو اس کے پاس کافی جواز بھی ہیں لیکن دوسرے کے پاس کچھ تعلق کوئی جواز نہیں  
ان سب باتوں کی تفصیل میں نہیں جاسکتا ہوں میں تو کہتا ہوں کہ بے گناہ کو جیل میں ڈالنا بہت بڑا  
گناہ ہے اور یقیناً نہ کھیلے جیسے ہا گیا ہے بے گناہ لوگ جیلوں میں ہیں انشاء اللہ میں اسکی  
تحقیق کرونگا - اور دیکھوں گا کہ ایسا بات تو نہیں ہے -

جہاں تک آپس میں جیل بیٹھنے کا تعلق ہے گفتگو اور صلاح یہ جمہوریت ہے جمہوریت  
اس کو کہتے ہیں ہم ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کریں اپنے ملک اور اپنے  
بلوچستان کے متعلق سوچیں کہ کیا ہو رہا ہے یہ جو ہم بلاط ہوتے ہیں ان کا تدارک کیا ہے ان کو  
کیسے ختم کیا جائے تحزیب کا کیسے ختم کئے جائیں میں پھر دو بارہ اپنی وہی بات کہہ دوں گا کہ یہ ہم  
بلاط اور تحزیب کا کامی نہیں ہو سکتی ہے جب تک ہمارے اپنے لوگ ان کو پناہ نہ دیں  
یہ تحزیب کا اس بلوچستان میں پناہ نہیں لے سکتے ہیں اگر ہم ان کو پناہ نہ دیں یہ بالکل صاف

اور واضح چیز ہے ہمیں سوچنا چاہیے۔ کہ جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس حکومت کو پتہ نہیں ہے اور جب میں ایسی بات سنتا ہوں تو ان کی ذہانت پر مجھے افسوس آتا ہے میں سمجھتا ہوں یہ بڑے عقل مند لوگ ہیں فہم فرست دالے لوگ ہیں اور یہ آسمان کی حد تک پہنچنے والے لوگ ہیں لیکن یہ دوسری طرف دیکھتے ہیں کہ یہ لال جھنڈا ہے اور میں اسکی تفصیل میں نہیں جاتا ہوں کہ یہ لال جھنڈا کیا ہے اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ لال جھنڈا ہمیں آزادی دیکھا میں ان کو تولا نا چاہتا ہوں کہ اس لال جھنڈے نے افغان بھائیوں کو کیا دیا ہے ان کے کیمپوں میں آپ جا کر دیکھیں ان سے جا کر پوچھئے کہ اس لال جھنڈے نے ان کو کیا آزادی دی ہے اور اب آپ اس جھنڈے کی طرف نگاہ کئے ہوئے ہیں آپ کو کیا آزادی ملے گی یہ سمجھتے ہیں کہ اس حکومت کو پتہ نہیں ہے ہمیں سب کچھ علم ہے ہم جانتے ہیں کہ کن کن پہاڑوں پر ٹریننگ ہو رہی ہے یہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہے ہمیں سب کچھ علم ہے یہ حکومت انکا انتظام بھی کرنا جانتی ہے اور انشاء اللہ ہم اس ملک کا دفاع کرنا بھی جانتے ہیں۔ اور ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ کوئی بلاوجہ جواز پیدا کیا جائے میں جواز کے پیچھے نہیں جانا چاہتا ہوں۔

جناب والا! آپ اندازہ کر لیں کہ انکا یہ سمجھنا کہ حکومت کو کچھ علم نہیں ہے جناب والا حکومت کو ہر چیز کا علم ہے ان باتوں کا تدارک کیسے ہو سکتا ہے جیسے میرے معزز بھائی پیرعلینزی صاحب نے بڑی باتیں کیں میں انکا بڑا مشکور ہوں۔ اب اس تعاون کی ضرورت ہے یہ تعاون میں اپنے لئے نہیں چاہتا بلکہ اس مظلوم پاکستان کے لئے تعاون چاہتا ہوں کیونکہ ہم نے پاکستان کو مظلوم کر دیا ہے اگر اس پاکستان میں سکت ہوئی تو خدا کی قسم یہ بھاگ کھڑا ہوتا ہم سے دوٹو جاتا جیسے کوئی ہمیشہ کے لئے روکھ کر چلا جاتا ہے لہذا میں آپ سے خدا کے واسطے اپیل کر دکھا کہ اس پیارے گلشن پاکستان کو بچائیے اسکو بچانے کے لئے ایک ہو جائیں اگر خواہنا خواستہ اس ملک کو کچھ ہو جاتا ہے تو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ کوئی مافی کالعل اس سرخ جھنڈے سے آزادی

حاصل نہیں کر سکے گا وہ تو لال جھنڈے کی طرف دیکھتے ہیں ہم تو اپنے سبز لہلاہی پرچم کی طرف دیکھتے ہیں اس پرچم کو اوپر چڑھانے کے لئے اپنے قریبوں دی ہرے اس پاکستان کے سبز جھنڈے کو اٹھانے کیلئے جو قریبوں دی ہیں جو ایشیا کیلئے تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے کہ بچے اپنے ماں باپ سے بچھڑ گئے ہنہیں بجائیوں سے بچھڑی ہیں مال و متاع بگدہ سب کچھ لٹ گیا تھا یہ سب کچھ پاکستان کے لئے ہوا۔

جناب والا! لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان نے ہمیں کیا دیا اس نے تو ہمیں کچھ بھی نہیں دیا آپ ذرا کھل جائیے لاہور اور کوئٹہ کو دیکھئے کہ راجی اور لاہور کی فلک بوس عمارتیں اور مقرر نامہ نگلے دیکھئے بسیں کاریں۔ دیکھئے۔ جناب والا اتنے انسان نہیں جتنی کاریں ہیں وہاں برٹس کو دیکھیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں اگر پاکستان نہ ہوتا یہ ملک پوس عمارتیں نہ ہوتیں جناب اسپیکر! پاکستان بننے سے پہلے مسلمانوں کی حالت کیا تھی۔ لاکھوں میں ایک لکھ تہی مسلمان ہوتا تھا۔

جبکہ کروڑ تہی ہندو بے حساب تھے میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس بلوچستان میں ہم نے ہندوؤں سے سووے کر گنوارہ کیا ہے ذرا پلٹ کر دیکھئے اب صورت حال کیا ہے کیا یہ سب کچھ سرمایہ پاکستان نے ہمیں نہیں دیا؟۔۔۔ لیکن اسکے عوض ہم نے پاکستان کو دیا؟ ہم نے بدلے میں پاکستان کو در در کچ اور انہو دیئے ہیں میں آپ حضرات سے گزارش کروں گا کہ خدا کے واسطے پلٹ آئیے اور وطن کا خیال کیجئے۔ یہ ملک یہ حکومت آپکی ہے یہ ضروری نہیں۔ حکومتیں تو آتی جاتی ہیں یہ کس کی میرٹ نہیں بلکہ یہ ملک اور اس میں رہنے والے ابدی چیز ہیں اس طرف توجہ دیکھئے جس طرح ہمارے اعمال ہیں یہ اس ملک کو کس طرف لے جائیں گے یہ ہمارا فرض ہے میں نے آپکو بتلانا چاہتا ہوں کہ اس معززہ ایوان میں بیٹھے ہوئے ایک ایک معزز رکن کی تعریف کرتا

چاہتا ہوں وہ معززہ ممبرانِ خواہ دفاتروں میں بیٹھے ہیں خواہ باہر ہیں یا لابی میں بیٹھے  
 ہوئے ہیں میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ پر اعتماد کیا۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق  
 ہے میں اپنے آپ کو ہمیشہ اسمبلی کے ہر معززہ رکن کے سامنے جواب دہ سمجھتا ہوں اور سمجھتا  
 رہوں گا اگر ہم سب ملکر ایک آواز ہو کر برطانیہ کو بچ سے پاکستان کا خوشنما غرہ لگائیں۔  
 اور اس پاکستان کے گلزار میں نئے رنگ ڈالیں اسی طرح ہمارا پاکستان گل و گلزار  
 ہو سکتا ہے یہ پیارا اور حسین ہو سکتا ہے جناب والا! یہ ملک بڑا پیارا ہے  
 باہر کے ممالک میں کشش نہیں آپ کسی باہر ملک کے ہوائی اڈے پر اتریں اور ٹیکسی یہ  
 سفر کریں۔ تو وہاں کا ٹیکسی ڈرائیور آپ کے سامنے اپنے ملک کا حسین نقشہ پیش کرے گا۔  
 کہ آپ سمجھیں کہ میں کس پیارے ملک میں آیا ہوں۔

جناب والا! بڑی معززت کے ساتھ آپ سب حضرات سے کہتا ہوں  
 کہ پاکستان کے کسی ہوائی اڈے سے ٹیکسی پر جاتے ہوئے اپنے ہٹل تک اگر آئے تو میرے  
 خیال میں آپ خود نہیں تو آپکا سامان بڑھتی سے غائب ہو ہی جائیگا۔ اور پاکستان  
 کے متعلق ایک بھی ایک تصور آپ کے سامنے آئیگا اور آنے والا ہے گا کس ملک میں آئیگا ہوں  
 جیسا میں نے پہلے کہا کہ ہمارے ملک میں کیا نہیں یہ بڑا حسین اور پیارا ملک ہے اللہ نے ہمیں

کیا کچھ نہیں دیا۔ یہاں پہاڑ ہیں سمندر اور دریا ہے سونا اور لوہا ہے۔ بہت امیری  
 آپ سے گزارش اور اپیل ہے کہ یہاں حکمت اور دانش مندی ہے یہاں دانشور  
 اور پیارے لوگ رہتے ہیں یہاں کے سپاہی کتنے اچھے ہیں کس قدر فخر کا مقام ہے  
 کہ جو سپاہی یہ ملک پیدا کرتا ہے کوئی دوسرا ملک پیدا نہیں کر سکتا میرے اللہ نے پیارے  
 رب نے ہمیں کتنی چیزوں سے نوازا ہے لیکن ہم قدر کرنے والے نہیں یہاں بات صرف  
 قدر شناسی کی ہے۔

جناب اسپیکر! یہاں لائڈ آرڈر کی بات ہو رہی ہے پیارے ملک پاکستان کی بات ہو رہی ہے لیکن دیکھئے اس وقت کتنے الگین اسمبلی ایوان سے غائب ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے ہم اپنے معاملات میں کس قدر دلچسپی لیتے ہیں ہمیں اسمبلی کی کارروائی میں دلچسپی لینا چاہیے یہ ہاؤس کا ڈیکورم ہے یہ بڑی چیز ہے یہاں جو باتیں کی جائیں گی رپورٹ جو کچھ قلمبند کرینگے جو کچھ ریکارڈ ہوگا اس سے آئندہ کے لئے معلوم ہوگا اور آنے والی اسمبلیوں کے لئے مثال ہوگا یہ ایک تاریخ ہوگی جس سے معلوم ہوگا کہ اسمبلی کے ممبرانے عوام کی بہتری کے لئے کیا کارروائی کی تھی۔

جناب والا! میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے عبدالکرم نوشیروانی صاحب نے بڑا بڑا تقریر کی ہے مجھے اسکا علم ہے میں جانتا ہوں کہ انکو اپنے علاقہ خاران سے پیار ہے میں انکا مشکور ہوں لیکن انکو خاران سے ہٹ کر پورے بلوچستان کی بات کرنا چاہیے ہمارا تعلق ایک علاقہ سے نہیں۔ خاران ممکن شروپ اور نورالائی یہ سب ہمارے ہیں تو بڑے بھی ہمارے ہیں ہر ایک کی ترجمانی کرنا چاہیے یہ ایک ملت کا نشانی ہے۔

جناب والا! اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک یہ رجحان یہ بھی پیدا ہو رہا ہے لیکن میں لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ جتنی کوشش کروا پنا سر مھوڑو کہ بوجھ پٹھان کا سوال پیدا کیا جائے لیکن ہم انشاء اللہ بڑھ چڑھ کر اور ایک ہو کر بلوچستان کی خدمت کرینگے تو ایساں میں واضح طور پر بتلانا چاہتا ہوں کہ انکے یہ منصوبے کام نہیں آئیں گے انکے نظریات کام نہیں آئیں گے۔ لہذا میں ان سے کہونگا یہ باتیں یہ منصوبے اب ترک کر ڈالو۔ یہ خیال ترک کر ڈالو۔ کیونکہ بلوچ اور پٹھان ایک ہیں بلوچستان کسی کامیابی نہیں اگر ملیں جاہوں تو تقسیم کروں جناب والا یہ پہلے سے تقسیم شدہ ہے یہ کپڑا نہیں کٹے اٹھایا اور پھانسیں کمر کے دیدیا۔ جناب والا اس ملک میں ایسے محب وطن لوگ موجود ہیں اس طریقے سے ملک ختم نہیں کئے جاسکتے۔ ایسے عظیم ملک کے ہوتے ہوئے ہمارے استحکام پر کوئی آپریشن نہیں آئیگی۔ اس لئے میں یہ بات

اپنے بھائیوں کو بتانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ ملک یوسف اچکنہ فی صاحب نے بڑی اچھی بات  
 کی ہے انہوں نے کہا کہ لیونیا کو جدید اسکو سے لیں کیا جائے تو میری رات دن یہی  
 کوشش رہتی ہے کہ میں آپ کے کوئٹہ ڈویژن اور پشین کے علاقے میں چھ سو سے  
 سات سو تک لیونیا میں اضافہ کیا ہے اس کے علاوہ جہاں کہیں بھی اضافہ کی ضرورت ہے  
 وہاں بھی اضافہ کیا گیا ہے میں اس کو جدید اسکو سے لیں کہ درج ہوں انشاء ہم لیونیا  
 کو ایسے مقام پر پہنچائیں گے کہ آپ دیکھیں گے کہ لیونیا صحیح معنوں میں لیونیا ہوگی بہت سی  
 حکومتیں یہاں آئی ہیں اور چلی گئی ہیں۔ لیکن یہ آپ کی پہلی حکومت ہے جس نے لیونیا کو  
 ریگولر لائن کیا ہے آج آپ ان کی تحوائیں دیکھیں پولیس اہلکار کے بلائے ہو گئے ہیں ان کے  
 ٹریننگ بھی دہی ہوگی جو دوسروں کی ہوتی ہے ہم ان کی فلاح بہبود کے لئے اور ان کو  
 منظم کرنے کے لئے ذمہ دار ہو رہے ہیں بلکہ عملی کام بھی کر رہے ہیں خیاب والا! میں یہاں

اپنی تقریر نہیں کرنا چاہتا کہ ہم نے کوئی بڑا کام کیا ہے یہاں  
 پر تخریب کاری ہوتی ہے ہم بلا سٹ ہوئے ملنزم پکڑے گئے اس کی ایک  
 مثال میں چمن کی دیتا ہوں کہ ساڑھے تین لاکھ روپے چوری ہوئے جب مجھے علم ہوا تو  
 میں نے اسٹنٹ کسٹمر کو کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ملنزم مال مسروڈ سمیت کل گرفتار  
 ہوا ہے۔ یہاں میں بتلاتا چاہتا ہوں کہ ملنزم دوسرے دن پکڑے گئے مال  
 برآمد ہوا ایسی تمام چیزوں کے ہم پیچھے پڑے ہوئے ہیں آپ ضلع لقیہ آباد کو دیکھیں  
 آپ نے پہلے بھی ضلع لقیہ آباد کو دیکھا ہو گا امن و امان کی حالت پہلے کیا تھی وہاں پر لاتاؤٹ  
 اور امان کی تھی پہلے وہاں لوگ ڈاکوؤں کو پناہ دیا کرتے تھے وہ بھی آپ لوگوں کے علم میں ہے  
 آپ وہاں دیکھیں وہاں کیسے امن و امان پر قابو پایا گیا ہے۔ وہاں پر مکمل امن و امان ہے۔  
 ہمارے معزز بھائی ہمارے معزز رکن اس کی تعریف کرتے تاکہ اس سے انتظامیہ کا حوصلہ  
 بڑھتا۔ لیکن اگر جو گندم خسرو آدم کا حساب ہو جائے تو پھر کیا کیا جائے۔ کام کی قدر ہوتی

چاہیے۔ جناب والا! کام کی حوصلہ افزائی سہونی چاہیے۔ جو کام نہیں سمجھتا ہے اس کو حوصلہ افزائی کی جگہ سزا ملنی چاہیے۔ جناب والا! جب تک ہم محب وطن اور غیر وفادار پاکستانی میں تمیز نہیں کرتے یہ ملک اس ڈگمگہ پر چلتا رہے گا لوگوں کو یہ خیال بھی ہے اگر خدمت نہیں کریں گے تو کچھ بھی نہیں ملے گا لوگوں کے یہ نظریات ہیں۔ کہ اگر اپوزیشن کا خیال رکھو گے تو کچھ نہیں ملے گا لیکن اگر حکومت کی خدمت کرو گے تو آپ کو ملے گا کیا؟۔ جناب والا تو یہ دو نظریات ہیں ہمارا آپ کو خیال کرنا چاہیے کہ جو کام کرتا ہے اس کی قدر کرنا چاہیے جو کام نہیں کرتا اس کی قدر نہیں کرنا چاہیے۔ اس کو بالکل نکال دو ایسے افراد جو حکومت کے کارکن اور کارندے ہیں اگر وہ دوسروں کے ساتھ وفاداری کا اظہار کرتے ہیں تو ایسے افراد کو میں ایک پل بھی انتظامیہ میں نہیں رہنے دوں گا میں کسی کے دباؤ میں آنے والا نہیں ہوں میں کسی سے نہیں ڈرتا میں اپنے آپ کو اسمبلی کے سامنے جوابدہ سمجھتا ہوں میں اگر ڈرتا ہوں تو صرف اپنے اللہ سے ڈرتا ہوں میرے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے میں اسی سے ڈرؤں گا میں کسی اور سے نہیں ڈروں گا۔ میں ایک مرتبہ اور کہہ چکا کہ میں کسی دباؤ میں آنے والا نہیں ہوں خواہ وہ کتنا بڑا کیوں نہ ہو میری رہنمائی آپ بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں یہ اسمبلی میری رہنمائی کر سکتی ہے آج مجھے صحیح راستے بنا سکتے ہیں مجھے صحیح بات سمجھا سکتے ہیں یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ جو چیز دیکھیں مجھے بتائیں کسی جگہ آپ نقص دیکھیں کوئی خرابی دیکھیں تو بحیثیت رکن اسمبلی یہ آپ کا فرض ہے کیونکہ یہ فرض قوم نے آپ پر عائد کیا ہے یہ قوم کا امانت آپ پر ہے کہ حق کی بات کہیں اور جہاں کہیں دیکھتے ہیں کہ میں غلطی پر ہوں تو مجھے بتائے میں ایسا آدمی ہوں کہ اگر مجھ سے کوئی غلط ہوگی نہ ہوگی میں آپ کے سامنے آؤں گا میں ان آدمیوں میں سے نہیں ہوں کہ میں اپنی بات چھپا کر رکھوں گا وہ بات اگر آپ سے چھپے گی تو دوسرے سے چھپے گی تو اللہ تعالیٰ سے تو نہیں چھپ سکتی ہے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے میں نے کیا عمل کیا ہے اس سے کچھ پوشیدہ نہیں ہے آپ سے تو میں چھپا سکتا ہوں لیکن میں اپنے رب

سے نہیں چھپا سکتا لہذا میں آپ کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر مجھ سے کوئی کوتاہی ہوگی اس کا اعتراف میں آپ کے سامنے کر دوں گا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے یا کئی ہو گئی ہے آپ یعنی اسمبلی کے ممبران کو اعلیٰ درجہ کا سمجھتا ہوں یہ بات نہیں کہ فلاں وزیر یا فلاں وزیر نہیں ہے میں آپ کو وزیر سے کم نہیں سمجھتا۔ وزیر تو آسمان سے نہیں آتے۔ وزیر بھی آپ سے بن کر آتے ہیں۔ اگر آج آپ اعتماد نہ کرتے تو ہماری وزارت کہاں ہوتی میں ایوان کی تمام اراکین کی خدمت میں عرض کر دوں گا کہ ہمیں اپنے آپ کو ایک ایک فرد کے سامنے جوابدہ سمجھنا ہوں اور ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم وطن کے لئے کام کریں لوگوں کو تقویت پہنچائیں اور امن کو فروغ دیں اور ان کی ضروریات کو مضمون طوی ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ امن کو کمزور بنایا جائے تو پھر میری طاقت میں اضافہ نہیں ہوگا۔ تو مجھے یہ سمجھنا چاہیے کہ میرے ممبر کی کمزوری میری کمزوری ہوگی ہم سب ایک ہیں ہم میں کوئی فرق نہیں وزارتیں جو بنتی ہیں آپ بناتے ہیں مجھے کم از کم آپ کا اعتماد چاہیے۔ کسی اور کا اگر نہ ہو کم از کم آپ کا اعتماد ضرور چاہیے میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں آپ کو کسی قیمت پر ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا میں نے اس کا حلف اٹھایا ہے کہ میں اپنے عوام میں اپنے ممبران اپنے ملک کے اعتماد کو گم نہ کروں گا اور ان کے اعتماد کو انشاء اللہ کسی قیمت پر نہیں گم نہ دوں گا۔

جناب والا بنیادی چیز میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں ممکن ان میں جو واقعہ ہوا ہے ہم اس کی جس قدر مذمت کریں کم ہے لیکن اگر ہم پلٹ کر غور کریں اور اس واقعہ کو دیکھیں تو یہ واقعہ ایسا نہیں تھا کہ اسے اس رنگ میں لایا جاتا جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہاں سیاست چل رہی ہے اور یہ سیاست کون چلا رہا ہے آپ دیکھیں فرنٹ والے لوگ ہیں انہوں نے بڑی کوشش کی لیکن وہاں کے عوام کو علم ہوا کہ یہ تو ہمارے گھر کو جلا کر تماشہ دیکھنے آئے ہیں انہوں نے ان کو ان افراد کو بالکل لیبیک نہیں کہا انہیں قطعاً خوش آمدید نہیں کہا کون کہا ہے کسی نے لیبیک کہا بلکہ لوگوں کو اس کا علم ہو گیا

کہ یہ ہمارا گھر جدا کہہ ہمارا تاش دیکھنے آئے ہیں۔

جناب والا! میں نے فوری طور پر عدالتی تحقیقات کا حکم دیا۔ اگر ہمیں ڈر اور خوف ہوتا  
یہ عدالتی تحقیقات نہ کہہ داتے اب عدالت جو رپورٹ پیش کرے گی۔ آپ کی حکومت  
الٹا اللہ اس پر سختی سے کارروائی کرے گی۔ ہمیں عدلیہ کا بھی احترام ہے۔ باقی  
ہم سب کچھ کسر ہے ہمیں آپ نے میری تقریر سبھی میں سنی ہوگی آپ سب بھائی وہاں  
پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے وہاں پر کیا کچھ نہیں کہا تھا میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ باتیں کوئی  
دوسرا آدمی نہیں کہہ سکتا ہے یہاں بڑے پیار سے لوگ ہیں بولنے والے ہیں تقریریں  
کرنے والے ہیں لیکن آج تک کسی نے اتنے مطالبات نہیں کئے ہیں جو میں نے وزیراعظم  
صاحب سے سبھی میں کئے ہیں میں نے جو مطالبات عوام کے لئے کیے ہیں ان سے میرا دل  
مطمئن ہے میں نے وہاں بہت باتیں کہیں۔ اور بلوچستان کے عوام کے لئے کہیں۔ میں نے  
وہاں ہمیشہ حق کی بات کی ہے وہاں پر بھی میں نے وزیراعظم کی خدمت میں مطالبات  
پیش کئے وہاں پر کسی نے یہ بھی کہا کہ یہ بھیک مانگتا ہے تو مجھے سرسید احمد خان کی بات  
یاد آگئی جب وہ مسلمانوں کے لئے یونیورسٹی بنا رہے تھے۔ مسلمانوں کو اس وقت تعلیم  
حاصل کرنے میں مشکلات تھیں ملازمتیں نہیں ملتی تھی اور کالجز میں داخلے نہیں ملتے تھے اور  
یہ فتوے تھے کہ مسلمان کا بڑھنا حرام ہے مگر وہ ہمت کہہ کے چندے مانگ رہا تھا کہتے  
ہیں۔ وہ کسی جگہ گیا کالج کے لئے چندہ مانگا مگر اس کے گلے میں جو توں کے ہار ڈال  
دیئے لیکن اس موقع پر بھی اسکے ملنے پر بل نہیں آیا اس نے کہا چلو میں جوتے بیچ دوں گا ان  
جوتوں سے پانچ روپے تو آئیں گے۔ ان پانچ روپے کم از کم ایک سینٹ کی بوری تو آئیگی  
جناب اسپیکر! میں نے بھی اسی طرح ان باتوں کو محسوس نہیں کیا میں بلوچستان کے لئے  
اسی طرح سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن جیسا میں نے پہلے کہا کہ ہمارا انداز مختلف ہے ہمارا  
انداز یہ نہیں ہے کہ بندوق لے کر پہاڑوں پر چڑھ جاؤ۔ میرا انداز یہ نہیں ہے

کہ مکانات جلا دو اسکول جلا دو پٹروں پمپ جلا دو یونیورسٹیاں جلا دو دکان اور کالج جلا دو دیکھیں اگر آپ آج ایک کالج جلائیے گے تو کل دو بارہ کالج بنا پڑے گا اس کے لئے پیسہ کہاں سے آئے گا۔ اگر کسی غریب آدمی کی دکان جلے گی تو پھر اس میں استطاعت کہاں سے آئیگی کہ وہ دوبارہ اپنی دکان تعمیر کر سکے۔ میرا انداز کہنے کا اور مانگنے کا کچھ مختلف ہے پاکستان ہمارا ملک ہے میرا انداز اس لئے مختلف ہے کہ میں کہتا ہوں عملی کام سب بعض لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کا پاکستان کے ساتھ کیا تعلق ہے پاکستان کا ٹھیکہ تو ہم نے لیا ہے پاکستان اور بوجستان کے جب وطن ہم ہیں یعنی بوجستان سے محبت کہہ نہ دالے ہم ہیں لیکن میں آپ کو بتا دو کہ جب کبھی انہوں نے شیر کو منہ کو پکڑا تو ہم بھی اس کے دم کو ضرور پکڑیں گے یہ لوگ بڑی بڑی باتیں کہتے ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اب تک انہوں نے کیا کیا ہے اب تک انہوں نے کیا تیرا ہے۔؟

میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ ان کے علاقے میں جا کر لوگوں کی حالت نہار کو دیکھئے، بھگان غریبوں کے کپڑوں پر ستر ستر پیوند لگے ہوئے ہیں افلاس ہے بد حالی ہے عزت بے تعلیم نہیں ہے اگر آپ ان کے نزدیک جائیں تو ایسی برآتی ہے جیسے پاٹری بکڑے سے برآتی ہے کیا ان کی حالت ہوتی ہے وہ ان غریبوں کی حالت نہیں بدلے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ملکا حالات تبدیل کرتے ہیں کیا ان غریب لوگوں کو حق نہیں پہنچتا ہے کہ ان غریب لوگوں کی اقتصادی حالت کو تبدیل کریں کیا ان کو بڑی نہیں پہنچتا ہے کہ ہم ان کو رسل و سائل کے وہ سہولیات مہیا کریں جو ان کا حق ہے یہ نہ ہو کہ میں تو ایسی گاڑی میں بیٹوں جس میں چمپ بھانہ آئے لیکن دوسری طرف ان غریبوں کا خیال نہ کیا جائے۔ میں تو کہتا ہوں ایسی گاڑی ہونی چاہئے جس میں خوب ہچکولے آئیں اور انہیں کوئی دوسرا نفر نہ لے اور اپنے غریب عوام

نظر آئی میں میں آپ سے گزارش کرونگا کہ اس دنیا میں مانگنے کے بھی کچھ انداز ہوتے ہیں یہ ہارا ملک ہے اپنا ملک ہے کسی غیر کا یہ پاکستان نہیں ہے پاکستان ہمارا ہے۔ جناب والا! وہ اٹلانوی کی باتیں کہتے ہیں ہم بھی ہر دور میں کام کیا ہے ایسے لوگوں کے ساتھ کام کیا ہے جو اٹلانوی کے چیمپئن ہو کر تھے۔ کہتے تھے کہ ہم سے بڑھ کر کوئی خود مختاری کا علمبردار نہیں ہے۔ پراچہ صاحب بھی اس وقت اسمبلی میں ممبر تھے۔ ایک دفعہ کچھ عرصہ کے لئے اسمبلی معطل ہو گئی۔ ہمیں شوق پیدا ہو گیا کہ اسمبلی کو بحال ہونا چاہیے کہ کچھ کیا جائے۔ اسمبلی کو غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی نہیں ہونا چاہیے۔ ہم درخواست کہتے ہیں کہ اس اسمبلی کو جو معطل ہے اسے بحال کیا جائے یہ چھوٹی سی بات تھی اس وقت بھی کیا جمہوریت تھی جب ہم نے درخواست دی تو آپ جانتے کیا ہوا اس وقت پراچہ صاحب کے والد غیر تھے ان کو سفارت سے برخاست ہونا پڑا پھر ہم لوگوں کا اور سیاسی پارٹیوں کا کیا حشر ہوا میں اسکے متعلق آپ کو کچھ بیان نہیں کر سکتا لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں اب جبکہ آپ کی اپنی حکومت ہے مسلم لیگ کی حکومت ہے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں آپ کا وزیر اعظم آپ کے لئے سب کچھ کر رہا ہے اس جمہوریت میں ہر شخص پر چھو گچھ کر سکتا ہے صلاح مشورے ہوتے ہیں اور آپ کا وزیر اعلیٰ ان کے ساتھ آپ سے سب کچھ مانگ رہا ہے آپ کو یہ آزادی پہلے کس دور میں حاصل نہیں ہوئی ہو گی آپ دیکھ سکتے ہیں پہلے کبھی جمہوریت تھی اب کیسی ہے۔؟ آپ دیکھیں اس دور میں ہر جگہ جلسے ہو رہے ہیں جلوس نکال رہے ہیں۔ کوئٹہ میں ہر روز جلسے جلوس ہو رہے ہیں آپ کوئٹہ میں جلسے گن بھی نہیں سکتے ہیں پورے ملک اور پورے بلوچستان میں جلسے ہو رہے ہمارا پوری انتظامیہ اس میں مصروف ہے ہر روز دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ خیر سے یہ جلسہ ہو جائے جلوس گذر جائے جب جلسے اور جلوسوں کی ہر روز یہ صورت حال ہو جلسے جلوسوں

کی بھی کوئی حد ہوتی ہے اور سارے سال میں شغل رہے تو انتہائی یہ کیا کہہ سکتے اور یہ حکومت ترقی کے کاروبار کی توجہ دے گی ہماری توجہ تو اس زمانہ کی طرف ہوگی ہماری توجہ اس طرف ہوگی کہ یہ جلسے خیر سے ہو جائے۔

جناب اسپیکر ہمیں ان باتوں کا خیال کہنا چاہیے ان پر غور اور فکر کہنا چاہیے ان کو سوچنا چاہیے کہ اپنی حکومت کو کمزور پریشان کہہ رہے ہوں تو ترقیاتی کام کرنے دو ہاں جہاں پر ہماری غلطی ہوتی ہے اسکی غلط ہوتی ہے اس کی نشاندہی کر دے کہ یہ اسکی غلط ہے اس پر کام اچھا نہیں ہوا ہے اس کی تحقیق کی جائے میں ان کی ہر تجویز کا خیر مقدم کر دوں گا یہ بڑی اچھی بات ہے جو امن کام نہیں کرتا ہے اپنی من مانی کرتا ہے اس کے متعلق مجھے بتائیں میں ان کے خلاف قدم اٹھاؤں گا ہمیں اپنے معیری کام پر توجہ دینی چاہیے۔ مگر یہ لوگ کس چیز پر زور دے رہے ہیں جلسے جلوس نکالو توڑ پھوڑ کہہ دو لوگوں کو پریشان کر دو سمجھتے ہیں کہ حکومت تھک کر بیزار ہو جائے گی اور چھوڑ دے گی اور السلام علیکم کہہ دے گی۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں یہ حکومت السلام علیکم کہنے والی نہیں ہے یہ ہمارا عزم اور پختہ ارادہ ہے کہ جو عوام نے ہمیں ذمہ داری سونپی ہے انشاء اللہ ہم اس کا تحفظ کریں گے اور اپنی جان سے بھاری زیادہ تحفظ کریں گے میں ان سے کہتا ہوں کہ کتنے لوگ مارو گے اس میں ہماری فیملی پلاننگ بھی کام آئے گی اگر نو کروڑ تم مارو گے تو دس کروڑ پھر اور پیدا ہو جائیں گے۔ آپ اس قوم کے عزم اور مصمم ارادہ کو ٹٹا نہیں سکتے ہیں یہ میں ہمیشہ اپنی تقریروں میں کہتا ہوں کون سا فن ایسا نہیں ہے کون سا طریقہ ایسا نہیں ہے کہ ہم نے اس کو مٹانے کی کوشش نہ کی ہو اب یہ پاکستان لڑنے والا نہیں ہے آپ ہمارے ساتھ مل کر ترقیاتی کام کریں تاکہ ہم اس ڈیپٹ پاکستان کو اور زیادہ مضبوط بنائیں یہ بالکل اپنے دماغ سے نکال دیں۔ یہ میرے

اور آپ کے بس میں نہیں ہے اس کو توڑنے کے لئے بہت پہلو انوں نے کوشش کی ہے پھر بھی یہ نہیں ٹوٹتا ہے اور اگر یہ پاکستان ٹوٹ جاتا ہے تو اس ملک کے اندراب تک ہمارا نام نشان نہ ہوگا کچھ نہ ہوگا اب یہ یہاں کافی طاقتیں موجود ہیں یہاں جمہوریت کی باتیں ہوتی ہیں میں تمام ممبران اسمبلی کو دعوت دیتا ہوں آپ جمہوریت کی باتوں سے پر غور کریں استحکام کے لئے کام کریں ہر ایک اپنے دور میں اپنے آپ کو جمہوریت کا چیمپئن بتلاتا رہا ہے۔ لیکن آپ دیکھئے جب سے مسلم لیگ کی حکومت آئی ہے کس انداز سے جمہوریت کا تحفظ کیا گیا ہے آپ نے کبھی غور کیا ہے؟ اگر غور نہیں کیا تو میں آپ کو ابھی غور کرنے کیلئے دعوت فخر دیتا ہوں۔ کہ جمہوریت کے تحفظ پر غور و فکر کیجئے ہم بغیر ایمر جنسی کے آئے جس طرح ایک بچہ مکتب میں پڑھتا ہے اسکی سلیٹ صاف ہوتی ہے استاد سکھاتا ہے کہ الف ب ت ک معجم ہم نے نہ الف لکھا نہ ب لکھا اور نہ ت لکھا تھا صرف پاک صاف سلیٹ لائے تھے لیکن پھر گلہ ہے کہ وفادار نہیں تو میں کہوں گا اگر ہم وفادار نہیں تو تم بھی دلدار نہیں (تالیاں) جناب والا! یہ سوچنے اور فکر کی باتیں ہیں کہ آپ کی حکومت جمہوریت کی کس قدر پاسبانی کرتی ہے محترم پیر علمائے حجازی سے کہا کہ آدمی جیلوں میں ہیں۔ لیکن ہم نے تعزیر طبع کے لئے کسی آدمی کو جیلوں میں نہیں رکھا اور اگر رکھا بھی ہوگا تو سد ہانڈے کے لئے رکھا ہوگا۔ یقین رکھئے کہ ہمارے دل میں کسی کے لئے بغض و عداوت نہیں صرف ایک بات ہے کہ ہم بل جل کر پاکستان کا تحفظ کریں یہی چاہتا ہوں۔ جناب والا! لائینڈ آرڈر کے بعد میں ڈویلپمنٹ پر بات کہہ دوں گا۔ اور اس معزز ایوان کو صوبہ کے اصلاح کی ایک ایک فرلانگ زمین کے متعلق تبصرہ کروں گا۔ لوگ کہتے ہیں کہ کیا ہوا ہے یہ سب ہوائی کھوڑ سے یا ہوائی شیریں جو بھی ہو خواہ کاغذی یا ہوائی شیر اور کھوڑ سے ہوں جب میں ان سے ہوائی کھوڑوں کا تو اصل صورت نظر آئیگی کہ آیا شیریں یا کھوڑا ہے بلوچستان میں ڈویلپمنٹ پر بات ضروری ہے یہ وسیع تر علاقہ ہے لوگ کہیں

گے یہ جنرل فیناء کی تعریف کرتا ہے مچھ ہے ۔

ڈپٹی اسپیکر -

جام صاحب مہربانی فرما کر غیر پارلیمانی الفاظ مت استعمال کریں ۔

وزیر اعلیٰ -

جناب والا ! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں اگر یہ لفظ غیر پارلیمانی ہے ۔ لیکن  
پچھلے چیز ہے انسان اسکے بغیر رزق نہیں کھا سکتا ۔

ڈپٹی اسپیکر -

اچھی چیز ہے لیکن ہر جگہ یہ کام نہیں دیتی ۔

وزیر اعلیٰ -

میں عرض کر رہا تھا کہ لوگ کہیں گے کہ یہ جنرل فیناء کی تعریف کیوں کرتا ہے  
تو شہ آد پستی اسکا طریقہ ہے ۔ ہم بہادر لوگ ہیں بندوق والے ہیں میں ان بندوق  
اٹھانے والوں سے کہنا چاہتا ہوں سڑ سے آٹھ سال ایک شخص نے مارشل لاء کے تحت حکومت  
کی اگر ایک شخص نے اچھائی کی ہے تو اس کا ذکر کرنا چاہیے یہ ضروری ہے ۔ لوگ کہتے  
تھے یہ الٹ گنگا کیوں بہ رہی ہے گیس بو پستان سے نکلتی ہے لیکن یہاں کے لوگوں کو میسر نہیں  
جناب والا ! اس شخص محنت سے چاہے جہاں سے بھی انہوں نے سرمایہ لے کر کہہ کہہ میں جو  
بو پستان کا دارا حکومت ہے گیس اور بجلی پہنچانی تاکہ لوگ مستفید ہوں انہوں نے کہا بجلی میں توسیع  
کیجئے جناب والا آپ کا علاقہ خضدار ہے حالات ہے مارشل لاء آپ اس گھرانے سے تعلق رکھتے

ہیں جسکی قلات کے بڑے حصے پر حکومت تھی جناب والا! آپ نے بھا دیکھا ہوگا آپ نے سفر کیا ہوگا۔ چاروں طرف آپ کی نگاہیں پڑی ہونگی پہلے کیا تھا۔ سوکھی گھاس اور میدان کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ لیکن آج ان بندوق اٹھانے والوں نے دیکھا ہوگا میں ان سے کہوں گا۔ اور دعوت ہوگا کہ ذرا دیکھیں کوہ اور قلات میں بنجر زمین اور سنگلاخ پیاروں کے علاوہ چاروں طرف کچھ نہیں تھا لیکن آج آپ غور کریں چاروں طرف لہلہاتے گھیت اور باغات ہیں چیل پہلے ہے اسی طرح خضار سے وڈھ جائیں۔ جناب والا! ذرا وڈھ کی تاریخ دیکھئے۔ اگر امریکہ جائیں تو اسکا نام ہر ایک کو معلوم ہوتا یہ وڈھ کیا ہے وڈھ

میں چلی پہنچ گئی ہے وہاں بھا کھیت سیراب ہوں گے وہاں کے لوگوں کی اقتصادی حالت درست ہو جائیگی جناب والا! پھر بڑی مشکل سے وہ بندوق والوں کے پاس جائیں گے۔ جناب والا! دوسری طرف آپ زیارت پشین ٹروپ اور لورالائی جائیں وہاں صدر مملکت نے جو کام ہمارے لئے کیا ہے اگر اس کی تعریف نہ کی جائے تو زیادتی ہوگی کم از کم بلوچستان کے عوام دشمن کی بھی تعریف کرتے ہیں اگر کسی نے اچھا کام کیا میں سمجھتا ہوں اچھے کام کرنے والے کی تعریف کہ تاغظ نہ ہوگا اسکی تعریف ضرور کرنا چاہیے یہ تمام اہم پہلو ہیں مگر یہاں لوگوں کو کیا نظر آتا ہے وہ کہتے ہیں ہم خوش آمدی ہیں جناب والا ہم تو ملک کے خوش آمدی ہیں ہم ملک کی خوشحالی اور پاکستان کی باسانی اور بیان کے عوام کی خوشحالی چاہتے ہیں اور اللہ کے واسطے دیتے ہیں کہ زندگی کو نجات دلاؤ نہ پنجابی کو سندھی سے لڑاؤ نہ بلوچ کو پٹھان سے لڑاؤ اور نہ نہا جبر کو پٹھان سے لڑاؤ یہ لڑائی مچ کر ۱۰ بند کہہ و پاکستان اسلئے وجود میں نہیں آیا تھا پاکستان اسلئے وجود میں نہیں آیا تھا کہ لوگ آپس میں دست و گمہ بیان ہو جائیں پاکستان کے وجود میں آنے کا مقصد یہاں اسلامی نظام قائم کرنا تھا یہاں نظام مصطفیٰ قائم کرنا تھا لیکن افسوس کا مقام ہے کہ نظام مصطفیٰ کا مقصد چھوڑ کر ہم مختلف ازموں کی طرف چلے گئے کوئی کہتا ہے کمیونزم ہونا چاہیے کوئی کہتا ہے کہ فلاں ازم ہونا چاہیے

جناب والا! ہمیں ہرگز کم کو ترک کرنا چاہیے اور صرف اسلامی ازم اپنانا چاہیے۔  
اسلئے کہ ہماری دین و دنیا کی بھلائی اس میں پوشیدہ ہے۔

جناب والا! لائٹ آرڈر کے سلسلے میں مزید چند بنیادی باتیں آپ کی خدمت  
میں عرض کرونگا ایک تو یہ کہ پہلے ہونے والے ہمارے جتنے ہمہ جہتی کلمہ لا ایلہ الا اللہ  
محمد رسول اللہ پڑھنے والوں کو بڑے ادب سے کہوں گا کہ اس پاکستان کے خطہ  
میں آپ کو اسلئے اپنا ہ دی ہے کہ اپنے اپنا وطن اور گھروں کو چھوڑا ہے آپ کی آزادی سلب  
ہوئی جس کے نتیجہ میں آپ پاکستان آئے لہذا میں ان سے گزارش کرونگا کہ خدا کے  
واسطے تخریب کاروں کے آلہ کار نہ بنیں ہم آپ کی آزادی کیلئے مدعا گوہیں ہم چاہتے ہیں کہ جلد  
از جلد اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے وطن خوش و خرم واپس لے جائیں یہ ہماری دعا ہے مجھے  
امید ہے کہ آپ پر امن رہیں گے آپ جس قدر اپنی خبر چاہتے ہیں اس قدر پاکستان کی کجا  
خبر چاہیں گے کچھ غلط فہمیاں ہیں لوگوں میں پروپیگنڈہ چل رہا ہے کہ وہ اس میں ملوث  
ہیں لہذا یہ انکار فرمنا ہے کہ وہ عملی طور پر اس کا جواب دیں۔ اگر کوئی تخریب کار عنان  
انکے پاس نہیں تو مجھے امید ہے کہ وہ اس کو حکومت کے سامنے پیش کرینگے تاکہ ایسے واقعات  
بلوچستان میں نہ ہونے پائیں۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ پاکستان میں نہ ہونے پائے خاص طور پر پاکستان کے لوگ بڑے پیارے ہیں اور بہت  
والے ہیں لیکن بڑے سادہ ہیں انہیں دوست اور دشمن میں پہچان نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور اس  
ایوان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں جس قدر بھی صوبے  
کے عوام ہیں مکران سے لے کر کوئٹہ تک قلات سے ٹروپ تک، خاران  
اور الائی اور جس قدر ہمارے دوسرے اضلاع ہیں سب کا خیال رکھنا ہے۔  
ہم ایک ہماری کوتاہی میں گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہے ہمارا یقین ہے کہ ہم ملک  
کی خدمت کریں گے۔ اور پاکستان کی ہمیشہ خدمت کریں گے۔ والسلام۔ شکریہ۔ (تالیان)

## مسٹر ڈی پی اسپیکر -

میں جاؤ صاحب کے پاس اور اچھے خطاب کے ساتھ اسمبلی کی کارروائی میں جج  
 تیارہ مارچ تک کے لئے ملتوی کرتا ہوں لیکن بعد دوپہر ایک بجکر چالیس منٹ پر اجلاس مؤخر کیا گیا  
 مارچ ۱۹۸۷ء تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔

---

